صبح صادق	04:42
طلوع آفتاب	06:06
زوال آفتاب	12:43
غروب آفتاب	07:19

آج کی حدیث

ضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ اللہ کی خاص رحمت سے محروم رہیں گے جن کے دلوں میں دوسرے آدمیوں کے لئے رحم نہیں اور جو دوسروں پر ترس نہیں کھاتے۔ (بخاری)

مرشدانِ خبر روزنامہ ممبئی رابطہ

DAILY MUMBAI RAABTA

CONTACT :9820363818 / 9321177990

ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 197, Friday- 17 July, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ❁ شمارہ نمبر ۱۹۷ ❁ جمعہ، ۱۷ر جولائی، ۲۰۲۶، ۲ر صفر المظفر ۱۴۴۸ھ ❁ قیمت ۴ر روپیے، صفحات:۸

یوپی: اعظم خان کی جوہر یونیورسٹی کی ۳۸ر عمارتیں مسمار کرنے کا حکم

اتر پردیش کے رام پور میں واقع محمد علی جوہر یونیورسٹی ایک بار پھر قانونی کارروائی کی زد میں آگئی ہے

اتر پردیش کے رام پور میں واقع محمد علی جوہر یونیورسٹی ایک بار پھر قانونی کارروائی کی زد میں آگئی ہے۔ رام پور ڈیولپمنٹ اتھاریٹی (RDA) نے یونیورسٹی کی ۴۰ر میں سے ۳۸ر عمارتوں کو غیر مجاز قرار دیتے ہوئے انہیں ۱۵ر دن کے اندر گرانے کا حکم دیا ہے۔ حکام کا دعویٰ ہے کہ ان عمارتوں کی تعمیر منظور شدہ نقشے کے بغیر کی گئی، جبکہ یونیورسٹی انتظامیہ نے اس فیصلے کو چیلنج کرتے ہوئے مؤقف اختیار کیا ہے کہ عمارتیں اس وقت تعمیر ہوئیں جب یہ علاقہ آر ڈی اے کے دائرۂ اختیار میں شامل نہیں تھا۔ سماجوادی پارٹی کے سینئر لیڈر اور سابق وزیر اعظم خان کے قائم کردہ محمد علی جوہر یونیورسٹی کو ایک اور بڑا قانونی دھچکا لگا ہے۔ رام پور ڈیولپمنٹ اتھاریٹی (RDA) نے یونیورسٹی کی ۴۰ر میں سے ۳۸ر عمارتوں کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے انہیں منہدم کرنے کا حکم جاری کر دیا ہے۔ اتھاریٹی نے یونیورسٹی انتظامیہ کو ہدایت دی ہے کہ وہ ۱۵ر دن کے اندر ان عمارتوں کو خود ہٹا دے، بصورت دیگر انتظامیہ قانون کے مطابق انہدامی کارروائی کرے گی اور اس کا خرچ بھی یونیورسٹی سے وصول کیا جا سکتا ہے۔ یہ حکم رام پور ڈیولپمنٹ اتھاریٹی کے وائس چیئرمین اور ضلع مجسٹریٹ اجے کمار دویدی نے اتر پردیش اربن پلاننگ اینڈ ڈیولپمنٹ ایکٹ ۱۹۷۳ء کی دفعہ ۲۷ر کے تحت جاری کیا۔ حکام کے مطابق معاملے کی مکمل سماعت، ریکارڈ کے جائزے اور متعلقہ قوانین کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا۔ اتھاریٹی کا کہنا ہے کہ یونیورسٹی کی ۴۰ر عمارتوں میں سے صرف میڈیکل کالج کی عمارت اور ایک اکیڈمک بلاک کو باقاعدہ منظوری حاصل تھی، جبکہ باقی ۳۸ر عمارتیں منظور شدہ نقشے کے بغیر تعمیر کی گئیں۔ دوسری جانب یونیورسٹی انتظامیہ نے اس فیصلے کو مسترد کرتے ہوئے موقف اختیار کیا ہے کہ جن عمارتوں پر اعتراض کیا جا رہا ہے، وہ اس وقت تعمیر کی گئی تھیں جب سنگن کھیڑا گاؤں رام پور ڈیولپمنٹ اتھاریٹی کے دائرۂ اختیار میں شامل نہیں تھا۔ انتظامیہ کے مطابق یہ علاقہ ستمبر ۲۰۲۴ء میں آر ڈی اے کے تحت آیا، اس لیے اس سے پہلے تعمیر ہونے والی عمارتوں کے لیے آر ڈی اے سے نقشہ منظور کرانے کی قانونی ضرورت نہیں تھی۔ ادھر سماج وادی پارٹی نے اس کارروائی کو سیاسی انتقام قرار دیتے ہوئے سخت اعتراض کیا ہے۔ پارٹی لیڈروں کا کہنا ہے کہ جوہر یونیورسٹی کو جان بوجھ کر نشانہ بنایا جا رہا ہے، جبکہ اسی نوعیت کے دیگر معاملات میں یکساں معیار اختیار نہیں کیا جاتا۔ تاہم ریاستی حکومت اور مقامی انتظامیہ کا مؤقف ہے کہ کارروائی مکمل طور پر قانونی ضابطوں کے مطابق کی جا رہی ہے اور غیر مجاز تعمیرات کے خلاف قانون سب کے لیے یکساں ہے۔ تازہ پیش رفت میں اتر پردیش کے محکمہ تعمیرات عامہ (PWD) نے یونیورسٹی کیمپس سے گزرنے والی مرکزی سڑک کو عوامی راستہ قرار دیتے ہوئے مرکزی دروازے پر سائن بورڈ نصب کر دیے ہیں۔ ان بورڈز پر واضح کیا گیا ہے کہ یہ سڑک عام شہریوں کے استعمال کے لیے کھلی ہے۔ حکام کے مطابق اس اقدام کا مقصد سرکاری زمین اور عوامی راستوں پر عوام کی رسائی کو یقینی بنانا ہے، جبکہ یونیورسٹی سے وابستہ حلقے اسے بھی جاری تنازع کا حصہ قرار دے رہے ہیں۔ محمد علی جوہر یونیورسٹی گزشتہ کئی برسوں سے زمین کے لیز، تعمیراتی منظوریوں اور دیگر قانونی تنازعات کے باعث خبروں میں رہی ہے۔ ۲۰۲۴ء میں سپریم کورٹ نے بھی یونیورسٹی سے متعلق زمین کی لیز منسوخ کیے جانے کے فیصلے کو برقرار رکھا تھا، جس کے بعد یہ تازہ انہدامی کارروائی ادارے کے لیے ایک اور بڑا قانونی چیلنج بن کر سامنے آئی ہے۔ اگر یونیورسٹی انتظامیہ مقررہ مدت کے اندر عدالت سے کوئی ریلیف حاصل نہیں کر پاتی یا حکم پر عمل نہیں کرتی تو آئندہ دنوں میں رام پور انتظامیہ کی جانب سے انہدامی کارروائی شروع کیے جانے کا امکان ہے۔

یوپی کے ۱۴ر اضلاع میں شدید بارش، آندھی اور آسمانی بجلی کا ریڈ الرٹ

کئی ریاستوں کیلئے بھی انتباہ جاری

محکمہ موسمیات نے اتر پردیش کے 14 اضلاع میں شدید بارش، تیز ہواؤں اور آسمانی بجلی گرنے کے خدشے کے پیش نظر ریڈ الرٹ جاری کیا ہے، جبکہ کئی دیگر ریاستوں کے متعدد اضلاع کیلئے بھی اورنج الرٹ نافذ کیا گیا ہے۔ ہندوستانی محکمہ موسمیات نے جمعرات کی شام اتر پردیش سمیت ملک کی متعدد ریاستوں میں خراب موسم کے پیش نظر فوری موسمی انتباہ جاری کرتے ہوئے عوام کو محتاط رہنے کی ہدایت دی ہے۔ محکمہ کے مطابق آئندہ دو سے تین گھنٹوں کے دوران کئی علاقوں میں شدید بارش، آندھی، تیز ہوائیں اور آسمانی بجلی گرنے کا امکان ہے۔ محکمہ موسمیات نے اتر پردیش کے 14 اضلاع کے لیے ریڈ الرٹ جاری کیا ہے۔ ان اضلاع میں امبیڈکر نگر، اعظم گڑھ، بہرائچ، باندا، چترکوٹ، ہردوئی، کنوج، کانپور دیہات، کانپور نگر، لکھیم پور کھیری، لکھنؤ، شراوستی، سیتا پور اور اناؤ شامل ہیں۔ محکمہ کے مطابق ان علاقوں میں تیز گرج چمک کے ساتھ آسمانی بجلی گرنے، تقریباً 60 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہوائیں چلنے اور فی گھنٹہ 15 ملی میٹر سے زائد بارش ہونے کا امکان ہے۔ اس کے علاوہ اتر پردیش کے متعدد دیگر اضلاع کے لیے بھی موسمی انتباہ جاری کیا گیا ہے۔ ان میں امیٹھی، اوریا، ایودھیا، بدایوں، بلیا، بلرام پور، بارہ بنکی، بریلی، بستی، فرخ آباد، فتح پور، غازی پور، گونڈا، گورکھ پور، ہمیر پور، مئو، رائے بریلی، رام پور، سنبھل، سنت کبیر نگر اور شاہجہاں پور شامل ہیں۔ ان اضلاع میں گرج چمک کے ساتھ بارش، آسمانی بجلی گرنے اور 40 سے 60 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہوائیں چلنے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ محکمہ موسمیات نے اتر پردیش کے علاوہ چھتیس گڑھ، مدھیہ پردیش، بہار، گجرات، مغربی بنگال، اڈیشہ اور پنجاب کے کئی اضلاع کے لیے بھی اورنج الرٹ جاری کیا ہے۔ چھتیس گڑھ کے متعدد اضلاع میں درمیانی درجے کی بارش اور تیز ہواؤں کی پیش گوئی کی گئی ہے، جبکہ مدھیہ پردیش کے انوپ پور، دموہ، ڈنڈوری، جبل پور، منڈلا، ریوا، ساگر، شہڈول، سیدھی، سنگرولی اور ودیشا اضلاع بھی موسمی انتباہ کی زد میں ہیں۔ اسی طرح بہار کے پوربی چمپارن، گوپال گنج، مظفر پور، شیوہر اور سیتامڑھی، گجرات کے کچھ، موربی، راجکوٹ اور سریندر نگر، مغربی بنگال کے جھارگرام اور پچھم مدنی پور، اڈیشہ کے سندر گڑھ اور پنجاب کے ترن تارن میں بھی خراب موسم کی پیش گوئی کی گئی ہے۔

لکھنؤ یونیورسٹی میں فیس اضافے کے خلاف طلبہ کے احتجاج کی

حمایت میں کانگریس، راجندر پال گوتم نے حکومت کو گھیرا

لکھنؤ: اتر پردیش کانگریس کے انچارج راجندر پال گوتم نے لکھنؤ یونیورسٹی پہنچ کر فیس اضافے کے خلاف احتجاج کرنے والے طلبہ سے ملاقات کی اور ان کے مطالبات کی حمایت کرتے ہوئے ریاستی اور مرکزی حکومت کی پالیسیوں پر شدید تنقید کی۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم کو عام لوگوں کی پہنچ سے دور کیا جا رہا ہے، جس سے غریب اور متوسط طبقے کے طلبہ کے لیے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ راجندر پال گوتم نے کہا کہ لکھنؤ یونیورسٹی انتظامیہ نے مختلف کورسز کی فیس میں اچانک بھاری اضافہ کر دیا ہے۔ ان کے مطابق بی کام آنرز جیسے عام ڈگری کورس کی فیس تقریباً ایک لاکھ روپے تک پہنچ چکی ہے جبکہ دیگر کئی کورسز کی فیس بھی تقریباً دوگنی کر دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ فیس اضافے کے خلاف طلبہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر سے ملاقات کرنا چاہتے تھے، لیکن انہیں یہ موقع نہیں دیا گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ طلبہ کو یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ وائس چانسلر ان سے بات کریں گے، لیکن بغیر کسی گفتگو کے وہاں سے روانہ ہونے کی کوشش کی گئی۔ اس دوران طلبہ نے اپنی بات رکھنے کے لیے ان کی گاڑیوں کے سامنے کھڑے ہو کر احتجاج کیا، جس کے بعد ان کے خلاف مقدمات درج کیے گئے اور بعد ازاں تعطیلات کے دوران انہیں یونیورسٹی سے خارج کر دیا گیا۔ راجندر پال گوتم نے حکومت پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ وہ نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنے اور امتحانی نظام کو شفاف بنانے میں ناکام رہی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ملک میں تقریباً سو امتحانات کے پرچے لیک ہو چکے ہیں، لیکن حکومت اس مسئلے کے حل کے بجائے طلبہ کے خلاف کارروائی کر رہی ہے اور تعلیمی اخراجات میں مسلسل اضافہ کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسکالرشپ اور فیلوشپ کی سہولتوں میں کمی یا بندش کے باعث درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل، پسماندہ طبقات اور معاشی طور پر کمزور خاندانوں کے بچوں کیلئے اعلیٰ تعلیم کا حصول مزید دشوار ہو گیا ہے۔ ان کے مطابق انجینئرنگ، میڈیکل اور قانون کی تعلیم سرکاری اداروں میں بھی لاکھوں روپے کے اخراجات کی متقاضی بن چکی ہے، جبکہ ڈگری حاصل کرنے کے بعد بھی روزگار کی کوئی ضمانت موجود نہیں۔ کانگریس رہنما نے کہا کہ تعلیم اور صحت کے شعبوں کو کاروبار میں تبدیل کر دیا گیا ہے اور امتحانات کے انعقاد کیلئے سرکاری اداروں کے بجائے بیرونی ایجنسیوں پر انحصار طلبہ کے مستقبل کیلئے تشویش کا باعث ہے۔

پوری رتھ یاترا میں بھگدڑ جیسے حالات، ایک عقیدت مند کی موت، تقریباً ۱۰۰ر افراد زخمی

اوڈیشہ کے پوری میں بھگوان جگن ناتھ کی رتھ یاترا کے دوران شدید بھیڑ کے باعث بھگدڑ جیسے حالات پیدا ہو گئے

اوڈیشہ کے شہر پوری میں عالمی شہرت یافتہ بھگوان جگن ناتھ کی رتھ یاترا کے دوران جمعرات کو بھگدڑ جیسے حالات پیدا ہو گئے، جس کے نتیجے میں ایک عقیدت مند کی موت ہو گئی جبکہ تقریباً 100 افراد زخمی ہو گئے۔ واقعے کے بعد یاترا کے مقام پر افرا تفری مچ گئی اور زخمیوں کو فوری طور پر اسپتال منتقل کیا گیا۔ اطلاعات کے مطابق ہلاک ہونے والے عقیدت مند کو شدید بھیڑ کے درمیان سانس لینے میں دشواری پیش آئی تھی۔ انہیں تشویشناک حالت میں اسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے انہیں مردہ قرار دے دیا۔ ابتدائی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ شدید بھیڑ اور دھکا مکی کے باعث ان کی حالت بگڑ گئی تھی۔ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب بڑی تعداد میں عقیدت مند بھگوان جگن ناتھ، بھگوان بلبھدر اور دیوی سبھدرا کے رتھوں کے درشن اور رتھ کھینچنے کے منتظر تھے۔ پوری کے مشہور گرینڈ روڈ، جسے بڑا ڈانڈا بھی کہا جاتا ہے، پر عقیدت مندوں کا غیر معمولی ہجوم موجود تھا۔ اسی دوران بھیڑ کا دباؤ اچانک بڑھ گیا اور دھکا مکی شروع ہو گئی، جس کے باعث متعدد افراد زمین پر گر پڑے اور بھگدڑ جیسے حالات پیدا ہو گئے۔ واقعے کی ویڈیوز بھی سامنے آئی ہیں، جن میں یاترا کے مقام پر بے قابو ہوتی ہوئی بھیڑ اور منتشر سامان کو دیکھا جا سکتا ہے۔ بعض مناظر میں لوگوں کو ایک دوسرے کو سہارا دیتے اور زخمیوں کو محفوظ مقام تک پہنچاتے ہوئے بھی دیکھا گیا۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی پولیس، اوڈیشہ ڈیزاسٹر ریپڈ ایکشن فورس اور محکمہ صحت کی ٹیمیں فوری طور پر موقع پر پہنچ گئیں۔ امدادی کارروائیاں شروع کرتے ہوئے زخمیوں کو ایمبولینس کے ذریعے پوری ضلع اسپتال اور دیگر طبی مراکز منتقل کیا گیا۔ مقامی انتظامیہ کا کہنا ہے کہ صورتحال کو جلد ہی قابو میں لے لیا گیا اور مزید بھیڑ کو کنٹرول کرنے کے لیے اضافی سکیورٹی اہلکار تعینات کر دیے گئے ہیں۔ تاہم انتظامیہ کی جانب سے زخمیوں کی حتمی تعداد اور واقعے کی وجوہات کے حوالے سے تفصیلی سرکاری بیان ابھی تک جاری نہیں کیا گیا ہے۔ یہ رتھ یاترا ہندو عقیدت مندوں کے لیے نہایت اہم مذہبی تقریب سمجھی جاتی ہے، جس میں ہر سال لاکھوں افراد شرکت کرتے ہیں۔ اس افسوسناک واقعے کے بعد انتظامات اور بھیڑ کے نظم و نسق پر بھی سوالات اٹھنے لگے ہیں، جبکہ واقعے کی وجوہات جاننے کے لیے تحقیقات جاری ہیں۔

نیٹ یو جی 2026 کا نتیجہ جاری، 11.21 لاکھ امیدوار کامیاب

پنجاب اور ہریانہ کے طلبہ مشترکہ طور پر سرفہرست

نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی نے نیٹ یو جی 2026 کا نتیجہ جاری کر دیا ہے۔ 11.21 لاکھ امیدوار کامیاب قرار پائے ہیں جبکہ پنجاب اور ہریانہ کے دو طلبہ نے 715 نمبر حاصل کر کے مشترکہ طور پر پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی نے جمعرات کی دیر شام نیٹ یو جی 2026 کے نتائج کا اعلان کر دیا۔ نتائج کے اجرا کے ساتھ ہی ملک بھر میں میڈیکل کالجوں میں داخلے اور کاؤنسلنگ کے عمل کو مقررہ وقت کے مطابق آگے بڑھانے کی راہ ہموار ہو گئی ہے۔ امیدوار اپنا اسکور کارڈ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) کی سرکاری ویب سائٹ پر دیکھ سکتے ہیں۔ اس سال نیٹ یو جی امتحان پرچہ لیک ہونے کے معاملے کے بعد دوبارہ منعقد کیا گیا تھا۔ دوبارہ ہونے والے اس امتحان میں ہندوستان اور بیرون ملک سے تقریباً 20 لاکھ امیدواروں نے شرکت کی۔ امتحان ہندوستان کے 551 شہروں اور بیرونِ ملک 14 شہروں میں قائم 5440 امتحانی مراکز پر منعقد ہوا تھا۔ این ٹی اے کے مطابق مجموعی طور پر 11.21 لاکھ امیدوار ایم بی بی ایس، بی ڈی ایس، آیوش اور دیگر متعلقہ طبی کورسز میں داخلے کے لیے اہل قرار پائے ہیں۔ کامیاب امیدواروں میں 58 فیصد سے زائد طالبات شامل ہیں۔ طالبات کی کامیابی کی شرح بھی طلبہ کے مقابلے میں زیادہ رہی۔ امتحان میں شریک 56.8 فیصد طالبات کامیاب ہوئیں، جبکہ طلبہ کی کامیابی کی شرح 55.1 فیصد ریکارڈ کی گئی۔ اس مرتبہ 138 امیدواروں نے 720 میں سے 690 سے زائد نمبر حاصل کیے ہیں۔ ان میں سے 93 فیصد سے زیادہ امیدوار پہلی مرتبہ نیٹ کے امتحان میں شریک ہوئے تھے، جبکہ 99 فیصد ٹاپ امیدواروں کی عمر 17 سے 19 برس کے درمیان ہے۔ ملک بھر میں 19 امیدواروں نے 700 سے زائد نمبر حاصل کیے۔ پنجاب کے آرین گپتا اور ہریانہ کے پانشول بنسل نے 715 نمبر حاصل کر کے مشترکہ طور پر ملک میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ اس کے علاوہ 1492 امیدواروں نے 650 یا اس سے زیادہ، 10160 امیدواروں نے 600 یا اس سے زیادہ اور 90780 امیدواروں نے 500 یا اس سے زیادہ نمبر حاصل کیے ہیں۔

جو رہنما ٹی ایم سی چھوڑنا چاہتے ہیں وہ ۲۱ر جولائی سے پہلے فیصلہ کر لیں: ممتا بنرجی

ممتا بنرجی نے ترنمول کانگریس چھوڑنے کے خواہش مند رہنماؤں سے کہا ہے کہ وہ ۲۱ر جولائی کے یوم شہید سے قبل اپنا فیصلہ کر لیں

کولکاتا: مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ اور ترنمول کانگریس کی سربراہ ممتا بنرجی نے پارٹی چھوڑنے کے خواہش مند رہنماؤں کو واضح پیغام دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگر کوئی رہنما یا کارکن دوسری جماعت میں جانا چاہتا ہے تو وہ 21 جولائی کو منعقد ہونے والے یوم شہدا سے پہلے اپنا فیصلہ کر لے۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی شخص کو اپنی سیاسی وابستگی کا فیصلہ کرنے کا مکمل آئینی حق حاصل ہے اور پارٹی ایسے فیصلوں کا احترام کرتی ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری اپنے ویڈیو بیان میں ممتا بنرجی نے ترنمول کانگریس کی سابق راجیہ سبھا رکن اور بنگالی فلمی اداکارہ کوئل ملک کے استعفیٰ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ انہوں نے استعفیٰ دینے سے قبل ای میل کے ذریعے پارٹی قیادت کو اس سے آگاہ کر دیا تھا۔ ممتا بنرجی نے کہا کہ وہ کوئل ملک کے اس طرز عمل کا احترام کرتی ہیں کیونکہ انہوں نے پہلے سے پارٹی کو اپنے فیصلے سے مطلع کر دیا تھا۔ ممتا بنرجی نے مزید کہا کہ انہیں معلوم ہوا ہے کہ کوئل ملک نے بعد میں بھارتیہ جنتا پارٹی کے ایک رہنما سے بھی ملاقات کی ہے۔ ان کے مطابق اگر کوئی شخص کسی دباؤ میں ہے یا اپنی سیاسی راہ تبدیل کرنا چاہتا ہے تو اسے 21 جولائی سے پہلے فیصلہ کر لینا چاہیے اور جہاں جانا چاہتا ہے وہاں چلا جانا چاہیے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان کا آئین ہر شہری کو اپنی پسند کے مطابق فیصلہ کرنے کا حق دیتا ہے۔ انہوں نے 21 جولائی کو ہونے والے ترنمول کانگریس کے یوم شہید پروگرام سے قبل انتظامیہ سے غیر جانبدارانہ رویہ اختیار کرنے کی بھی اپیل کی۔ یہ دن ترنمول کانگریس کے لیے خصوصی اہمیت رکھتا ہے۔ ہر سال یہ اجتماع 1993 میں اس وقت کی بائیں محاذ حکومت کے دوران پولیس فائرنگ میں ہلاک ہونے والے 13 نوجوان کانگریس کارکنوں کی یاد میں منعقد کیا جاتا ہے۔ گزشتہ چند دنوں کے دوران ترنمول کانگریس کو کئی سیاسی جھٹکے لگے ہیں۔ متعدد رہنما پارٹی چھوڑ چکے ہیں یا پارٹی کے اندر اختلافات کھل کر سامنے آئے ہیں۔ اس سیاسی ہلچل نے 21 جولائی کے اہم پروگرام سے قبل ریاست کی سیاست میں نئی بحث چھیڑ دی ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

کیف سمیت کئی شہروں پر روس نے داغیں میزائلیں اور ڈرون، ۲ر کی موت اور کئی زخمی: زیلنسکی

زیلنسکی نے 'ایکس' پر لکھا کہ "گزشتہ رات روس کے میزائل حملے میں کیف میں 2 افراد کی موت کی تصدیق ہوئی ہے۔ میں ان کے خاندانوں اور عزیزوں کے ساتھ گہری تعزیت کا اظہار کرتا ہوں۔" کیف میں بدھ کی رات روسی میزائل حملے میں 2 افراد ہلاک ہو گئے۔ یوکرین کے صدر ولودیمیر زیلنسکی نے دعویٰ کیا کہ روس نے 13 میزائل داغے، جن میں 8 بیلسٹک میزائل تھے اور 151 ڈرونز کا بھی استعمال کیا۔ زیلنسکی نے کہا کہ ماسکو بیلسٹک میزائلوں کے ذریعے خوف پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے۔ یوکرین کے صدر ولودیمیر زیلنسکی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ "گزشتہ رات روس کے میزائل حملے میں کیف میں 2 افراد کی موت کی تصدیق ہوئی ہے۔ میں ان کے خاندانوں اور عزیزوں کے ساتھ گہری تعزیت کا اظہار کرتا ہوں۔ 5 افراد زخمی ہوئے ہیں، جن میں ایک بچہ بھی شامل ہے۔" زیلنسکی نے کہا کہ روسی حملے میں ایک کثیر المنزلہ رہائشی عمارت، گودام اور کئی گاڑیاں بھی تباہ ہوئی ہیں۔ خارکیف کے علاقے میں ہونے والے روسی حملوں میں 4 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ اس علاقے پر ڈرونز اور گائیڈڈ فضائی بموں سے حملہ کیا گیا۔ عام لوگوں کے متعدد گھروں اور مکمل طور پر سویلین استعمال کی جگہوں کو نقصان پہنچا ہے، جن میں ایک سینما ہال اور ٹینس کورٹ بھی شامل ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ سومی میں ایک پبلک پارک پر حملہ کیا گیا، جبکہ اسی علاقے میں ٹریکٹروں کے ایک قافلے کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ زاپوریژیا میں کئی اپارٹمنٹ عمارتوں کو نقصان پہنچا ہے۔ دوسری طرف وینیتسیا، ژیتومیر، مائیکولائیو اور دونیتسک کے علاقوں میں بجلی کے نظام سے جڑی تنصیبات کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ یوکرینی صدر نے بتایا کہ مجموعی طور پر روس نے 13 میزائل داغے، جن میں 8 بیلسٹک میزائل تھے، اور 151 ڈرونز کا بھی استعمال کیا۔ جولائی کے مہینے میں ہی کیو پر بیلسٹک میزائلوں سے کیا گیا یہ چھٹا حملہ ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ماسکو اب بھی بیلسٹک میزائلوں کے ذریعے خوف پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے اور مسلسل حملے کر رہا ہے۔ اب سب سے ضروری یہ ہے کہ ہمارے فضائی دفاع کے لیے انٹرسیپٹر میزائلوں کی سپلائی تیز کی جائے۔ ہر امدادی پیکیج اہم ہے، اور ہمارے شراکت داروں کے ساتھ جو بھی معاہدے ہوئے ہیں، ان کا سامان وقت پر پہنچنا چاہیے۔ ان کی بروقت ڈیلیوری سے لوگوں کی جانیں بچانے میں مدد ملتی ہے اور روس کے حملوں کا اثر کم ہوتا ہے۔

ڈنکی روٹ سے امریکہ جانے والے ہندوستانیوں کی تعداد میں کمی

'ہندوستان ٹائمز' کی تجزیاتی رپورٹ کے مطابق میکسیکو کے راستے امریکہ میں داخل ہونے کی کوشش کرنے والے ہندوستانیوں کی تعداد میں 99 فیصد کی سب سے بڑی گراوٹ آئی ہے۔ ہندوستان سے امریکہ جانے والے غیر قانونی تارکین وطن کی تعداد میں بھاری کمی آئی ہے۔ یو ایس کسٹمز اینڈ بارڈر پروٹیکشن (سی بی پی) کے نئے اعداد و شمار کے مطابق مالی سال 2026 میں مئی کے مہینے تک امریکی سرحد پر صرف 20614 ہندوستانی تارکین وطن کو غیر قانونی طور پر داخل ہوتے ہوئے پکڑا گیا ہے۔ یہ تعداد 2023 کی اسی مدت کے مقابلے میں 69 فیصد کم ہے۔ 2023 میں یہ تعداد 67000 سے تجاوز کر گئی تھی۔ 'ہندوستان ٹائمز' کی تجزیاتی رپورٹ کے مطابق میکسیکو کے راستے امریکہ میں داخل ہونے کی کوشش کرنے والے ہندوستانیوں کی تعداد میں 99 فیصد کی سب سے بڑی گراوٹ آئی ہے۔ دوسری جانب کناڈا کے راستے غیر قانونی طور پر دراندازی کرنے والے ہندوستانیوں کے معاملات میں 91 فیصد کی کمی آئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اب دونوں سرحدوں (کناڈا اور میکسیکو) پر ہندوستانی تارکین وطن کا غیر قانونی طریقوں سے امریکہ میں داخل ہونا انتہائی مشکل ہو گیا ہے۔ سی بی پی کے اعداد و شمار کے مطابق 2023 (اکتوبر سے مئی کے درمیان) میں ریکارڈ 67212 ہندوستانی تارکین وطن کو غیر قانونی طور پر سرحد پار کرتے ہوئے پکڑا گیا تھا۔

سونم وانگ چک کی بھوک ہڑتال کا ۱۹واں دن: دہلی ہائی کورٹ نے ان کے روزانہ طبی معائنے کا حکم دیا

سماعت کے دوران، مرکز نے ہائی کورٹ کو بتایا کہ سرکاری ڈاکٹر پہلے ہی وانگچک کی صحت کی نگرانی کر رہے ہیں

سماعت کے دوران، مرکز نے ہائی کورٹ کو بتایا کہ سرکاری ڈاکٹر پہلے ہی وانگچک کی صحت کی نگرانی کر رہے ہیں۔ یہ سننے کے بعد، عدالت نے درخواست کو بند کر دیا، لیکن حکم دیا کہ روزانہ کی نگرانی جاری رہنی چاہئے اور ضرورت پڑنے پر طبی امداد فراہم کی جانی چاہئے۔ دہلی ہائی کورٹ نے جمعرات کو مرکزی حکومت اور دہلی حکومت کو ہدایت دی کہ وہ سماجی کارکن سونم وانگچک کی صحت کا روزانہ معائنہ کریں۔ عدالت نے مزید کہا کہ اگر وانگچک کی صحت کو بہتر بنانے کیلئے کسی طبی علاج کی ضرورت ہو، تو حکومت کو وہ فراہم کرنا چاہئے۔ ججوں نے تبصرہ کیا کہ ہر شہری کی زندگی قیمتی ہے، سرکاری حکام کو اس کے تحفظ کیلئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔ واضح رہے کہ وانگچک ۲۸ جون سے دہلی کے جنتر منتر پر بھوک ہڑتال پر بیٹھے ہیں۔ آج ان کی ہڑتال کا ۱۹واں دن ہے۔ عدالت کا یہ حکم، وکیل اور سماجی کارکن راکیش کمار سینی کی جانب سے دائر کردہ درخواست پر سماعت کے دوران سامنے آیا۔ سینی نے عدالت سے درخواست کی تھی کہ وہ اس معاملے میں مداخلت کرے اور وانگچک کی بھوک ہڑتال کو ختم کروائے۔ درخواست میں کہا گیا تھا کہ وانگچک کی صحت تیزی سے گر رہی ہے اور احتجاج کے دوران ان کا وزن ۸٫۵ کلوگرام کم ہو چکا ہے۔ اس میں خبردار کیا گیا تھا کہ اگر ہڑتال جاری رہی تو دو دن کے اندر وانگچک کی موت ہو سکتی ہے۔ یہ بھی کہا گیا تھا کہ وہ حکومت کو ہدایت دے کہ وانگچک کو اسپتال منتقل کیا جائے اور انہیں زبردستی کھانا کھلایا جائے۔ انہوں نے یہ بھی خدشہ ظاہر کیا تھا کہ ... کے دوران، مرکز اور دہلی حکومت کی جانب سے پیش ہونے والے سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے عدالت کو بتایا کہ سرکاری ڈاکٹروں کی ٹیم پہلے ہی وانگچک کی صحت کی نگرانی کر رہی ہے۔ یہ سننے کے بعد، عدالت نے درخواست کو بند کر دیا، لیکن حکم دیا کہ روزانہ کی نگرانی جاری رہنی چاہئے اور ضرورت پڑنے پر طبی امداد فراہم کی جانی چاہئے۔ دوسری طرف، وانگچک کے ذاتی معالج ڈاکٹر ستیش لامبا نے جمعرات کو بتایا کہ ہڑتال شروع کرنے کے بعد سے اب تک سماجی کارکن کے وزن میں ۹ کلو کی کمی آئی ہے۔ وانگچک کا وزن اب ۵۶٫۹ کلوگرام رہ گیا ہے، تاہم ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ وہ ذہنی طور پر بالکل بیدار ہیں۔ اس ہفتے کے شروع میں، اداکار نصیر الدین شاہ اور رتنا پاٹھک شاہ، مصنفہ اروندھتی رائے، سماجی کارکن للیتا رام داس اور کویتا شریواستو سمیت سول سوسائٹی کے ۱۸۰۰ سے زائد افراد نے ایک خط لکھ کر وانگچک سے بھوک ہڑتال ختم کرنے کی اپیل کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ "حکومت دل یا ضمیر سے عاری ہے۔" کاکروچ جنتا پارٹی کے بانی ابھیجیت دیپکے نے بتایا کہ ۱۷ دن کی بھوک ہڑتال کے بعد وانگچک کے پٹھے کم ہونا شروع ہو گئے ہیں اور وہ شدید درد میں مبتلا ہیں۔ دیپک ے نے کہا کہ انہوں نے وانگچک سے ہڑتال ختم کرنے کی التجا کی تھی، لیکن وانگچک نے سوال کیا کہ حکومت مظاہرین سے بات چیت کرنے سے کیوں انکار کر رہی ہے۔

ممبئی ریلوے نیٹ ورک میں توسیعی منصوبہ کی تکمیل میں اہم رکاوٹ تجاوزات

پٹری اور ریلوے زمینات پر قبضہ جات کے سبب کئی پروجیکٹ التوا کا شکار انیل گلگلی کی آر ٹی آئی میں انکشاف

ممبئی؛ ممبئی شہر میں ریلوے پروجیکٹوں میں تاخیر کی ایک اہم وجہ ریلوے کی زمینات پر قبضہ جات ہے اس کی حصولیابی میں تاخیر کے سبب پروجیکٹ التوا کا شکار ہو گئے ہیں اور ان کے تخمینہ میں بھی اضافہ ہوا ہے یہ انکشاف آر ٹی آئی کارکن انیل گلگلی کے معرفت داخل آر ٹی آئی معلومات میں ہوا ہے آر ٹی آئی سے انکشاف ہوا ہے کہ تقریباً 000,17 مربع میٹر اراضی پر قبضہ کرتے ہوئے دو بڑے ایم آر وی سی ریل پروجیکٹس کے لیے 574,1 تجاوزات کی نشاندہی کی گئی ہے آر ٹی آئی کارکن انیل گلگلی کی جانب سے حق معلومات (آر ٹی آئی) ایکٹ 2005 کے تحت مانگی گئی معلومات میں انکشاف ہوا ہے کہ ممبئی ریل ڈیولپمنٹ کارپوریشن (ایم آر وی سی) کے دو اہم ریل پروجیکٹوں کے لیے زمین کے حصول کے دوران کل 574,1 تجاوزات کی نشاندہی کی گئی تھی۔ ان میں سے اب تک 998 تجاوزات ہٹائی جا چکی ہیں جبکہ تقریباً 068,17 مربع میٹر اراضی پر تجاوزات پائی گئی ہیں۔ ایم آر وی سی کی طرف سے 14 جولائی 2026 کو آر ٹی آئی کارکن انیل گلگلی کو فراہم کردہ معلومات کے مطابق، یہ معلومات کلیان۔ بدلاپور تیسرے اور چوتھے ریل لائن پروجیکٹس اور ایرولی۔ کولا ایلیویٹڈ کوریڈور پروجیکٹ سے متعلق ہے۔ ایم آر وی سی کے مطابق، کلیان اور بدلاپور کے درمیان سینٹرل ریلوے کی تیسری اور چوتھی ریلوے لائنوں کے لیے زمین کے حصول کے دوران 706 تجاوزات کی نشاندہی کی گئی۔

ان میں ریلوے کی زمین اور نئی حاصل کی گئی زمین پر واقع جھونپڑیاں اور دیگر تعمیرات شامل ہیں۔ ان میں سے 620 تجاوزات ہٹادی گئی ہیں جبکہ تقریباً 9668 مربع میٹر اراضی پر تجاوزات پائی گئیں۔ ایم آر وی سی نے یہ بھی کہا کہ ہر تجاوزات مختلف سالوں میں ہوئی ہیں، اس لیے کسی مخصوص سال کی نشاندہی کرنا ممکن نہیں ہے۔ پروجیکٹ کے لیے جن تجاوزات کی نشاندہی کی گئی ہے وہ کلیان اور بدلاپور ریلوے اسٹیشنوں کے درمیان واقع ہیں۔ ایرولی۔ کلوا ایلیویٹڈ کوریڈور پروجیکٹ کے لیے زمین کے حصول کے دوران، 868 تجاوزات کی نشاندہی کی گئی۔ ان میں ریلوے کی زمین پر تعمیرات اور نئی حاصل کی گئی اراضی شامل تھی۔ اب تک 378 تجاوزات ہٹائی جا چکی ہیں جبکہ تقریباً 7400 مربع میٹر اراضی پر قبضہ پایا گیا۔ یہ تجاوزات دیگھا گاؤں اور کلوا اسٹیشن کے درمیان واقع ہیں۔ ایم آر وی سی نے یہ بھی واضح کیا کہ تمام تجاوزات مختلف سالوں میں ہوئی ہیں۔ آر ٹی آئی درخواست میں یہ بھی پوچھا گیا کہ تجاوزات ہٹانے کے بعد کتنے علاقوں میں دوبارہ تجاوزات قائم کی گئیں۔ MRVC نے جواب دیا کہ متعلقہ معلومات دستیاب نہیں ہے۔ آر ٹی آئی کارکن انیل گلگلی نے کہا کہ ممبئی کے ریلوے پروجیکٹوں میں تجاوزات ایک سنگین چیلنج بن گیا ہے۔ منصوبے میں تاخیر، لاگت میں اضافے اور عوامی فنڈز پر اضافی بوجھ کی ایک بڑی وجہ تجاوزات ہے۔ انہوں نے کہا کہ صرف تجاوزات ہٹانا کافی نہیں ہے۔ ریلوے اور ایم آر وی سی کو اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ ہٹائے گئے علاقوں میں دوبارہ تجاوزات نہ بنائی جائیں۔ اس کے حصول کے لیے باقاعدہ نگرانی، حفاظتی اقدامات اور جوابدہی ضروری ہے۔ گلگلی نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ زمین کے حصول، تجاوزات، بحالی، اور تمام ریل پروجیکٹوں کے لیے تجاوزات کو ہٹانے میں پیش رفت سے متعلق معلومات کو وقتاً فوقتاً ایک عوامی پورٹل پر دستیاب کرایا جائے، تاکہ شفافیت کو بڑھایا جاسکے اور شہریوں کو حقیقی وقت کی معلومات فراہم کی جاسکیں۔ انہوں نے کہا کہ ممبئی کے تیزی سے ترقی پذیر ریل نیٹ ورک کے لیے زمین کی دستیابی بہت ضروری ہے۔ اگر تجاوزات پر مؤثر طریقے سے قابو نہ پایا گیا تو مستقبل میں پبلک ٹرانسپورٹ کے بہت سے منصوبے متاثر ہو سکتے ہیں۔ اس لیے حکومت، ریلوے اور مقامی انتظامیہ کو مل کر اس کا مستقل حل نکالنا چاہیے۔

تھانے کرائم برانچ نے قتل کی سنسنی خیز گتھی سلجھائی؛ دوست کو قتل کرکے لاش کے ٹکڑے پھینکنے کے الزام میں دو بھائی گرفتار

تھانے: (**قمر انصاری**) جرائم کی دنیا میں ایک بڑی کامیابی حاصل کرتے ہوئے، تھانے کرائم برانچ نے جمعرات کو قتل کے ایک انتہائی بہیمانہ کیس کا پردہ فاش کیا ہے۔ اس معاملے میں دو سگے بھائیوں نے مبینہ طور پر اپنے ہی ایک قریبی دوست کو قتل کیا، اس کی لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کیے اور انہیں الگ الگ سنسان مقامات پر پھینک دیا۔ یہ معاملہ اس وقت سامنے آیا جب الہاس نگر یونٹ۔ 4 کرائم

برانچ کے سینئر پولیس انسپکٹر راجیش گجل کو ایک خفیہ اطلاع ملی۔ اطلاع کے مطابق، آٹو رکشہ ڈرائیور بھائیوں بی فیض ملیم (24) اور البان ملیم (23) بی نے ممبرا کے رہنے والے اپنے دوست امن شیخ (23) کو قتل کر دیا تھا۔ معلومات میں مزید انکشاف ہوا کہ ملزمان نے مبینہ طور پر مقتول کا گلا ریت دیا، لاش کو ٹکڑوں میں کاٹا اور ثبوت مٹانے کی نیت سے ان ٹکڑوں کو الگ الگ مقامات پر ٹھکانے لگا دیا۔ اس انٹیلی جنس معلومات پر فوری کارروائی کرتے ہوئے اور تھانے کے پولیس کمشنر آتوش ڈمبرے کی ہدایات پر، ایڈیشنل پولیس کمشنر پنجاب راؤ اگلے، ڈپٹی پولیس کمشنر امر سنگھ جادھو اور اسسٹنٹ پولیس کمشنر شیکھر باگڑے کی قیادت میں کرائم برانچ کی ایک خصوصی ٹیم تشکیل دی گئی۔ اس ٹیم میں سینئر پی آئی راجیش گجل، اے پی آئی شری رنگ گوساوی اور ہیڈ کانسٹیبل گنیش گاوڑے شامل تھے۔ پولیس نے دونوں ملزم بھائیوں کا سراغ لگا کر انہیں گرفتار کرلیا اور ان سے سخت پوچھ گچھ کی۔ پوچھ گچھ کے دوران، بھائیوں نے مبینہ طور پر اعتراف کیا کہ 13 جولائی 2026 کی رات انہوں نے امن شیخ کا گلا ریت کرا سے قتل کر دیا تھا۔ اس کے بعد، انہوں نے لاش کے ٹکڑے کر کے سر، ہاتھ اور پیر الگ کر دیے اور جرم کو چھپانے کے لیے بقایاجات کو کھر اڑی گاؤں کے سنسان علاقوں میں پھینک دیا۔ تفتیشی افسران اب اس قتل کے پیچھے کی وجہ (محرک) کا پتہ لگانے، باقی تمام شواہد کو برآمد کرنے اور قتل تک پہنچنے والے واقعات کے سلسلے کو دوبارہ ترتیب دینے (ری کریٹ کرنے) کی کوشش کر رہے ہیں۔ پولیس حکام نے بتایا کہ معاملے کی مزید تفتیش جاری ہے۔

ممبئی میں ناقص کے جے صابن کا ذخیرہ ضبط

ایف ڈی اے کا جوگیشوری (ممبئی) میں ایک کاسمیٹکس فروخت کرنے والے پر ایک بڑا چھاپہ، 10,93,692 مالیت کا بغیر لیبل والا ٹوائلٹ صابن ضبط کیا گیا، لازمی لیبل کی معلومات کے بغیر فروخت کے لیے پیش کردہ اسٹاک پایا گیا

ممبئی: ایف ڈی اے کا جوگیشوری (ممبئی) میں ایک کاسمیٹکس فروخت کرنے والے پر ایک بڑا چھاپہ، 692,93,10 مالیت کا بغیر لیبل والا ٹوائلٹ صابن ضبط کیا گیا، لازمی لیبل کی معلومات کے بغیر فروخت کے لیے پیش کردہ اسٹاک پایا گیا۔ فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ڈی اے)، گریٹر ممبئی ڈویژن کی ایک ٹیم نے میسرز جے کے صابن بازار، 10 / 11، قادر اسماعیل اسٹیٹ، مومن کالونی کے قریب، پٹیل اسٹیٹ روڈ، جوگیشوری (مغربی)، ممبئی 400102 پر ایک بڑا چھاپہ مارا۔ 14 جولائی 2026 کو کیے گئے آپریشن کے دوران، یہ دیکھا گیا کہ بغیر لیبل والے ٹوائلٹ صابن کو ذخیرہ کیا جا رہا تھا اور اسٹیبلشمنٹ میں فروخت کے لیے پیش کیا جا رہا تھا۔ ضبط شدہ صابن میں قانونی معلومات کا فقدان تھا جیسے بیچ / لاٹ نمبر، تیاری کی تاریخ، پہلے استعمال کی تاریخ، مینوفیکچرنگ لائسنس نمبر، اور مینوفیکچرر کا نام اور پتہ۔ ایسی لازمی لیبلنگ کے بغیر کاسمیٹکس فروخت کرنا قانون کی خلاف ورزی ہے۔ اس آپریشن کے دوران تقریباً 10,93,692 مالیت کا ٹوائلٹ صابن ضبط کیا گیا، اور جاری تحقیقات کے حصے کے طور پر تجزیہ کے لیے دو نمونے جمع کیے گئے۔ اس کیس کے ملزم نبی اللہ ہیں اور ان کے خلاف ضروری قانونی کارروائی شروع کی جارہی ہے۔ فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن شہریوں کی صحت کے تحفظ کو اولین ترجیح دیتی ہے۔ قانون کے مطابق لیبلنگ کے بغیر کسی بھی کاسمیٹک مصنوعات کو مارکیٹ میں فروخت کے لیے دستیاب کرنا ایک انتہائی سنگین معاملہ ہے۔ ایسی مصنوعات کے ماخذ، معیار اور حفاظت کی تصدیق کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا، خلاف ورزی کرنے والے مینوفیکچررز، ڈسٹری بیوٹرز اور فروخت کنندگان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔ یہ انتباہ تکارام منڈھے، کمشنر، فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن، مہاراشٹر ریاست نے دیا ہے۔

مالیگاؤں میں غیر قانونی اسلحہ مافیا پر پولیس کا کریک ڈاؤن

۸ر پستولیں ضبط، ۸ر ملزمان گرفتار، جرائم کے ریکیٹ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے: ایڈیشنل ایس پی سورج گنجال کی پریس کانفرنس

مالیگاؤں: (نامہ نگار) شہر میں امن وامان کو درپیش خطرات کے خلاف مالیگاؤں پولیس نے ایک ایسی کامیاب کارروائی انجام دی ہے جسے حالیہ عرصے کی اہم ترین کارروائیوں میں شمار کیا جارہا ہے۔ غیر قانونی اسلحہ کے کاروبار پر کاری ضرب لگاتے ہوئے پولیس نے 8 جدید پستولیں برآمد کرلیں جبکہ اس گھناؤنے دھندے سے وابستہ 8 ملزمان کو گرفتار کرکے قانون کے شکنجے میں جکڑ دیا۔ اس کارروائی نے نہ صرف جرائم پیشہ عناصر میں کھلبلی مچادی ہے بلکہ شہر کے امن پسند عوام میں بھی اطمینان اور اعتماد کی نئی لہر پیدا کردی ہے۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سورج گنجال نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے دوٹوک انداز میں کہا کہ یہ کارروائی صرف شروعات ہے، مالیگاؤں کو جرائم، غنڈہ گردی اور غیر قانونی اسلحہ کے ناسور سے پاک کرنے تک پولیس چین سے نہیں بیٹھے گی۔ انہوں نے واضح کیا کہ گرفتار شدگان کے ساتھ ساتھ اس پورے نیٹ ورک، اسلحہ سپلائی کرنے والوں، مالی معاونین اور پس پردہ سرگرم تمام کرداروں کو بے نقاب کر کے قانون کے کٹہرے میں لایا جائے گا۔ پولیس کے مطابق ابتدائی تفتیش نے کئی اہم سراغ فراہم کیے ہیں اور امکان ہے کہ اس کارروائی کے بعد مزید گرفتاریاں بھی عمل میں آسکتی ہیں۔ تحقیقاتی ٹیمیں اس بات کی چھان بین میں مصروف ہیں کہ یہ اسلحہ کہاں سے لایا گیا، کس مقصد کے لیے ذخیرہ کیا گیا تھا اور اس کے پیچھے کون سا منظم گروہ سرگرم ہے۔ ذرائع کے مطابق اگر یہ اسلحہ بروقت برآمد نہ ہوتا تو شہر میں کسی بڑے مجرمانہ واقعہ سے انکار نہیں کیا جاسکتا تھا۔ ایڈیشنل ایس پی سورج گنجال نے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ جرائم کے خلاف اس جدوجہد میں پولیس کا بھرپور ساتھ دیں، مشکوک سرگرمیوں اور غیر قانونی اسلحہ سے متعلق کسی بھی اطلاع کو فوری طور پر پولیس تک پہنچائیں تاکہ جرائم کے خاتمے کی مہم مزید مؤثر بنائی جاسکے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ قانون کی حکمرانی قائم رکھنا اور ہر شہری کے جان و مال کا تحفظ مالیگاؤں پولیس کی اولین ذمہ داری ہے۔ شہر کے سماجی، تعلیمی اور کاروباری حلقوں نے پولیس کی اس جرأت مندانہ کارروائی کا خیر مقدم کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ اگر اسی عزم، تیزی اور غیر جانبداری کے ساتھ کارروائیاں جاری رہیں تو مالیگاؤں نہ صرف غیر قانونی اسلحہ مافیا سے نجات حاصل کرے گا بلکہ جرائم پیشہ عناصر کے حوصلے بھی ہمیشہ کے لیے پست ہوجائیں گے۔ امن پسند شہریوں کا ماننا ہے کہ جرائم کے خلاف یہ سخت پیغام آنے والے دنوں میں شہر کے پرامن مستقبل کی مضبوط بنیاد ثابت ہوگا۔

ناندیڑ: کلکٹر کی عوام سے ایس آئی آر فارم جمع کروانے کی اپیل

الیکشن کمیشن آف انڈیا کی ہدایات کے مطابق مہاراشٹر کے دیگر علاقوں کی طرح ناندیڑ میں بھی ایس آئی آر کا کام جاری ہے۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا کی ہدایات کے مطابق مہاراشٹر کے دیگر علاقوں کی طرح ناندیڑ میں بھی ایس آئی آر کا کام جاری ہے۔ پولنگ بوتھ لیول آفیسرز (بی ایل او) گھر گھر جا کر اینومریشن فارم تقسیم کرنے، جمع کرنے اور اس کے ڈیجیٹل اندراج کا کام جنگی پیمانے پر کر رہے ہیں۔ ضلع کلکٹر و ضلع الیکشن آفیسر راہل کرڈیلے نے تمام ووٹروں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنا ای ایف فارم لازمی طور پر پُر کر کے متعلقہ بی ایل او کے پاس مقررہ وقت میں جمع کروائیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ جو ووٹر ای ایف فارم جمع نہیں کروائیں گے، ان کے نام ابتدائی ووٹر فہرست (ڈرافٹ الیکٹرول رول) میں شامل نہیں ہوں گے۔ اسلئے ہر اہل ووٹر کو چاہئے کہ وہ بروقت فارم بھر کر محکمۂ انتخابات سے تعاون کرے۔ ضلع انتظامیہ کے مطابق جن ووٹروں کی میپنگ ہوئی ہے، یا نہ ہوئی ہو یا پھر جنہیں مشتبہ قرار دیا گیا ہو ہر صورت میں، ای ایف فارم جمع کرانا لازمی ہے۔ خاص طور پر Anomalies (مشتبہ) زمرے کے ووٹر اگر فارم جمع کرواتے ہیں تو ان کا نام ابتدائی فہرست میں شامل کیا جائے گا۔ بعد ازاں دعووں اور اعتراضات کی مدت کے دوران سماعت کے وقت الیکشن کمیشن کی جانب سے مقرر کردہ ۱۱ر اقسام کے دستاویزی ثبوتوں میں سے مطلوبہ ثبوت پیش کرنے پر اہل ووٹروں کے نام حتمی فہرست میں درج کئے جائیں گے۔ راہل کرڈیلے خود مختلف اسمبلی حلقوں کا دورہ کر کے ای ایف فارم کی تقسیم، وصولی اور ڈیجیٹل اندراج کے کام کا جائزہ لے رہے ہیں۔ انہوں نے متعلقہ افسران کو کام میں مزید تیزی لانے کی ہدایت دی ہے۔ ادھر میونسپل کمشنر اور ایڈیشنل الیکشن آفیسر نے تمام اسسٹنٹ الیکٹورل رجسٹریشن آفیسرز (اے ای آر او) کی میٹنگ بلائی اور ہدایت دی کہ وہ شہری علاقوں میں بی ایل اوز کو مکمل تعاون فراہم کریں۔ اس کے علاوہ زمینی سطح پر دورے کر کے کام کی رفتار بڑھانے کی بھی خصوصی کوششیں جاری ہیں۔ ۱۵ر جولائی ۲۰۲۶ء تک ضلع ناندیڑ کے ۲۷ر لاکھ ۷۷ر ہزار ۳۷ر ووٹروں میں سے ۲۰ر لاکھ ۶۶ر ہزار ۷۱ر ووٹروں میں فارم تقسیم کئے جاچکے ہیں، جو مجموعی تعداد کا ۷۴ء۴۲ر فیصد ہے۔ اسی طرح ۱۲ر لاکھ ۳۹ر ہزار ۶۹ر ای ایف فارمز کا ڈیجیٹل اندراج مکمل ہو چکا ہے، جو ۴۴ء۶۴ر فیصد کے برابر ہے۔ کلکٹر راہل کرڈیلے نے تمام ووٹروں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے بوتھ لیول آفیسر (بی ایل او) سے موصول ہونے والا ای ایف فارم فوری طور پر درست معلومات کے ساتھ بھر کر جمع کرائیں، تاکہ ووٹر فہرست کو مکمل، درست اور تازہ رکھا جاسکے۔

شیواجی مارکیٹ میں توڑی گئی دکانوں کی سلاخیں لکڑی کے باکس اور دیگر چیزیں لوگ اٹھا کر لے بھاگے

دھولیہ میں انہدامی کارروائی کے دوران مقامی باشندوں کی لوٹ مار

دھولیہ کے آگرہ روڈ پر پانچ قندیل کے قریب میونسپل مارکیٹ کی تعمیر کیلئے انتظامیہ نے شیواجی مارکیٹ کو منہدم کرنے کا کام شروع کر دیا ہے۔ اس انہدامی کارروائی کے دوران مقامی باشندوں نے منہدم ہونے والی دکانوں میں لوٹ مچادی۔ منگل کو دوپہر میں میونسپل کمشنر نتن کاپڑنیس نے شنکر مارکیٹ اور دانا بازار علاقوں کا معائنہ کیا اور دکانداروں کو فوراً دکانیں خالی کرنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد انہدامی کارروائی شروع ہوئی۔ پولیس کی موجودگی میں میونسپل کارپوریشن کے انہدامی دستے نے دکانوں کو توڑنا شراوع کیا۔ دو جے سی بی کی مدد سے کپڑا مارکیٹ کو زمین بوس کر دیا گیا اسی دوران موقع کا فائدہ اٹھا کر کچھ لوگ یہاں سامان اٹھانے کیلئے پہنچ گئے۔ جس کے ہاتھ میں جو لگا وہ اٹھا کر بھاگ رہا تھا ملبے سے لوہے کی سلاخیں، پترے، لکڑے کے باکس لوگ اپنے سروں پر رکھ کر لے جانے لگے یہ منظر کسی فساد میں لوٹ مار جیسا نظر آ رہا تھا۔ جے سی بی کے آگے آگے لوگ اپنی جان جوکھم میں ڈال کر سامان اٹھا رہے تھے۔ اس دوران کچھ لوگ سامان کو لے کر آپس میں لڑتے بھی نظر آئے۔ اطلاع موصول ہوتے ہی پولیس یہاں پہنچی اور سامان لوٹنے والوں کو یہاں سے بھگا یا۔ معلوم ہو کہ پانچ قندیل مارکیٹ کی تعمیر کیلئے حکومت سے فنڈ کی منظوری مل گئی ہے۔ حالانکہ کام کا سنگ بنیاد ضلع کے سرپرست وزیر جے کمار راول کے ہاتھوں دھوم دھام سے کیا گیا لیکن اب تک صرف انہدامی کارروائی شروع ہوئی ہے۔ اس دوران دکانداروں نے میڈیا کے سامنے دعویٰ کیا کہ ان کے پاس انہدامی کارروائی کے خلاف اسٹے آرڈر ہے میونسپل کمشنر نے کہا کہ کسی کے پاس اسٹے آرڈر ہے تو ہمیں دکھائے ہم عدالت کے حکم پر عمل کریں گے مگر کوئی اسٹے آرڈر لے کر سامنے نہیں آیا۔

ممبئی گوونڈی میں قرض لینے پر قتل سے سنسنی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کے گوونڈی علاقہ میں پیسوں کے لین دین کے تنازع میں شیواجی نگر پولیس اسٹیشن میں حدود میں ایم ایچ ڈی ڈے اے کالونی میں مقیم ریاض شیخ 24 سالہ کو ملزم نے قتل کر دیا ابتدائی تفتیش میں یہ معلوم ہوا کہ مقتول اور ملزم کے گھریلو تعلقات ہے اس نے ملزم قرض لیا تھا اسی دوران ملزم نے تیز دھار ہتھیار سے ریاض شیخ کا قتل کر دیا اس قتل کے بعد علاقہ میں سراسیمگی پھیل گئی مقتول اور ملزم کے خاندان کے خاندانی مراسم بھی ہے اس معاملہ میں پولیس نے معاملہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے اس کی تصدیق ممبئی پولیس کے ڈی سی پی سمیر شیخ نے کی ہے۔ ایم آئی ایم گوونڈی کارپوریٹر کے شوہر عتیق خان ایک سال کیلئے شہر بدر، سوشل میڈیا پر عوام سے انتہائی جذباتی اپیل اور معذرت، ممبئی: مہاراشٹر ایم آئی ایم لیڈر اور گوونڈی سے کارپوریٹر کے شوہر عتیق خان کو ممبئی پولیس نے ایک سال کیلئے تڑی پار شہر بدر کر دیا ہے عتیق خان نے سوشل میڈیا پر ایک جذباتی پیغام میں یہ کہا ہے کہ انہیں ممبئی شہر و مضافات سے ایک سال کیلئے شہر بدر کر دیا گیا ہے اس لئے وہ زیر التواء کاموں یا علاقہ میں دورہ کرنے سے قاصر رہیں گے ایک سال تک ان کی علاقہ میں عدم موجودگی کے سبب عوام یا طلباء کو تعلیمی دشواری کو ہوتی ہے تو وہ اس کیلئے معذرت خواہ ہے پولیس نے عتیق خان پر تشدد اور فساد برپا کرنے کا کیس درج کیا تھا اسی مناسبت سے انہیں تڑی پار کیا گیا ہے اس لئے ایک سال تک ان کے علاقہ میں داخلہ پر مکمل پابندی عائد کر دی گئی ہے اور اس تڑی پار حکمنامہ کی پابندی کا اطلاق آج ہوگا اس لئے عتیق خان نے انتہائی جذباتی ویڈیو تیار کر کے سوشل میڈیا پر عوام سے معذرت بھی طلب کی ہے اور عوامی خدمت کے جذبہ کا بھی اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ عوامی خدمت کرتے رہیں گے۔

شہر دھولیہ کا فن کا درخشندہ ستارہ غروب

پروفیسر ڈاکٹر محمد سلیم انصاری رحلت فرما گئے

دھولیہ: (پریس ریلیز) شہر دھولیہ کا تہذیب وتمدن کا عظیم فنکار، شہر عزیز کا فن کا درخشندہ ستارہ ہر مذہب کے لیے خلوص ومحبت کا پیکر انصاری الحاج محمد سلیم محمد عثمان (پروفیسر ڈاکٹر محمد سلیم انصاری سر) جمعرات کی سہ پہر اس فانی دنیا کو خیر باد کہہ کر اپنے معبود حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ دھولیہ کے مایاناز سپوت اور عظیم فنکار کے انتقال کی خبر سے علمی، ادبی، تہذیبی، ثقافتی حلقوں میں سوگ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد سلیم انصاری درس وتدریس کے پیشے سے وابستہ تھے۔ موصوف نے شہر کی معروف ایل ایم سردار اردو ہائی اسکول میں کئی برس پیشہ تدریس کی خدمت انجام دی۔ پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد آپ نے شہر کے معروف ایس ایس وی پی ایس کالج میں تدریس کی خدمت انجام دی اور ملازمت کا طویل عرصہ یہی گزار کر اپنے فرض منصبی سے باوقار طریقے سے سبکدوش ہوئے۔ موصوف اصول پسند، وقت کے پابند تھے۔ خداداد صلاحیت کی وجہ سے کئی دہائیوں تک آپ بحیثیت فنکار اپنے چاہنے والوں کے لیے ہر دل عزیز فنکار بنے رہے۔ آپ زندگی بھر اپنے اصولوں پر قائم رہے۔ خلوص ووفا کا پیکر موصوف کی پہچان بن گئی۔ لیکن موصوف حق گوئی اور حق پرستی پر زندگی کی آخری سانس تک قائم رہے۔ مرحوم کے انتقال کے وقت عمر ۷۱ر سال بتائی گئی۔ جنازہ قدیم مکان تاشہ گلی سلطانیہ چوک سے اٹھایا گیا۔

مالیگاؤں میں سیکڑوں ووٹرس کے نام خارج کئے جانے کا سنسنی خیز

مستقیم ڈگنیٹی کی چیف الیکشن کمیشن منترالیہ تک نمائندگی اور بڑے احتجاج کا انتباہ

مالیگاؤں: (نامہ نگار) شہر مالیگاؤں میں سرکاری الیکٹورل رجسٹریشن (SIR) کے کام کے دوران بڑی تعداد میں ووٹروں کے نام انتخابی فہرست سے مبینہ طور پر خارج کیے جانے کا ایک انتہائی تشویشناک اور سنگین معاملہ سامنے آیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق، ایسے تقریباً 300 افراد جن کا گزشتہ اپریل میں باقاعدہ میپنگ کا عمل مکمل کروایا گیا تھا اور جنہوں نے جنوری میں منعقدہ میونسپل کارپوریشن کے انتخابات میں اپنے حقِ رائے دہی کا استعمال بھی کیا تھا، اب نئی فہرستوں اور انومریشن فارم کی لسٹ سے ان کے نام غائب پائے گئے ہیں اور وہ ووٹ ڈالنے کے حق سے محروم ہو چکے ہیں۔ اس ضمن میں سماجوادی پارٹی کے مقامی رہنما مستقیم ڈگنٹی نے اس ناانصافی کے خلاف فوری طور پر آواز بلند کی ہے۔ انہوں نے ووٹروں کے حقوق کے تحفظ کے لیے سب سے پہلے مقامی سطح پر پرانت آفیسر سے مالیگاؤں میں ایک تحریری شکایت درج کروائی تھی، تاہم وہاں سے کوئی مثبت ردعمل یا مسئلہ کا تسلی بخش حل نہ نکلنے پر انہوں نے سیدھے صوبائی دارالحکومت ممبئی کا رخ کیا اور الیکشن منسٹری پہنچ کر اعلیٰ حکام کے سامنے یہ معاملہ اٹھایا۔ ممبئی کے دورے کے دوران چیف الیکشن آفیسر سے مصروفیات کے باعث ملاقات ممکن نہ ہوسکی، جس کے بعد مستقیم ڈگنٹی نے ڈپٹی الیکشن آفیسر منوہر پاریکر سے تفصیلی ملاقات کی اور انہیں صورتحال کی سنگینی سے آگاہ کیا۔ ملاقات کے آغاز میں ڈپٹی الیکشن آفیسر نے معاملے کو عام ووٹرز کا انفرادی مسئلہ سمجھا، لیکن جب مستقیم ڈگنٹی نے اپریل کی میپنگ اور جنوری کے بلدیاتی انتخابات میں ان ووٹرز کی شرکت کے ٹھوس شواہد اور ریکارڈز پیش کیے، تو انہوں نے بھی اس بات کو تسلیم کیا کہ اتنی بڑی تعداد میں ووٹس محض تین ماہ کے قلیل عرصے میں تکنیکی یا قانونی طور پر نہیں کاٹے جاسکتے۔

ڈپٹی الیکشن آفیسر نے وفد کو یقین دلایا کہ وہ اس معاملے میں مالیگاؤں کے مقامی حکام سے فوری رپورٹ طلب کر رہے ہیں اور رپورٹ موصول ہونے کے بعد اگلا سخت اقدام کیا جائے گا۔ دوسری جانب سماجوادی پارٹی کے رہنما مستقیم ڈگنٹی نے انتظامیہ کو دوٹوک الفاظ میں انتباہ دیا ہے کہ اگر 20 اپریل تک میپنگ کروائے گئے تمام متاثرہ ووٹرز اور کارپوریشن انتخابات میں ووٹ ڈالنے والوں کو فوری طور پر انتخابی انومریشن فارم فراہم کر کے ان کے نام بحال نہیں کیے گئے، تو 21 جولائی کو مالیگاؤں پرانت کچہری کے سامنے ایک عظیم الشان احتجاجی مظاہرہ سہیوگ اندولن کیا جائے گا۔ انہوں نے واضح کیا کہ سماجوادی پارٹی شہر کے عوام کے ساتھ ہونے والی اس ناانصافی پر کسی بھی صورت خاموش نہیں بیٹھے گی اور عوامی حقوق کی بحالی تک تحریک جاری رکھے گی۔ اس موقع پر انصاری عبد الرحمن بھی موجود تھے۔ یہ پورا واقعہ موجودہ انتخابی عمل کی شفافیت، انتظامیہ کی کارکردگی اور عوامی حقوق کے تحفظ کے حوالے سے کئی سنگین سوالات کھڑے کرتا ہے۔ اب تمام حلقوں کی نظریں الیکشن کمیشن کی جانب سے طلب کی گئی رپورٹ اور اس پر ہونے والی اگلی کارروائی پر ٹکی ہوئی ہیں۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروباری شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 70399 66616 = 75061 00010

ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

شیخ حسینہ وخاندان سے وابستہ تقریباً ۶ ہزار کروڑ روپئے کے اثاثے منجمد

بنگلہ دیش نے شیخ حسینہ اوران کے خاندان سے منسلک ۶/اعشاریہ ۱۹/بلین ڈالر (تقریباً ۶ ہزار کروڑ روپئے) کے اثاثے منجمد کر دیئے، جوگزشتہ سال کی سیاسی تبدیلی کے بعد اثاثے منجمد کرنے کی سب سے بڑی کارروائیوں میں سے ایک ہے۔

بنگلہ دیش کی مالیاتی انٹیلیجنس ایجنسی نے بدھ ۱۵/جولائی کو کہا کہ حکام نے سابق وزیراعظم شیخ حسینہ، ان کے خاندان کے اراکین اور ملک کے ۱۰/ بڑے کاروباری گروپوں سے منسلک ۶۰ ۷/ارب ٹکہ ((تقریباً ۶/ ہزار کروڑ روپئے)) کے اثاثے منجمد کر دیے ہیں، جوگزشتہ سال کی سیاسی تبدیلی کے بعد اثاثے منجمد کرنے کی سب سے بڑی کارروائیوں میں سے ایک ہے۔ڈھاکہ میں بنگلہ دیش فنانشل انٹیلیجنس یونٹ (بی ایف آئی یو) کی سالانہ رپورٹ کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، بی ایف آئی یو کے سربراہ اختیار الدین محمد ماموں نے کہا کہ عدالتی احکامات نے حکام کو بنگلہ دیش کے اندر ۰ ۷ ۵/ارب ٹکہ اور بیرون ملک مزید ۱۹۰/ ارب ٹکہ کے اثاثے منجمد کرنے کو ممکن بنایا۔ماموں نے یہ تفصیل نہیں دی کہ انفرادی خاندانی یا مخصوص کاروباری گروپوں کی کتنی رقم منجمد کی گئی ہے۔بعدازاں بی ایف آئی یو کے سربراہ نے کہا کہ حکام اب مبینہ طور پر ملک سے باہر منتقل کی گئی رقم کا پتہ لگانے اور واپس لینے پر توجہ مرکوز کر رہے ہیں۔انہوں نے کہا،''ہم ان اثاثوں کو واپس لینے کے لیے کام کر رہے ہیں جو ملک سے چوری کیے گئے تھے۔ہم اس سال کے آخر تک اثاثوں کی وصولی پر مثبت خبر شیئر کرنے کی امید رکھتے ہیں۔''واضح رہے کہ یہ اثاثہ جاتی کارروائی ان تحقیقات کے بعد ہوئی ہے جب ۵/اگست ۲۰۲۴ء کو طلبہ کی قیادت میں بغاوت کے بعد حسینہ کو اقتدار سے بے دخل کیا گیا تھا۔وہ بعد میں بنگلہ دیش سے فرار ہو گئیں اور تب سے ہندوستان میں پناہ گزین ہیں۔پروفیسر محمد یونس کی سربراہی میں عبوری حکومت نے بعد میں حسینہ کے خاندان اور کئی بڑے کارپوریٹ گروپوں کے خلاف بدعنوانی، رشوت، فراڈ، جعلسازی، منی لانڈرنگ، غیر ملکی کرنسی کی اسمگلنگ اور ٹیکس چوری سمیت الزامات کی تحقیقات کا حکم دیا۔تاہم ایف آئی یو کے مطابق، تفتیش کا دائرہ ایس عالم گروپ، بیکسیمکو گروپ، نبیل گروپ، سمٹ گروپ، اورین گروپ، پریمیئر گروپ، ناسا گروپ، بشندھرا گروپ، سکدر گروپ اور آرمیٹ گروپ تک پھیلا ہوا ہے۔یہ تفتیش کریمنل انویسٹی گیشن ڈیپارٹمنٹ (سی آئی ڈی)، نیشنل بورڈ آف ریونیو (این بی آر) اور اینٹی کرپشن کمیشن (اے سی سی) مشترکہ طور پر کر رہے ہیں، جبکہ بی ایف آئی یو تفتیش کے مالیاتی انٹیلیجنس پہلو کو مربوط کر رہا ہے۔تاہم اس موقع پر ماموں سے پوچھا گیا کہ کیوں بڑی مالیاتی تحقیقات اکثر حکومت کی تبدیلی کے بعد تیز ہوتی ہیں اور کیا موجودہ عبوری انتظامیہ کے ارکان بھی جانچ کے دائرے میں آسکتے ہیں۔انہوں نے اس الزام کو مسترد کیا کہ تحقیقات سیاسی طور پر متحرک ہیں۔انہوں نے کہا،''اپنا کام کرتے ہوئے ہم سیاسی وابستگی یا ذاتی شناخت پر غور نہیں کرتے۔ہم خود کام پر توجہ دیتے ہیں۔''ماموں نے مزید کہا کہ''بینک جب بھی مشکوک لین دین کی نشاندہی کرتے ہیں تو اکاؤنٹس منجمد کر دیتے ہیں، چاہے اس میں کوئی بھی ملوث ہو۔ساتھ ہی انہوں نے کہا،''اگر عبوری حکومت کا کوئی فرد ملوث ہے تو وہ بھی سامنے آئے گا۔''بنگلہ دیشی حکام نے سابق وزیراعظم شیخ حسینہ واجد، ان کے خاندان اوران سے منسلک 10 بڑے کاروباری گروپوں کے تقریباً 2.6 ارب امریکی ڈالر (760 ارب ٹکا یا تقریباً 6 ہزار کروڑ بھارتی روپئے) مالیت کے اثاثے منجمد اور ضبط کر لیے ہیں۔بنگلہ دیش کے اندر موجود 570 ارب ٹکا (57 ہزار کروڑ ٹکا) مالیت کی جائیدادیں اور بینک اکاؤنٹس منجمد کیے گئے ہیں۔

ایران: ٹرمپ کے تابوت میں لیٹنے کا پوسٹر آویزاں

ایران میں ایک بڑا پوسٹر آویزاں کیا گیا ہے، جس میں ٹرمپ کو تابوت میں لیٹے ہوئے دکھایا گیا ہے،اس کے علاوہ اس میں ٹرمپ سے انتقام لینے اور قتل کرنے کے نعرے بھی تحریر ہیں۔

ایران میں ایک بڑا پوسٹر آویزاں کیا گیا ہے، جس میں ٹرمپ کو تابوت میں لیٹے ہوئے دکھایا گیا ہے، اس کے علاوہ اس میں ٹرمپ سے انتقام لینے اور قتل کرنے کے نعرے بھی تحریر ہیں۔ایران نے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کو قتل کرنے کی دھمکی دینے کے چند روز بعد تہران میں ایک بہت بڑا پوسٹر آویزاں کیا ہے جس میں وہ تابوت میں نظر آرہے ہیں۔ایران کے دارالحکومت کے قلب میں واقع تہران کے انقلاب چوک پر ایک بڑا بل بورڈ نصب کیا گیا ہے جس پر ٹرمپ کی لاش کو تابوت میں لیٹے ہوئے دکھایا گیا ہے اوراس کے گرد''ٹرمپ کو قتل کرو'' کے پیغامات لکھے ہیں۔واضح رہے کہ یہ اقدام اس وقت سامنے آیا ہے جب ایران نے سابق ایرانی سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کے قتل کا بدلہ لینے کی دھمکی دی تھی۔جبکہ سابق سپریم لیڈر کا جنازہ ان کی شہادت کے تین ماہ بعد ۹/جولائی کو نکالا گیا، وہ امریکہ اور اسرائیل کے مشترکہ حملوں میں شہید ہو گئے تھے۔بعدازاں ایران میں سابق سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کے جنازے کے دوران حامیوں نے بڑے بینرز اٹھا رکھے تھے جن پر ٹرمپ کی موت کا مطالبہ کیا گیا تھا۔جنازے کے فوراً بعد ایران کے سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای نے اپنے والد کے قتل کا بدلہ لینے کے عزم کا اعادہ کیا۔انہوں نے کہا کہ اپنے والد کے خون کا بدلہ لینا''ایک قومی مطالبہ'' ہے اور یہ''یقینی طور پر پورا کیا جائے گا۔''اگرچہ انہوں نے امریکی صدر کا نام نہیں لیا،لیکن انہوں نے عہد کیا کہ وہ اپنے والد کے قاتلوں کو انصاف کے کٹہرے میں لائیں گے اور کہا کہ انہیں ''اپنے بستروں میں پرامن موت مرنے'' کی اجازت نہیں دی جائے گی۔مزید برآں جنازے کے جلوسوں کے دوران سوگواروں کی طرف سے''ہم ٹرمپ کو قتل کریں گے''اور''ٹرمپ کو قتل کرو'' کے بڑے بڑے بینرز دکھائے گئے۔تاہم مجتبیٰ خامنہ ای کی دھمکی کے بعد،ٹرمپ نے کہا کہ وہ کچھ عرصے سے ایرانی ہٹ لسٹ میں ہیں۔ٹرمپ نے ۸/جولائی کو نیٹو سربراہی اجلاس کے موقع پر صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا تھا،''میں برسوں سے ان کی فہرست میں پہلے نمبر پر ہوں۔''جبکہ دودن بعد ۱۰/جولائی کو،ٹرمپ نے کہا کہ انہوں نے احکامات دیے ہیں کہ اگر ان کے ساتھ کچھ ہوتا ہے تو ایران کو تباہ کر دیا جائے۔حالانکہ اس بارے میں قیاس آرائیاں شروع ہو گئیں کہ امریکی آئین کسی ایسے صدر کے احکامات کے بارے میں کیا کہتا ہے جو انتقال کر گیا ہو یا کسی اور وجہ سے اپنے عہدے سے ہٹ گیا ہو۔ٹرمپ نے کہا تھا،''صرف ایک بات ہے، میں نے ہدایات چھوڑ دی ہیں اگر کچھ ہوتا ہے تو اس درجہ کی بمباری کرو جسے انہوں نے کبھی نہیں دیکھا ہوگا۔''

توانائی کے اہم معدنیات کو پائیدار ترقی کے لیے انجن بننا چاہیے: بھارت

ہندوستان نے بدھ (مقامی وقت) کے روز کہا کہ توانائی کی منتقلی کے اہم معدنیات کو پائیدار ترقی کیلئے انجن بننا چاہیے

اقوام متحدہ: ہندوستان نے بدھ (مقامی وقت) کے روز کہا کہ توانائی کی منتقلی کے اہم معدنیات کو پائیدار ترقی کے لیے انجن بننا چاہیے، عدم مساوات کا ایک اور ذریعہ نہیں، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ قومی ملکیت اور وسائل کی خودمختاری عالمی تعاون کی بنیاد بنی ہوئی ہے۔اقوام متحدہ میں ہندوستان کے مستقل نمائندے، سفیر ہریش پرواتھینی نے توانائی کی اہم منتقلی معدنیات پر اعلیٰ سطحی میٹنگ کے مکمل حصے سے خطاب کرتے ہوئے یہ باتیں کہیں۔ہندوستان نے اقوام متحدہ سے تکنیکی تعاون کو مضبوط بنانے، علم کے تبادلے میں سہولت فراہم کرنے اور موجودہ ادارہ جاتی انتظامات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مینڈیٹ کی نقل سے گریز کرتے ہوئے رکن ممالک کی حمایت کرنے کا مطالبہ کیا۔پارواتھینی نے کہا کہ''انتہائی اہم معدنیات صاف توانائی کی منتقلی کے لیے ناگزیر ہیں، لیکن بہت سے ترقی پذیر ممالک کے لیے، وہ صنعت کاری کو تیز کرنے، معیاری روزگار پیدا کرنے اور گھریلو مینوفیکچرنگ کو مضبوط کرنے کا ایک موقع بھی ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ''اس لیے بین الاقوامی تعاون کو ممالک کو اس قابل بنانا چاہیے کہ وہ عالمی ویلیو چینز میں زیادہ سے زیادہ قدر میں اضافے اور لچکدار شرکت کی طرف بڑھ سکیں۔انہوں نے کہا کہ شراکت داریوں کو باہمی طور پر فائدہ مند سرمایہ کاری، ٹیکنالوجی کے اشتراک اور مہارت کی تعمیر کو فروغ دینا چاہیے تاکہ ترقی پذیر ممالک کو ان کی پروسیسنگ، ریفائننگ اور مینوفیکچرنگ کے شعبوں کو بڑھانے میں مدد ملے۔پارواتھینی نے مزید کہا، انرجی کی منتقلی کے اہم معدنیات کو پائیدار ترقی کے لیے ایک انجن بننا چاہیے، نہ کہ عدم مساوات کا ایک اور ذریعہ۔انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان لچکدار، شفاف اور متنوع سپلائی چین بنانے کے لیے عالمی شراکت داروں کے ساتھ تعاون کرنے کے لیے تیار ہے جو مشترکہ خوشحالی کو فروغ دیتے ہیں اور منتقلی کے فوائد کی منصفانہ تقسیم کی ضمانت دیتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ تیزی سے بڑھتی ہوئی قابل تجدید توانائی کی منڈی کے طور پر، ہندوستان اپنی اہم معدنی سپلائی چین کو قومی کریٹیکل منرل مشن اور بین الاقوامی شراکت داریوں کے ذریعے کھنی جبدیش انڈیا لمیٹڈ (کابل) کے ذریعے محفوظ کر رہا ہے۔کابل ایک جوائنٹ وینچر کمپنی ہے جسے حکومت ہند نے ملک کی معدنیات کی حفاظت اور اہم اور اسٹریٹیجک معدنیات کی فراہمی کی یقین دہانی کو یقینی بنانے کے لیے تشکیل دیا ہے۔پاروتھانی نے یہ بھی کہا کہ توانائی کی اہم منتقلی معدنیات پر اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل کے اقدام میں ہندوستان کا فعال کردار ایک محفوظ، پائیدار، اور منصفانہ توانائی کی منتقلی کیلئے عالمی تعاون کے لیے اس کی لگن کو واضح کرتا ہے۔

اپریل سے جون میں چین کی جی ڈی پی کی شرح نمو ۳/سالوں میں سب سے کمزور

بیجنگ: چین کی جی ڈی پی کی شرح نمو اپریل سے جون کے عرصے میں مزید سست ہوئی جو تین سال سے زائد عرصے میں سب سے زیادہ کمزور رہی۔کیونکہ معیشت طلب اور رسد کے عدم توازن اور ساختی چیلنجوں سے دوچار ہے، بیجنگ کے سرکاری اعداد وشمار نے بدھ کو ظاہر کیا۔چین میں شماریات کے قومی بیورو کے جاری کردہ اعداد وشمار کے مطابق، 2026 کی دوسری سہ ماہی میں جی ڈی پی میں 3.4 فیصد اضافہ ہوا۔یہ 4.5-5 فیصد کے سرکاری ہدف کی حد سے کم ہے۔بیورو نے ایک بیان میں کہا،معیشت ایک معقول حد کے اندر چلی گئی۔بیرونی طور پر بہت سے عدم استحکام اور غیر یقینی صورتحال تھی، اور طلب اور رسد کا عدم توازن مقامی طور پر نمایاں تھا۔ژنہوا کے مطابق، 2026 کی پہلی ششماہی میں مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) میں سال بہ سال 4.7 فیصد اضافہ ہوا۔دنیا کی دوسری سب سے بڑی معیشت نے اس عرصے کے دوران تقریباً 57.69 ٹریلین یوآن (تقریباً 10.25 ٹریلین امریکی ڈالر) پیدا کیے، اعداد وشمار ظاہر کرتے ہیں۔دوسری سہ ماہی میں، ملکی معیشت میں سال بہ سال 3.4 فیصد اضافہ ہوا۔سرکاری اعداد وشمار کے مطابق، رئیل اسٹیٹ، انفراسٹرکچر اور مینوفیکچرنگ میں سرمایہ کاری میں بالترتیب 18 فیصد، 4.2 فیصد اور 2.1 فیصد کی کمی واقع ہوئی۔بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) نے پچھلے ہفتے کہا تھا کہ چین کو برآمدات سے مضبوط گھریلو کھپت کی طرف منتقل کرتے ہوئے فوری طور پر اپنے معاشی نمو کے ماڈل کو تبدیل کرنا ہوگا کیونکہ یہ کمزور مانگ، پیداواری صلاحیت میں کمی اور تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی سے دوچار ہے۔

برطانیہ پاکستان پر ویزا پابندیوں پر غور کر رہا ہے: میڈیا رپورٹ

لندن: برطانیہ کی حکومت مبینہ طور پر پاکستان پر ویزا پابندیاں عائد کرنے کے امکان پر غور کر رہی ہے تاکہ روچڈیل گینگ کے سزا یافتہ مجرم شبیر احمد کی پاکستان واپسی کے معاملے میں اسلام آباد پر دباؤ بڑھایا جا سکے۔اطلاعات کے مطابق برطانوی حکام اس معاملے میں تمام ممکنہ سفارتی ذرائع کا جائزہ لے رہے ہیں۔شبیر احمد کو برطانوی شہریت سے محروم کیے جانے کے باوجود اسے پاکستان بھیجنے میں قانونی اور سفارتی رکاوٹیں درپیش ہیں۔رپورٹ کے مطابق برطانوی حکومت ایک ایسے قانونی خلا کو ختم کرنے کی کوشش کر رہی ہے جس کے باعث بعض طویل عرصے سے برطانیہ میں مقیم دولتِ مشترکہ کے شہریوں کو ملک بدر کرنا ممکن نہیں۔تاہم ماہرین کا کہنا ہے کہ قانون میں تبدیلی کے باوجود پاکستان کی رضامندی کے بغیر ملک بدری ممکن نہیں ہوگی۔ذرائع کے مطابق دونوں ممالک کے درمیان اس معاملے پر سفارتی رابطے جاری ہیں اور برطانیہ مختلف آپشنز پر غور کر رہا ہے، جن میں ویزا پالیسی کو سفارتی دباؤ کے ایک ممکنہ ذریعے کے طور پر استعمال کرنا بھی شامل ہے۔تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ اگر ویزا پابندیاں عائد کی جاتی ہیں تو اس سے برطانیہ اور پاکستان کے تعلقات میں مزید کشیدگی آسکتی ہے۔

پی ٹی آئی ۵/اگست کے احتجاج کی حکمت عملی کو حتمی شکل دے گی

لاہور: پی ٹی آئی پارلیمانی پارٹی کا اجلاس منعقد کرے گی جس میں وسیع تر امور پر تبادلہ خیال کیا جائے گا، جس میں 5 اگست کے منصوبہ بند احتجاج کے لیے پارٹی کی حکمت عملی ایجنڈے پر غالب آنے کی توقع ہے۔اجلاس سے سامنے آنے والی سفارشات کو حتمی فیصلے کے لیے پارٹی کی سیاسی کمیٹی کے پاس لے جایا جائے گا۔پارٹی کے اندر سے اور پی ٹی آئی کے بانی عمران خان کے خاندان کی طرف سے حکومت پر دباؤ بڑھانے کے مطالبات کے ساتھ، ٹی ٹی اے پی کی طرف سے اعلان کردہ 5 اگست کو ملک گیر احتجاج کو پارٹی ایک اہم موقع کے طور پر دیکھ رہی ہے جو وہ سیاسی پیش رفت فراہم کر سکتی ہے جس کی وہ طویل عرصے سے تلاش کر رہی تھی۔پارٹی رہنماؤں کے ساتھ ہونے والی بات چیت کے مطابق، پی ٹی آئی احتجاجی مہم میں زیادہ فعال کردار ادا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے بجائے اس کے کہ تحریک کو صرف ٹی ٹی اے پی پر چھوڑ دیا جائے۔پارٹی کے ایک رہنما نے کہا، ہم جانتے ہیں کہ ٹی ٹی اے پی، پی ٹی آئی کے بغیر، کچھ بھی نہیں ہے، لہٰذا اس بار پی ٹی آئی کو قیادت کرنی چاہیے اور اپنی پوری طاقت کے ساتھ ٹی ٹی اے پی کی حمایت کرنی چاہیے۔ہم نے اپنا سیاسی سرمایہ ختم کر دیا ہے، اس لیے ہمارے پاس اتنی فرصت نہیں ہے کہ ٹی ٹی اے پی کو ایک اور موقع ضائع کرنے دیں۔جب ان سے پوچھا گیا کہ پارٹی کو کیا حکمت عملی اختیار کرنی چاہیے تو رہنما نے کہا کہ جواب سیدھا نہیں تھا۔انہوں نے کہا، بدقسمتی سے، ہم پنجاب میں ایک آمرانہ حکومت کے خلاف ہیں جو بے رحم اور بے رحم ہے۔پی ٹی آئی کے ایک اور رہنما نے کہا کہ پارٹی کو اسٹیبلشمنٹ پر تنقید میں احتیاط برتنے کی ضرورت ہے اگر وہ موجودہ سیاسی تعطل سے نکلنے کی امید رکھتی ہے۔

تھائی لینڈ میں ہانگ کانگ کارکن کو داخلے سے روکنے پر چین کے بڑھتے اثر ورسوخ پر تشویش

بینکاک: تھائی لینڈ میں ہانگ کانگ کے ایک جمہوریت نواز کارکن کو ملک میں داخل ہونے سے روکنے کے واقعے کے بعد چین کے بڑھتے ہوئے بین الاقوامی اثر ورسوخ اور سرحد پار سیاسی دباؤ کے حوالے سے نئی تشویش جنم لے رہی ہے۔مبصرین کا کہنا ہے کہ یہ واقعہ اس رجحان کی ایک اور مثال ہے جس میں چین ناقدین اور سیاسی کارکنوں کی سرگرمیوں کو اپنی سرحدوں سے باہر بھی محدود کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔رپورٹ کے مطابق مذکورہ کارکن کو تھائی حکام نے ملک میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی، جس کے بعد انسانی حقوق کے کارکنوں اور جمہوریت کے حامی حلقوں نے اس اقدام پر سوالات اٹھائے ہیں۔ان کا مؤقف ہے کہ ایسے اقدامات خطے میں آزادیٔ اظہار اور سیاسی سرگرمیوں کے لیے تشویش کا باعث بن سکتے ہیں۔تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ حالیہ برسوں میں چین نے قومی سلامتی سے متعلق قوانین کے نفاذ کے ساتھ ساتھ بیرون ملک مقیم ناقدین اور جمہوریت نواز کارکنوں پر دباؤ بڑھانے کی حکمت عملی اختیار کی ہے، جس کے باعث متعدد ممالک میں چین کے سرحد پار اثر و رسوخ پر بحث تیز ہو گئی ہے۔انسانی حقوق کی تنظیموں نے مطالبہ کیا ہے کہ مختلف ممالک سیاسی بنیادوں پر کارروائیوں سے گریز کریں اور ایسے افراد کے بنیادی حقوق اور آزادیوں کا تحفظ یقینی بنائیں۔

کراچی کے والیکا اسپتال کے قریب رہنے والے

۱۲۰/افراد کا ایچ آئی وی ٹیسٹ مثبت آیا

کراچی: سندھ ایمپلائز سوشل سیکیورٹی انسٹی ٹیوشن کے زیر انتظام والیکا اسپتال میں ایچ آئی وی پھیلنے کے بعد، اکتوبر 2025 سے ایس آئی ٹی ایمیں صحت کی سہولت کے قریب رہنے والے 10,500 سے زائد افراد کی اسکریننگ کی جا چکی ہے اور ان میں سے 120 کے ٹیسٹ مثبت آئے ہیں۔منگل کو یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سندھ کے وزیر محنت سعید غنی نے کہا کہ لانڈھی میں ایک اور ایس ای ایس ایس آئی کے زیر انتظام اسپتال میں ایک الگ اسکریننگ مہم چلائی گئی، جہاں 2,000 افراد کے ٹیسٹ کیے گئے اوران میں سے 10 ایچ آئی وی سے متاثر پائے گئے۔انڈس ہسپتال کے چیف ایگزیکٹو ڈاکٹر عبدالباری اور آغا خان یونیورسٹی ہسپتال کے ڈاکٹر فیصل محمود کے ہمراہ، وزیر نے والیکا ہسپتال میں ایچ آئی وی پھیلنے کے بارے میں دو انکوائریوں کے نتائج کا اشتراک کیا، جس میں بتایا گیا کہ دوسری انکوائری رپورٹ، جو 19 جون 2026 کو صوبائی محتسب کو پیش کی گئی، میں 78 ایچ آئی وی سے متاثرہ بچوں اور چھ بچوں کی موت کی تصدیق ہوئی۔انہوں نے کہا کہ 22 اکتوبر 2025 کو والیکا ہسپتال کی طرف سے ایک خط موصول ہونے کے ایک دن بعد محکمہ صحت کے کمیونیکیبل ڈیزیز کنٹرول (سی ڈی سی) یونٹ کے ذریعے اسکریننگ مہم شروع کی گئی۔انہوں نے کہا کہ ایچ آئی وی پازیٹو ٹیسٹ کرنے والے 120 افراد کا سرکاری خرچ پر علاج کیا جارہا ہے۔انہوں نے زور دے کر کہا کہ بڑھتی ہوئی تعداد کے باوجود اسکریننگ نہیں روکی جائے گی۔''ہم اس خوف سے اسکریننگ کو معطل نہیں کریں گے کہ مزید کیسز سامنے آسکتے ہیں۔حکومت تمام نئے شناخت شدہ مریضوں کی مکمل ذمہ داری لے گی۔وزیر نے کہا کہ مزید شواہد اکٹھے کرنے کے لیے ایک وقف شدہ ڈیٹا اکٹھا کرنے کا فارم بھی متعارف کرایا گیا ہے اور اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ متاثرہ خاندانوں پر سماجی اثرات کو کم کرنے کے لیے تمام تحقیقات احتیاط سے کی گئیں۔غنی نے کہا کہ 78 تصدیق شدہ کیسز کی تصدیق متاثرین کے اہل خانہ سے براہ راست رابطے کے ذریعے کی گئی ہے، حالانکہ مثبت کیسز کی مجموعی تعداد بالآخر زیادہ ہو سکتی ہے۔انہوں نے کہا کہ تمام متاثرہ بچے انڈس ہسپتال، اے کے یو ایچ اور ڈاؤ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز سمیت پانچ معروف اداروں میں زیر علاج ہیں۔انہوں نے اعلان کیا کہ متاثرہ بچوں کے طویل مدتی علاج کے لیے قائم کیے گئے 2 ارب روپے کے انڈوومنٹ فنڈ کے علاج کی حکمت عملی اور انتظام دونوں کی نگرانی کے لیے معروف طبی ماہرین پر مشتمل ایک قائمہ کمیٹی تشکیل دی جائے گی۔

پی او کے میں خونریزی:

پاکستانی فورسز کی فائرنگ سے ۶/شہری ہلاک

مظفر آباد: پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر (پی او کے) نے راولاکوٹ میں شہریوں کے خلاف پاکستانی سیکورٹی فورسز کے کریک ڈاؤن کے بعد تازہ تشدد دیکھا، جس سے شہر کے نیو بس ٹرمینل کے قریب جھڑپیں شروع ہوئیں۔منگل کو کم از کم چھ شہری مارے گئے جب مبینہ طور پر تصادم کے دوران سیکورٹی اہلکاروں نے فائرنگ کی جس سے خطے میں مزید کشیدگی بڑھ گئی۔جاں بحق ہونے والوں میں زاہد مغل، ظفر مغل، ارسلان اکبر اور واجد حیات شامل ہیں، جو راولاکوٹ میں ٹیال میرا بس ٹرمینل کے قریب دم توڑ گئے۔مقامی اطلاعات کے مطابق یہ ہلاکتیں بلوچ سدھنوتی ضلع میں جھڑپوں کے دوران ہوئیں۔تازہ ترین بدامنی نے اسلام آباد کے خلاف بڑھتی ہوئی ناراضگی میں اضافہ کیا ہے، حالیہ مہینوں میں احتجاج اور مظاہروں میں شدت آئی ہے۔پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر (پی او کے) میں مظاہرے شدید معاشی اور سیاسی بحران کی وجہ سے چل رہے ہیں۔جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی کی طرف سے شروع کیا گیا، رہائشی انتہائی مہنگائی، بجلی کے بلند نرخوں، اور سبسڈی والے گندم کے آٹے تک رسائی کی کمی کے خلاف مظاہرہ کر رہے ہیں۔جموں کشمیر جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی کے 15 جولائی کو ہونے والے احتجاجی مارچ سے قبل متعدد اضلاع میں آٹھ بڑے بڑے احتجاجی مظاہرے کیے جانے کی وجہ سے پی او کے میں سیکورٹی کی صورتحال کشیدہ رہی۔سدھنوتی اور مٹھیال میرا میں تازہ جھڑپوں میں مبینہ طور پر نو افراد ہلاک ہوئے (جن میں ایک پاکستان رینجرز اہلکار بھی شامل ہے)، 5 سے 28 جون تک مجموعی طور پر مرنے والوں کی تعداد (23 شہری اور 5 سیکیورٹی اہلکار)۔بدامنی نے معمول کی زندگی کو درہم برہم کر دیا، مسلسل دھرنوں، بازاروں اور اداروں کی بندش، سڑکوں کی بندش، اور اشیائے ضروریہ کی قلت کی اطلاعات مل رہی ہیں۔جے کے اے اے سی نے بلاول بھٹو زرداری سے مبینہ کریک ڈاؤن پر مداخلت کرنے کی اپیل کی، جبکہ سوشل میڈیا مرکزی دھارے کے سیاسی رہنماؤں کے خلاف بڑھتے ہوئے عوامی غصے اور احتجاجی تحریک کی بڑھتی ہوئی حمایت کی عکاسی کرتا ہے۔

اقوام متحدہ کے فورم پر پاکستان میں مذہبی اقلیتوں کے حقوق سے متعلق تشویش کا اظہار

اقوام متحدہ پاکستان کی مذہبی اقلیتوں کو تحفظ فراہم کرے۔ایچ آر ایف پی چیف

نیویارک۔ 15/ جولائی۔ ایم این این۔ ہیومن رائٹس فوکس پاکستان (ایچ آر ایف پی) کے صدر نوید والٹر نے اقوام متحدہ کے ہائی لیول پولیٹیکل فورم سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان میں مذہبی اقلیتوں اور دیگر محروم طبقات کے حقوق کے تحفظ پر زور دیا۔انہوں نے کہا کہ پائیدار ترقی اسی وقت ممکن ہے جب انسانی حقوق، مساوات اور شمولیت کو بنیادی حیثیت دی جائے۔رپورٹ کے مطابق نوید والٹر نے اقوام متحدہ کے مختلف اجلاسوں، پالیسی مذاکرات اور ذیلی تقریبات میں شرکت کی، جہاں انہوں نے مذہبی اقلیتوں کو درپیش مسائل اجاگر کیے۔ان کا کہنا تھا کہ امتیازی سلوک، مذہبی بنیادوں پر ظلم وستم اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے خاتمے کے بغیر پائیدار ترقی کے اہداف حاصل نہیں کیے جا سکتے۔انہوں نے مطالبہ کیا کہ اقوام متحدہ کے پائیدار ترقیاتی اہداف کے تحت "کسی کو پیچھے نہ چھوڑنے" کے اصول پر مؤثر عمل درآمد کیا جائے اور اس میں مذہبی اقلیتوں اور دیگر محروم طبقات کو واضح طور پر شامل کیا جائے۔ایچ آر ایف پی کے مطابق 500 سے زائد سول سوسائٹی تنظیموں کے نمائندوں نے بھی مذہبی آزادی کو اپنی ترجیحات میں شامل کرنے پر اتفاق کیا۔نوید والٹر نے کہا کہ مساوی حقوق، انصاف تک رسائی، سماجی شمولیت اور متاثرہ برادریوں کی بامعنی شرکت کے بغیر نہ تو جامع معاشرے تشکیل دیے جا سکتے ہیں اور نہ ہی اقوام متحدہ کے 2030 کے ترقیاتی ایجنڈے کے اہداف حاصل کیے جا سکتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ ایسے عالمی فورمز پاکستان میں مذہبی اقلیتوں کو درپیش مسائل عالمی برادری کے سامنے مؤثر انداز میں پیش کرنے کا اہم موقع فراہم کرتے ہیں۔ایچ آر ایف پی کے صدر نے اس موقع پر مذہبی آزادی، انسانی حقوق، سماجی انصاف اور بین الاقوامی تعاون کے فروغ کے لیے اپنی تنظیم کے عزم کا بھی اعادہ کیا۔ہیومن رائٹس فوکس پاکستان کے صدر نوید والٹر نے نیویارک میں اقوام متحدہ کے اعلیٰ سطحی سیاسی فورم سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کی مذہبی اقلیتوں اور دیگر پسماندہ برادریوں کے زیادہ سے زیادہ تحفظ پر زور دیا اوراس بات پر زور دیا کہ پائیدار ترقی کی جڑیں انسانی حقوق اور شمولیت میں ہونی چاہئیں۔ایچ آر ایف پی کی طرف سے جاری کردہ ایک پریس ریلیز کے مطابق، والٹر نے ایک باضابطہ دعوت نامے کے بعد فورم میں شرکت کی اور سرکاری سیشنز، ضمنی تقریبات، پالیسی مکالموں اور حکومتوں، اقوام متحدہ کی ایجنسیوں، سفارتی مشنوں، سول سوسائٹی کی تنظیموں، عقیدے پر مبنی تنظیموں اور بین الاقوامی انسانی حقوق کے حامیوں کے نمائندوں کے ساتھ بات چیت میں حصہ لیا۔اپنی مداخلتوں کے دوران، والٹر نے انسانی حقوق کے اصولوں کو پائیدار ترقی کی پالیسیوں میں ضم کرنے کی ضرورت پر زور دیا، خاص طور پر مذہبی اقلیتوں اور کمزور کمیونٹیز کے لیے۔اقوام متحدہ کے فورمز عالمی برادری کے سامنے پاکستان کی پسماندہ اور کمزور کمیونٹیز کی آواز کو بلند کرنے کا ایک اہم موقع فراہم کرتے ہیں۔پائیدار ترقی حاصل نہیں کی جا سکتی جب کہ امتیازی سلوک، اخراج، مذہبی ظلم وستم اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں کمزور کمیونٹیز کو متاثر کرتی رہیں۔کسی کو نہ چھوڑنے کے عزم کو یقینی بنایا جائے، انصاف کو یکساں عمل میں تبدیل کیا جائے۔

بیبرگ قمبرانی اور حمل خان کو عدالت میں پیش کیا جائے یا فوری رہا کیا جائے، اہلخانہ کا مطالبہ

کوئٹہ: کوئٹہ سے پاکستانی فورسز کے ہاتھوں جبری گمشدگی کے شکار بیبرگ قمبرانی کی اہلیہ سیدہ بی بی نے کوئٹہ پریس کلب کے سامنے وائس فار بلوچ مسنگ پرسنز کے جبری گمشدگیوں کے خلاف احتجاجی کیمپ میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ آج اس پریس کانفرنس میں میرے ساتھ میرے شوہر بیبرگ قمبرانی اوران کے بھائی حمل خان قمبرانی کے والدین اور دیگر اہلخانہ بھی موجود ہیں۔انہوں نے کہا کہ میرے شوہر بیبرگ قمبرانی کو 5 دسمبر 2025 کی رات کوئٹہ کے علاقے کلی قمبرانی میں ایک شادی کی تقریب سے حراست میں لیا گیا۔اسی طرح ان کے چھوٹے بھائی حمل خان قمبرانی کو اسی روز ضلع مستونگ کے علاقے دشت میں ایک چیک پوسٹ سے حراست میں لیا گیا۔حمل خان کے ساتھ موجود دیگر افراد کو بعد میں رہا کر دیا گیا، تاہم بیبرگ اور حمل خان آج تک اپنے خاندانوں سے دور ہیں اوران کے بارے میں کوئی سرکاری معلومات فراہم نہیں کی گئی ہیں۔انہوں نے کہا کہ ہم نے قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے ہر ممکن دروازہ کھٹکھٹایا۔متعلقہ تھانوں، سرکاری اداروں اور اعلیٰ حکام سے رجوع کیا، جبکہ لاپتہ افراد سے متعلق قائم کمیشن میں بھی اپنے کیسز جمع کروائے، لیکن آج تک ہمیں اپنے پیاروں کے بارے میں کوئی واضح جواب نہیں ملا۔اگر ان پر کوئی الزام ہے تو انہیں آئین اور قانون کے مطابق عدالت میں پیش کیا جائے تاکہ انہیں اپنے دفاع کا حق حاصل ہو۔اگر کوئی الزام نہیں تو انہیں فوری طور پر رہا کیا جائے۔انہوں نے کہا کہ بیبرگ اور حمل خان کے والد فالج کے مرض میں مبتلا ہیں اور اپنے بیٹوں کی جدائی کا درد روزانہ برداشت کر رہے ہیں۔میرے دو کم سن بچے ہیں، جو ہر روز اپنے والد کے بارے میں سوال کرتے ہیں اوران کی واپسی کے منتظر رہتے ہیں۔خاندان کے واحد کفیل ہونے کے باعث ان کی گمشدگی نے ہمیں نہ صرف شدید ذہنی اذیت سے دوچار کیا ہے بلکہ معاشی مشکلات میں بھی مبتلا کر دیا ہے۔ایک خاندان کے لیے اپنے پیارے کی خبر سے محرومی ایک مسلسل اذیت ہے، جسے الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔لاپتہ بیبرگ قمبرانی اور حمل خان کے اہلخانہ نے مطالبہ کیا ہے کہ اگر ان پر کوئی الزام ہے تو انہیں آئین وقانون کے مطابق عدالت میں پیش کیا جائے، ورنہ فوری رہا کیا جائے۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

قانون کی آڑ میں مسلم اداروں اور عبادت گاہوں کا انہدام!

بابری مسجد کو ہتھیانے کے لئے تمام طرح کے حربے استعمال کرنے کے بعد ملک میں مسلمانوں کی نسل کشی کی مہم انتہائی تیز رفتاری سے جاری ہے۔ جوہر یونیورسٹی کا انہدام، اعظم خاں سے انتقام نہیں بلکہ مسلمانوں کی نسل کشی کے سلسلے کا اہم حصہ ہے۔ آج اگر جوہر یونیورسٹی منہدم ہوگئی تو کل دیوبند، علی گڑھ اور لکھنؤ وغیرہ میں بھی یہی کچھ ہوگا۔ خبر کے مطابق جوہر یونیورسٹی پر انہدام کی تلوار لٹک رہی ہے 38 عمارتوں کو منہدم کیے جانے کا خطرہ برقرار ہے، انتظامیہ کی درخواست مسترد کردی گئی ہے، اتر پردیش کے رام پور میں واقع مولانا محمد علی جوہر یونیورسٹی ایک بار پھر قانونی تنازع میں گھر گئی ہے۔ رام پور ڈیولپمنٹ اتھارٹی (آر ڈی اے) نے یونیورسٹی کی 40 میں سے 38 عمارتوں کو مبینہ طور پر منظور شدہ نقشہ کے بغیر تعمیر کرنے کے معاملے میں انتظامیہ کی درخواست مسترد کردی ہے،

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد

بابری مسجد کو ہتھیانے کے لئے تمام طرح کے حربے استعمال کرنے کے بعد ملک میں مسلمانوں کی نسل کشی کی مہم انتہائی تیز رفتاری سے جاری ہے۔ جوہر یونیورسٹی کا انہدام، اعظم خاں سے انتقام نہیں بلکہ مسلمانوں کی نسل کشی کے سلسلے کا اہم حصہ ہے۔ آج اگر جوہر یونیورسٹی منہدم ہوگئی تو کل دیوبند، علی گڑھ اور لکھنؤ وغیرہ میں بھی یہی کچھ ہوگا۔ خبر کے مطابق جوہر یونیورسٹی پر انہدام کی تلوار لٹک رہی ہے 38 عمارتوں کو منہدم کیے جانے کا خطرہ برقرار ہے، انتظامیہ کی درخواست مسترد کردی گئی ہے، اتر پردیش کے رام پور میں واقع مولانا محمد علی جوہر یونیورسٹی ایک بار پھر قانونی تنازع میں گھر گئی ہے۔ رام پور ڈیولپمنٹ اتھارٹی (آر ڈی اے) نے یونیورسٹی کی 40 میں سے 38 عمارتوں کو مبینہ طور پر منظور شدہ نقشہ کے بغیر تعمیر کرنے کے معاملے میں انتظامیہ کی درخواست مسترد کردی ہے، جس کے بعد ان عمارتوں پر انہدام کا خطرہ مزید بڑھ گیا ہے، ضلع مجسٹریٹ اور رام پور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے نائب صدر راجے کمار دویدی نے چہار شنبے کو اس معاملے کی سماعت کی، میڈیا رپورٹس کے مطابق جوہر یونیورسٹی انتظامیہ نے نوٹس کے جواب میں تعمیرات کو قانونی قرار دیتے ہوئے کارروائی روکنے کی درخواست کی تھی، تاہم اتھارٹی نے اس موقف کو قبول نہیں کیا، رامپور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کا کہنا ہے کہ یونیورسٹی کیمپس میں موجود 38 عمارتیں مطلوبہ نقشہ منظوری کے بغیر تعمیر کی گئی ہیں، جو عمارتی ضوابط کی خلاف ورزی کے زمرے میں آتی ہیں۔ اس لیے ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جارہی ہے۔ یونیورسٹی کو اس سے قبل بھی انہی تعمیرات کے حوالے سے نوٹس جاری کیا گیا تھا اور وضاحت طلب کی گئی تھی۔ اب درخواست مسترد ہونے کے بعد امکان ظاہر کیا جارہا ہے کہ متعلقہ قوانین کے مطابق انہدام کی کارروائی آگے بڑھ سکتی ہے، تاہم اس سلسلے میں حتمی انتظامی کارروائی ابھی باقی ہے۔

یہ بات کوئی ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ بی جے پی حکومت میں اقلیتوں خصوصاً مسلمانوں کا بدترین استحصال جاری ہے، زعفرانی پارٹی کی زیر اقتدار ریاستوں میں اقلیتوں کے بنیادی حقوق کی پامالی، ان پر بہیمانہ تشدد اور عبادت گاہوں کی مسماری معمول بن چکی ہے، تازہ ترین واقعات میں ریاست گجرات میں مزید مساجد اور مزارات مسمار کردیے گئے، گجرات کے ضلع کچھ میں چند روز کے دوران تین مساجد اور متعدد مزارات مسمار کردیے گئے، مقامی باشندوں کے مطابق کارروائی سے قبل کوئی پیشگی نوٹس بھی جاری نہیں کیا گیا، مساجد، مدارس، مزارات اور دیگر مسلم اداروں کی مسماری پر وضاحت کے طلبگار مسلمانوں کو سنگین نتائج کی دھمکیاں بھی دی گئی، جبکہ مسماری کی کاروائی کے خلاف احتجاج کرنے والے 25 نوجوانوں کو گرفتار کرکے جیل منتقل کردیا گیا، ماہرین کا کہنا ہے کہ ہندوتوا ایجنڈے پر کاربند مودی حکومت اقلیتوں کی شناخت، تاریخ اور عبادت گاہوں پر حملے کر کے ملک سے ان کا وجود ختم کرنے کے درپے ہے۔ ملک میں گزشتہ تقریباً 45 دنوں کے دوران مساجد، مدارس، عبادت گاہوں، درگاہوں اور اداروں کی مسماری کے متعدد واقعات سامنے آئے ہیں، جن میں کم ازکم 25 سے زائد مسلم مذہبی مقامات کو مختلف ریاستوں میں منہدم کیے جانے کی اطلاعات ہیں، یہ تمام واقعات زیادہ تر ان ریاستوں میں پیش آئے، جہاں بی جے پی کی حکومت ہے، امریکی تنظیم جسٹس فار آل نے اس صورتحال پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ بھارت میں مساجد اور دیگر مسلم عبادت گاہوں کے خلاف کاروائیوں میں تیزی آئی ہے، تنظیم نے خاص طور پر سنبھل، وارانسی اور جے پور کے واقعات کا حوالہ دیا ہے۔ ان کاروائیوں میں دہلی کی درگاہ پنج پیراں، پتھم پورہ کا مدرسہ، فریدآباد کی مسجد، ممبئی کے باندرہ علاقے کی مساجد، گجرات میں درگاہیں اور قبرستان، پونے، وارانسی، سنبھل، جے پور اور راجستھان

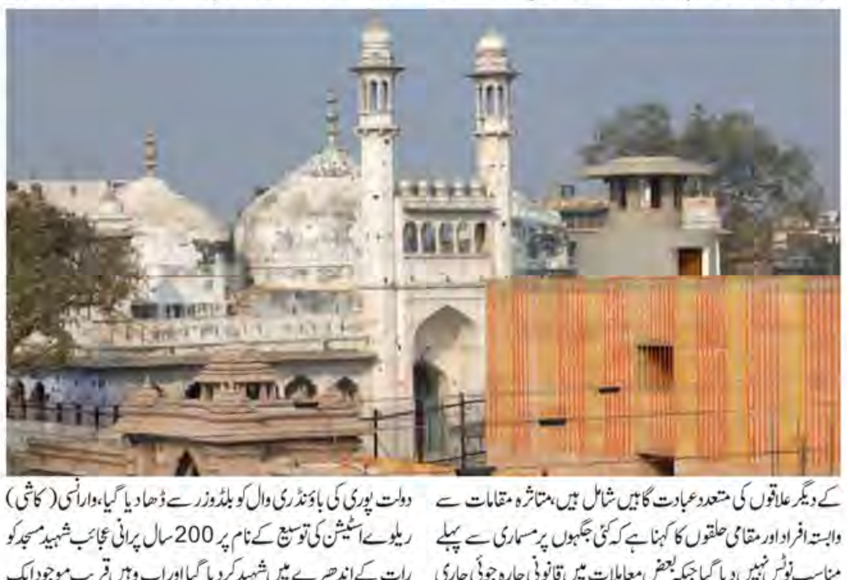

کے دیگر علاقوں کی متعدد عبادت گاہیں شامل ہیں، متاثرہ مقامات سے وابستہ افراد اور مقامی حلقوں کا کہنا ہے کہ کئی جگہوں پر مسماری سے پہلے مناسب نوٹس نہیں دیا گیا جبکہ بعض معاملات میں قانونی چارہ جوئی جاری ہونے کے باوجود کاروائی کی گئی، یہ بھی الزام سامنے آیا کہ دیگر غیر مجاز ڈھانچوں کے مقابلے میں مسلم عبادت گاہوں کے ساتھ یکساں سلوک نہیں کیا گیا، کئی مقامات پر ایسی عبادت گاہیں بھی شامل ہیں جنہیں مقامی لوگ صدیوں پرانا مذہبی ورثہ قرار دیتے ہیں جبکہ سرکاری موقف میں ان کاروائیوں کو تجاوزات ہٹانے یا ترقیاتی منصوبوں کا حصہ بتایا گیا ہے، امریکی انسانی حقوق کی تنظیم جسٹس فار آل سمیت متعدد ملکی اور بین الاقوامی اداروں نے اس مہم پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ ان تمام معاملات میں طے شدہ قانونی ضابطوں کو یکسر نظر انداز کیا گیا اور کسی بھی کاروائی سے قبل انتظامیہ کی جانب سے کوئی پیشگی قانونی نوٹس تک جاری نہیں کیا گیا، یہ مسماری مہم اتر پردیش، دہلی، مہاراشٹر، گجرات، راجستھان، ہریانہ اور بنگال جیسی ریاستوں میں چلائی گئی ہے، جس نے مسلم اقلیت کے اندر عدم تحفظ اور خوف کا ماحول پیدا کردیا ہے، انسانی حقوق کے گروپوں کا کہنا ہے کہ بعض مقامات پر قانونی تقاضے پورے نہیں کیے گئے اور اسے منہدم کرنے سے قبل متاثرہ فریقوں کو مناسب نوٹس بھی جاری نہیں کیا گیا۔ واضح رہے کہ اس بلڈوزر قہر کا آغاز مئی کے اوائل میں ہوا جب دہلی کے منگول پوری میں واقع تقریباً 200 سال پرانی درگاہ پنج پیراں کے ایک بڑے حصے کو ڈی ڈی اے نے پولیس کی بھاری نفری کے ساتھ منہدم کردیا، ہریانہ کے فریدآباد میں واقع 50 سال پرانی مسجد چوک کو ریپڈ ٹرانزٹ سسٹم کے نام پر صبح ہونے سے پہلے ہی مسمار کردیا گیا، مہاراشٹر کے دارالحکومت ممبئی کے باندرا ایسٹ علاقے میں دو مساجد اور گورے گاؤں میں 70 سال پرانی حضرت سید برکت علی شاہ پیر بابا درگاہ کو آرے کالونی میں تجاوزات کے نام پر منہدم کیا گیا، پونے کے بوپوڈی میٹرو اسٹیشن کے پاس موجود 100 سالہ حضرت شمس الدین قادری درگاہ کو راتوں رات منہدم کردیا گیا، اتر پردیش اور راجستھان میں یہ کاروائیاں مزید سنگین رخ اختیار کرگئیں، یوپی کے ضلع سنبھل میں مئی اور جون کے دوران ایک 500 سالہ پرانی درگاہ، مسجد مصطفی قادری اور عیدگاہ دولت پوری کی باؤنڈری وال کو بلڈوزر سے ڈھا دیا گیا، وارانسی (کاشی) ریلوے اسٹیشن کی توسیع کے نام پر 200 سال پرانی عجائب شہید مسجد کو رات کے اندھیرے میں شہید کردیا گیا اور اب وہیں قریب موجود ایک ہزار سال پرانی تاریخی مسجد گنج شہداء پر بھی ریلوے انتظامیہ نے مسماری کا نوٹس چسپاں کردیا ہے، راجستھان کے جے پور میں 1981 سے قائم نورانی مسجد کو سڑک کشادہ کے نام پر منہدم کیا گیا، جبکہ باڑمیر ضلع کے مالانا گاؤں میں قانونی کاروائی زیر التوا ہونے کے باوجود ایک ہی دن میں چار مساجد پر بلڈوزر چلا دیا گیا۔ راجستھان میں ہندو و پاکستان سرحد کے قریب مبینہ غیر قانونی عبادت گاہوں کے انہدام پر احتجاج ہوا اور سیاسی رد عمل بھی سامنے آیا، اضلاع باڑمیر اور بیکانیر کے شہریوں نے الزام عائد کیا کہ انہدامی کاروائی قاعدہ قانون کے مطابق نہیں کی گئی اور اس میں ایک مخصوص مذہب کے عبادت گاہوں کو نشانہ بنایا گیا، راجستھان ہائی کورٹ میں داخل درخواست کے بموجب بین الاقوامی سرحد کے اندرون 15 کلومیٹر واقع کئی مواضعات میں 18 جون اور 20 جون کے درمیان 12 مساجد کو شہید کردیا گیا، انہدامی کاروائی اس بنیاد پر کی گئی کہ یہ مسجدیں مبینہ طور پر گوجر جانوروں کی چراگاہ پر بنی تھی، ذرائع نے یہ بات بتائی 27 مئی کو مرکزی وزارت داخلہ نے حکام کو ہدایت دی تھی کہ بین الاقوامی سرحد کے اندرون 15 کلومیٹر غیر قانونی عبادت گاہوں کو ہرگز برداشت نہ کیا جائے، تاہم شہریوں کا دعویٰ ہے کہ نوٹسیں انہدام سے عین قبل دی گئی، موضع سیائی کے رہنے والے ایک شخص نے کہا کہ ان لوگوں کو چاہیے تھا کہ ہمیں کم ازکم وارننگ تو دیتے، ہم جرمانہ ادا کردیتے، باڑمیر کے موضع کرکوری میں جہاں ایک مسجد شہید گئی، مقامی عالم ہشام الدین سندھی نے کہا کہ اس مسجد میں کئی دہوں سے نماز ادا کی جارہی تھی، ہم نے بڑی مشکل سے اسے بنایا تھا، 10 کلو میٹر میں یہ واحد مسجد تھی، اب لوگ نماز ادا کرنے کہاں جائیں؟ باڑمیر کے مختلف حصوں میں احتجاج ہوا، ہندوؤں اور مسلمانوں نے سرو دھرم شانتی سبھا کے بینر تلے مل جل کر احتجاج کیا، انہوں نے مارچ نکالے اور انتظامیہ کو یادداشت پیش کی، ایک مقامی شہری ہرلا رام میگوال نے کہا کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ کھڑے ہیں، ان لوگوں نے جب بطور احتجاج پکوان بند کردیا تو ہماری برادری نے ان کے کھانے کا انتظام کیا، سرپنچ سورتا رام میگوال نے کہا کہ اگر حکومت اینکروچمنٹ ہٹانا چاہتی ہے تو اسے ایسی تمام عبادت گاہوں کے خلاف کاروائی کرنی چاہیے، کاروائی ایک مخصوص مذہب کے ماننے والوں کے خلاف ہوتی نہیں دکھائی دینی چاہیے، معاملہ راجستھان ہائی کورٹ پہنچ گیا، ریاستی حکومت نے اپنے اقدام کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ معاملہ قومی سلامتی کا ہے، سرحدی پٹی میں عبادت گاہیں بنانے کیلئے پیشگی اجازت لینی ہوتی ہے، اپوزیشن قائدین نے حکومت پر شدید تنقید کی اور الزام عائد کیا کہ ایسی کاروائی سے فرقہ وارانہ ہم آہنگی درہم برہم ہوسکتی ہے، کانگریس نے اس مسئلے کو اٹھانے حال ہی میں بیکانیر میں احتجاج کیا۔ اسی طرح اتر پردیش کے ضلع وارانسی کی دال منڈی روڈ کی توسیع اور خوبصورتی کے منصوبے کے تحت انہدامی کاروائی مسلسل جاری ہے، اس کاروائی کی زد میں 6 مساجد بھی آگئی ہیں، پچھلے چہار شنبے کو بھاری پولیس نفری کی موجودگی میں چوک تھانے کے پیچھے واقع کریم اللہ بیگ مسجد کی دیواروں کو گرانے کا کام شروع کردیا گیا، کاروائی کے دوران علاقے میں امن وامان برقرار رکھنے کے لیے پولس، پی ایس سی اور نیم فوجی دستوں کو تعینات کیا گیا ہے، منصوبے کے تحت پانچ مساجد کے متولی پہلے ہی اپنی رضامندی دے چکے ہیں، ان میں کریم اللہ بیگ مسجد، نثاران مسجد، علی رضا خان مسجد، سنگ مرمر مسجد اور رنگیلے شاہ مسجد شامل ہیں، چہار شنبے کی کاروائی کے دوران مساجد سے وابستہ افراد نے بھرپور تعاون کیا، محکمہ تعمیرات عامہ (پی ڈبلیو ڈی) کے حکام کے مطابق علی رضا خان مسجد، سنگ مرمر مسجد، کریم اللہ بیگ مسجد، نثاران مسجد اور رنگیلے شاہ مسجد کے متولیوں نے رضامندی دے دی ہے، پی ڈبلیو ڈی کی جانب سے جی 3 معیار کے مطابق معاوضہ ادا کیا جائے گا جبکہ ایک اور مسجد لنگڑا حافظ مسجد کے سلسلے میں بات چیت جاری ہے۔

ان تمام مساجد کے حصے سڑک کی توسیع کی زد میں آئیں گے۔ پولیس کے مطابق جہاں انہدامی کاروائی کی جارہی ہے، اس علاقے کے گرد ٹین شیڈ لگا کر گھیرا بندی کردی گئی ہے، ڈرون کیمروں کے ذریعے بھی نگرانی کی جارہی ہے، پوری کاروائی پرامن ماحول میں جاری ہے، شہر کو ٹریفک جام سے نجات دلانے کے مقصد سے 650 میٹر طویل دال منڈی روڈ کو تقریباً 17.5 میٹر تک چوڑا اور خوبصورت بنایا جائے گا، اس منصوبے کے لیے 181 سے زائد عمارتوں کی نشاندہی کی گئی ہے، جن میں 100 سے زیادہ عمارتوں کو منہدم کیا جاچکا ہے۔ تازہ ترین رپورٹ کے مطابق ہندو پاک سرحد پر مساجد، مدارس اور درگاہیں حکومت کے نشانے پر ہیں، بین الاقوامی سرحد سے 50 کلومیٹر کے دائرے میں موجود مساجد و مدارس کو راجستھان حکومت نے جگہ خالی کرنے کا نوٹس دے دیا ہے، حکومت کے اس حکم کے خلاف مساجد و مدارس کے ذمہ داروں نے راجستھان ہائی کورٹ کا رخ کیا تھا لیکن راجستھان ہائی کورٹ نے حکومت کے حکم پر روک لگانے سے انکار کردیا ہے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۱۷؍جولائی۔۲۰۲۶

اعلی سرکاری عہدوں میں کرپشن

تلنگانہ میں ایسا لگتا ہے کہ اعلی عہدوں پر فائز افراد نے ہزاروں کروڑ روپئے کی ناجائز دولت جمع کرلی ہے اور انہوں نے اپنے اعلی سرکاری عہدوں کو عوامی خدمت کا ذریعہ بنانے کی بجائے ذاتی دولت جمع کرنے کا ذریعہ بنالیا ہے اور وہ اپنے عہدوں کا بیجا اور غلط فائدہ اٹھاتے ہوئے صرف کروڑ ہا روپئے کی دولت جمع کرنے' بے تحاشہ اثاثہ جات بنانے' جائیدادیں خریدنے اور سونے و چاندی کے انبار لگانے میں مصروف رہے ہیں۔ حالیہ عرصہ میں چند ایسے عہدیداوں کے خلاف محکمہ انسداد رشوت ستانی کی جانب سے کارروائی کی گئی جن کے اثاثہ جات کروڑ ہا روپئے تک پہونچ گئے تھے۔ سینکڑوں کروڑ کے اثاثہ جات ایک عہدیدار کے پاس پایا جانا معمول کی بات نہیں کی جاسکتی۔ یہ حقیقت ہے کہ سرکاری دفاتر اور عہدوں پر کرپشن پایا جاتا ہے۔ یہ تاثر عام ہے کہ سرکاری دفاتر میں شائد ہی کوئی کام ایسا ہو جو کسی کرپشن کے بغیر انجام دیا جاتا ہو۔ تاہم کرپشن کی نوعیت اس حد تک بڑھ جائے گی یہ شائد کسی کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا۔ پہلے یہ تاثر تھا کہ کچھ مخصوص شعبہ جات ہیں جہاں کرپشن عام ہوتا ہے اور بغیر کسی رقمی لین دین کے کوئی سنوائی نہیں ہوتی۔ تاہم اب یہ تاثر عام ہونے لگا ہے کہ شائد ہی کوئی سرکاری محکمہ ایسا رہ گیا ہو جہاں کرپشن کا چلن عام نہیں ہوگیا ہو۔ نیچے سے اوپر کی سطح تک ہر جگہ کرپشن عام ہوگیا ہے اور کرپشن کے بغیر کوئی کام آگے نہیں بڑھایا جارہا ہے۔ کسی کے بلز جاری کرنے ہیں تو رقومات حاصل کی جارہی ہیں' کسی کو کوئی کنٹراکٹ دینا ہے تو اس کیلئے کرپشن ضروری ہوگیا ہے۔ معمولی کام لے کر بڑے سے بڑے کام تک بھی یہ کرپشن عام ہوگیا ہے۔ خاص طور پر اعلی عہدوں پر فائز افراد جو دولت جمع کررہے ہیں وہ سب کی آنکھیں کھولنے کیلئے کافی ہیں۔ ایک ایک عہدیدار کے اثاثہ جات 100 کروڑ' 200 کروڑ اور 300 کروڑ روپئے سے زائد تک کے پائے جارہے ہیں۔ اتنی دولت کسی کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتی جتنی ان بدعنوان عہدیداروں کی پائی جارہی ہے۔ ایک ڈی ایس پی کے اثاثہ جات تین سو کروڑ روپئے کے پائی گئے' ایک اور عہدیدار کے اثاثہ جات 200 کروڑ کو پار گئے جبکہ کل ایک اور چیف انجینئر کو گرفتار کیا گیا جس کے اثاثہ جات سو کروڑ روپئے سے زائد کے پائے گئے ہیں۔ یہ اثاثہ جات بھی وہ ہیں جو سامنے آئے ہیں۔ ایسے بے شمار اثاثہ جات بھی ہوسکتے ہیں جن کا شائد پتہ ہی نہ چلے۔ راشی اور بدعنوان عہدیداروں کے اثاثہ جات اور بھی کروڑ ہا روپئے کے ہوسکتے ہیں۔ یہ ایسی صورتحال ہے جن سے پتہ چلتا ہے کہ عوامی رقومات کا کس طرح سے استعمال کیا جارہا ہے اور کس طرح سے عوام کی دولت کو چند مٹھی بھر بدعنوان اور رشوت خور عہدیدار ہڑپ رہے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں ریاست میں ترقیاتی سرگرمیاں متاثر ہوتی ہیں۔ ایک عہدیدار کے کرپشن کے نتیجہ میں دیگر کئی شعبہ جات میں بدعنوانیاں جنم لیتی ہیں اور اس کے اثرات کئی شعبہ جات پر مرتب ہوتے ہیں۔ کرپشن کے نتیجہ میں سماج میں جو لعنتیں اور برائیاں پیدا ہورہی ہیں ان کے نتیجہ میں اس لعنت سے بچنا بہت سے عہدیداروں کیلئے مشکل بھی ہوجاتا ہے۔ یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ کرپشن سے بچنے والے عہدیداروں کو کہیں برداشت نہیں کیا جاتا بلکہ ان کا ایک سے دوسری جگہ بار بار تبادلہ کیا جاتا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ کرپشن کس حد تک سرائیت کرگیا ہے۔ یہ صورتحال انتہائی شرمناک اور افسوسناک کہی جاسکتی ہے اور اس کا سدباب اور ازالہ کیا جانا چاہئے۔ اعلی عہدیداروں کے اس قدر بھاری کرپشن سے پتہ چلتا ہے کہ نچلی سطح پر کیا صورتحال ہوسکتی ہے اور کرپشن کس حد تک پہونچ گیا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس صورتحال کا ازالہ کرنے اور کرپشن کے سلسلہ کو روکنے کیلئے خصوصی مہم چلائی جائے۔ سرکاری محکمہ جات اور عہدیداروں میں خصوصی مہم چلائی جائے اور شعور بیدار کرتے ہوئے کرپشن سے بچنے کیلئے حلف دلایا جائے۔ عوامی اور سرکاری زندگی میں کرپشن کا خاتمہ کرنا سب کی اولین ذمہ داری ہونی چاہئے اور عہدیداروں میں جوابدہی کا احساس پیدا کیا جانا چاہئے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین ومراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

حکومت بہار کے نئے ضابطے سے سیکڑوں اسکولوں میں اردو اساتذہ کی نشستیں ختم ہونے کا خدشہ:

ریاستی محکمۂ تعلیم، حکومتِ بہار کی جانب سے جاری کردہ نئے اساتذہ معیار پر اردو تنظیموں اور ماہرینِ تعلیم نے شدید اعتراض ظاہر کیا ہے۔ ڈائریکٹر پرائمری ایجوکیشن، محکمۂ تعلیم، بہار، پٹنہ کے مکتوب نمبر 1936 مؤرخہ 22 جون 2026 اور ڈائریکٹر سیکنڈری ایجوکیشن کے مکتوب نمبر 647 مؤرخہ 20 جون 2026 کے ذریعے ریاست کے تمام اضلاع کے سرکاری اسکولوں سے طلبہ کی تعداد کے مطابق اساتذہ کی اسامیوں کی تفصیلات طلب کی گئی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی محکمۂ تعلیم نے ہائی اسکولوں کے لیے ایک نیا معیار بھی جاری کیا ہے، جس کے مطابق طلبہ کی تعداد اور مضمون وار ضرورت کے مطابق اساتذہ کی تعیناتی یا تبادلہ کیا جائے گا۔ جاری کردہ معیار کے مطابق اگر کسی اسکول میں مقررہ تعداد سے زیادہ اساتذہ موجود ہوں گے تو انہیں دوسرے اسکولوں میں بھیج دیا جائے گا۔ اسی ضابطے میں سنسکرت اور اردو کے لیے ایک مشترکہ زمرہ رکھا گیا ہے، جس کے تحت جس زبان کے طلبہ کی تعداد زیادہ ہوگی، اسی زبان کے استاد کی تقرری کی جائے گی۔ اس صورتحال میں اگر کسی اسکول میں اردو پڑھنے والے طلبہ کی تعداد نسبتاً کم ہوگی تو وہاں اردو کے استاد کی تقرری نہیں ہوگی، اور اگر پہلے سے اردو استاد موجود ہوں گے تو انہیں بھی دوسرے اسکول میں منتقل کیا جاسکتا ہے۔ تعلیمی حلقوں کا کہنا ہے کہ اس فیصلے سے ریاست کے بیشتر ہائی اسکولوں میں اردو اساتذہ کی نشستیں عملاً ختم ہونے کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے، جبکہ اردو بہار کی دوسری سرکاری زبان ہے اور میٹرک سطح پر بھی ایک اہم مضمون کی حیثیت رکھتی ہے۔ آل انڈیا اردو موومنٹ کے قومی صدر ڈاکٹر کمل عارفی نے اس فیصلے پر سخت ردِعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ بہار حکومت اور محکمۂ تعلیم ایک منصوبہ بند سازش کے تحت ریاست کی دوسری سرکاری زبان اردو کے ساتھ امتیازی سلوک کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کے بیشتر ہائی اسکولوں میں ایک سو سے دو سو تک طلبہ اردو پڑھتے ہیں، لیکن نئے معیار کے نفاذ کے بعد ایسے اسکولوں میں اردو اساتذہ کی تقرری ممکن نہیں رہے گی، جس کے نتیجے میں ہزاروں طلبہ اردو تعلیم سے محروم ہوجائیں گے۔ ڈاکٹر عارفی نے مزید کہا کہ حکومت کو چاہیے کہ اردو کے لیے الگ اسامیوں کا تعین کرے تاکہ آئین اور ریاستی قوانین کے مطابق اردو زبان کو اس کا جائز حق مل سکے۔ اردو کو بہار میں دوسری سرکاری زبان کا درجہ حاصل ہے، پھر اسے سنسکرت زبان کے ساتھ رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ اردو زبان کے الگ ٹیچر رکھے جائیں اور سنسکرت کے لیے ایک ٹیچر رکھے جائیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر محکمۂ تعلیم نے اس معیار پر نظرثانی نہ کی تو ریاست گیر احتجاجی تحریک شروع کی جائے گی۔ آل انڈیا اردو موومنٹ کے نائب صدر مولانا مقیم دانش ندوی نے بھی اس معاملے پر شدید تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ یہ فیصلہ اردو زبان کے مستقبل کے لیے نہایت نقصان دہ ثابت ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اردو کو سنسکرت کے ساتھ ایک ہی زمرے میں رکھنا غیر منصفانہ ہے۔ اس سے سینکڑوں اسکولوں میں اردو اساتذہ کی اسامیاں ختم ہوجائیں گی اور طلبہ کو اپنی مادری اور سرکاری زبان میں تعلیم حاصل کرنے کا حق متاثر ہوگا۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اردو اساتذہ کی تقرری کے لیے الگ معیار مقرر کیا جائے اور موجودہ ضابطے میں فوری ترمیم کی جائے۔ اس سلسلے میں ضلع تعلیم افسر، سمستی پور، کامیشور گپتا نے کہا کہ محکمۂ تعلیم کی جانب سے جاری کردہ ہدایات پر عمل کیا جارہا ہے۔ تمام اسکولوں سے طلبہ کی تعداد اور مضمون وار اساتذہ کی تفصیلات طلب کی گئی ہیں اور آئندہ کارروائی حکومت کی ہدایات کے مطابق انجام دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ صرف حکومت کی جاری کردہ پالیسی پر عمل درآمد کررہا ہے۔ اردو تنظیموں اور ماہرینِ تعلیم نے حکومتِ بہار سے مطالبہ کیا ہے کہ اردو چونکہ ریاست کی دوسری سرکاری زبان ہے، اس لیے اس کے اساتذہ کی تقرری کے لیے الگ اور مستقل معیار مقرر کیا جائے، تاکہ اردو پڑھنے والے طلبہ کے تعلیمی حقوق محفوظ رہیں اور کسی بھی زبان کے ساتھ امتیازی سلوک کا تاثر پیدا نہ ہو۔

سرسیہ میں سب سے سستی اگر کوئی شے ہے تو وہ مشورہ ہے، اور سب سے مہنگی اگر کوئی چیز ہے تو وہ سچ۔ سچ اس لیے مہنگا ہے کہ اسے قبول کرنے کے لیے انا کو قربان کرنا پڑتا ہے، اور انا اکثر وہ دولت ہے جسے لوگ اپنی عزت سے بھی زیادہ عزیز رکھتے ہیں۔ چنانچہ یہاں سچ بولنے والے کو کم ہی داد ملتی ہے؛ اسے سوالوں، شکوک اور طنز کا سامنا زیادہ کرنا پڑتا ہے۔ گاؤں کی چائے کی دکانیں اپنے اندر ایک الگ دنیا آباد کیے ہوئے ہیں۔ وہاں صبح کی پہلی چائے کے ساتھ ملک کی خارجہ پالیسی بھی زیر بحث آجاتی ہے، ریاستی حکومت کی کارکردگی بھی، گاؤں کے مسائل بھی، اور دوسروں کی نیتیں بھی۔ کبھی کبھی محسوس ہوتا ہے کہ اگر صرف گفتگو سے ترقی ممکن ہوتی تو شاید یہی گاؤں پورے ملک کے لیے مثال بن چکا ہوتا۔ مگر گفتگو اور عمل کے درمیان جو فاصلہ ہے، وہ اکثر میلوں پر محیط ہوتا ہے۔

سرسیہ گاؤں کی سماجی نفسیات: ایک بے لاگ جائزہ

اے آر طاوی

سرسیہ کی صبح بھی باقی دیہات کی طرح اذان، پرندوں کی چہچہاہٹ اور کھیتوں سے اٹھتی ہوا کے ساتھ ہوتی ہے، مگر سورج نکلنے سے پہلے ایک اور چیز بھی جاگ جاتی ہے، رائے۔ ایسی رائے جس کے لیے نہ مطالعہ درکار ہے، نہ تجربہ، نہ ذمہ داری اور نہ ہی جواب دہی۔ یہاں مشورہ دینا کسی ڈگری کا محتاج نہیں، اور فیصلے صادر کرنا کسی منصب کا محتاج نہیں۔ جو شخص کل تک اپنی زمین کی حد بندی نہیں سمجھتا تھا، آج وہ آئین، سیاست، عدالت، معیشت اور سماجیات پر ایسا تبصرہ کرتا ہے جیسے دنیا کی تمام یونیورسٹیوں نے اسے اعزازی پروفیسر مقرر کر دیا ہو۔ سرسیہ میں سب سے سستی اگر کوئی شے ہے تو وہ مشورہ ہے، اور سب سے مہنگی اگر کوئی چیز ہے تو وہ سچ۔ سچ اس لیے مہنگا ہے کہ اسے قبول کرنے کے لیے انا کو قربان کرنا پڑتا ہے، اور انا اکثر وہ دولت ہے جسے لوگ اپنی عزت سے بھی زیادہ عزیز رکھتے ہیں۔ چنانچہ یہاں سچ بولنے والے کو کم ہی داد ملتی ہے؛ اسے سوالوں، شکوک اور طنز کا سامنا زیادہ کرنا پڑتا ہے۔ گاؤں کی چائے کی دکانیں اپنے اندر ایک الگ دنیا آباد کیے ہوئے ہیں۔ وہاں صبح کی پہلی چائے کے ساتھ ملک کی خارجہ پالیسی بھی زیر بحث آجاتی ہے، ریاستی حکومت کی کارکردگی بھی، گاؤں کے مسائل بھی، اور دوسروں کی نیتیں بھی۔ کبھی کبھی محسوس ہوتا ہے کہ اگر صرف گفتگو سے ترقی ممکن ہوتی تو شاید یہی گاؤں پورے ملک کے لیے مثال بن چکا ہوتا۔ مگر گفتگو اور عمل کے درمیان جو فاصلہ ہے، وہ اکثر میلوں پر محیط ہوتا ہے۔

بعض محفلوں کی سب سے دلچسپ بات یہ ہوتی ہے کہ وہاں ہر شخص بولتا ہے، مگر سننے والا کوئی نہیں ہوتا۔ ہر شخص اپنی بات کو آخری سچ سمجھتا ہے۔ دلیل اگر اس کی رائے کے خلاف ہو تو فوراً کہہ دیا جاتا ہے: "کتابوں کی باتیں عملی زندگی میں نہیں چلتی۔" اور اگر عملی مثال پیش کر دی جائے تو جواب آتا ہے: "یہ سب دکھاوا ہے۔ علم کی سب سے بڑی آزمائش ایسے ہی ماحول میں ہوتی ہے۔ شہر میں برسوں تعلیم حاصل کرنے والا نوجوان جب واپس گاؤں آتا ہے تو اسے محسوس ہوتا ہے کہ یہاں اس کی ڈگری سے زیادہ اس کی خاموشی کی قدر ہے۔ اگر وہ خاموش رہے تو کہا جائے گا کہ "شہر جا کر بدل گیا۔" اگر وہ اصلاح کی بات کرے تو کہا جائے گا کہ "اب ہمیں سکھائے گا!" گویا خاموشی بھی جرم ہے اور گفتگو بھی۔

اصل مسئلہ اختلاف نہیں، بلکہ مخالفت برائے مخالفت ہے۔ اختلاف تو کسی بھی زندہ معاشرے کی علامت ہے، مگر جب مخالفت صرف اس لیے کی جائے کہ سامنے والا کامیاب نہ ہو، تو وہ اختلاف نہیں، انا کی سیاست بن جاتی ہے۔ بعض لوگ کسی منصوبے کی خامیاں اس لیے نہیں نکالتے کہ وہ بہتر ہو جائے، بلکہ اس لیے کہ کہیں اس کی کامیابی کا سہرا کسی اور کے سر نہ بندھ جائے۔ سرسیہ جیسے دیہی معاشروں میں ایک اور دلچسپ منظر یہ بھی ہے کہ عملی کام کرنے والے کم ہوتے ہیں، لیکن ان کے مشیر بہت زیادہ۔ اگر کوئی شخص سرکاری دفتر کے چکر لگا کر کسی کام کی کوشش کرے تو واپسی پر دس لوگ اسے بتائیں گے کہ اسے کیا کرنا چاہیے تھا۔ لیکن جب یہی دس لوگ خود دفتر جانے کی بات کریں تو اچانک سب کو اپنی مصروفیات یاد آ جاتی ہیں۔

یہ انسانی نفسیات کا ایک پہلو ہے کہ بعض اوقات لوگ دوسروں کی کامیابی کو اپنی ناکامی سمجھ لیتے ہیں۔ چنانچہ تعریف کے دو لفظ ادا کرنا بھی ان کے لیے مشکل ہو جاتا ہے۔ انہیں یہ خوف لاحق رہتا ہے کہ اگر انہوں نے کسی اچھے کام کو سراہ دیا تو شاید ان کی اپنی اہمیت کم ہو جائے گی۔ حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ جو شخص دوسروں کی خوبی کو تسلیم کرتا ہے، اس کی اپنی شخصیت مزید بلند ہوتی ہے۔ ووٹ بھی ایک امانت ہے، مگر جب ووٹ کو وقتی فائدے کے ترازو میں تولا جانے لگے تو جمہوریت کمزور ہو جاتی ہے۔ انتخاب کے دنوں میں وعدوں، نعروں اور وقتی مفادات کا شور بہت بلند ہوتا ہے، لیکن چند ہی ہفتوں بعد وہی لوگ پھر چائے کی محفلوں میں بیٹھ کر شکوے کرتے دکھائی دیتے ہیں کہ ترقی کیوں نہیں ہوئی۔ یہ سوال اپنی جگہ درست ہے، مگر اس کا ایک حصہ ہمیں خود اپنے ضمیر سے بھی پوچھنا چاہیے۔

اس تمام تصویر کے باوجود امید ختم نہیں ہوتی۔ ہر گاؤں میں کچھ ایسے لوگ ضرور ہوتے ہیں جو خاموشی سے اچھا کام کرتے ہیں، دوسروں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، اور ذاتی مفاد سے بڑھ کر اجتماعی بھلائی کو اہمیت دیتے ہیں۔ یہی لوگ کسی بھی معاشرے کے اصل سرمایہ ہوتے ہیں۔ ان کی تعداد کم ہو سکتی ہے، مگر انہی کی وجہ سے امید زندہ رہتی ہے کہ ایک دن گفتگو سے زیادہ عمل کی قدر ہوگی، حسد سے زیادہ تعاون کی، اور مخالفت سے زیادہ دلیل کی۔

کسی بھی معاشرے کی اصل پہچان اس کی عمارتیں، سڑکیں یا سرکاری منصوبے نہیں ہوتے، بلکہ اس کے لوگوں کی سوچ ہوتی ہے۔ اینٹ اور پتھر سے مکان بنتے ہیں، مگر کردار سے معاشرے بنتے ہیں۔ افسوس یہ ہے کہ جب سوچ بیمار ہو جائے تو پختہ سڑکیں بھی ترقی کی منزل تک نہیں پہنچا سکتیں۔

سرسیہ کی فضا میں ایک عجیب کیفیت محسوس ہوتی ہے۔ یہاں بعض اوقات کسی انسان کی کامیابی سے زیادہ اس کی ناکامی لوگوں کی دلچسپی کا موضوع بن جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص آگے بڑھ جائے تو اس کی محنت کم اور قسمت زیادہ زیر بحث آتی ہے، لیکن اگر وہ ناکام ہو جائے تو تبصرے کرنے والوں کی زبانیں اچانک بہت رواں ہو جاتی ہیں۔ یہ رویہ صرف ایک گاؤں کا مسئلہ نہیں بلکہ انسانی معاشرے کی ایک کمزوری ہے، مگر جہاں اس کمزوری کو روکنے والا اخلاقی شعور کمزور پڑ جائے، وہاں یہ وبا کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ یہاں بعض لوگ تعریف کرنے سے اس لیے گریز کرتے ہیں کہ انہیں لگتا ہے جیسے دوسروں کی خوبی مان لینے سے ان کی اپنی حیثیت گھٹ جائے گی۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ تعریف کرنے سے عزت کم نہیں، بلکہ ظرف بڑا ہوتا ہے۔ چھوٹے ظرف کا انسان دوسروں کی روشنی سے خوف کھاتا ہے، جبکہ بڑے ظرف کا انسان دوسروں کے چراغ جلنے پر خوش ہوتا ہے۔ افواہ بھی ایک عجیب مخلوق ہے۔ اسے نہ کسی ثبوت کی ضرورت ہوتی ہے، نہ کسی دلیل کی۔ ایک شخص نے سنی، دوسرے نے اس میں ایک جملہ بڑھایا، تیسرے نے اس پر یقین کر لیا، اور چوتھے نے اسے حقیقت سمجھ کر آگے پھیلا دیا۔ یوں چند لمحوں میں ایک بے بنیاد بات پورے ماحول پر سایہ ڈال دیتی ہے۔ افسوس یہ ہے کہ افواہ پھیلانے والا اکثر خود کو گناہگار نہیں سمجھتا، حالانکہ وہ اعتماد کی بنیادیں کھوکھلی کر رہا ہوتا ہے۔ کبھی کبھی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بعض محفلوں کا اصل مقصد مسئلے کا حل تلاش کرنا نہیں بلکہ کسی نہ کسی شخص کو موضوعِ گفتگو بنانا ہوتا ہے۔ اگر آج ایک فرد نشانہ ہے تو کل دوسرا ہوگا۔ یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک لوگ اپنے گریبان میں جھانکنے کے بجائے دوسروں کی زندگیوں میں جھانکتے رہیں۔ تعلیم صرف ڈگری کا نام نہیں، بلکہ برداشت، دلیل اور تہذیب کا نام ہے۔ اگر تعلیم انسان کے اندر تحمل پیدا نہ کرے، اختلاف کو برداشت کرنا نہ سکھائے اور سچ سننے کی صلاحیت نہ دے تو وہ محض کاغذ کا ایک ٹکڑا رہ جاتی ہے۔ اسی طرح جہالت صرف ناخواندگی نہیں، بلکہ اپنی غلطی ماننے سے انکار بھی جہالت کی ایک صورت ہے۔ دیہی سیاست کا ایک اور پہلو یہ ہے کہ بعض لوگ شخصیت کو اصول پر ترجیح دیتے ہیں۔ اگر بات اپنے پسندیدہ شخص کی ہو تو غلطی بھی درست دکھائی دیتی ہے، اور اگر ناپسندیدہ شخص صحیح بات کہہ دے تو بھی اسے قبول

کرنا مشکل محسوس ہوتا ہے۔ اس رویے نے نہ صرف سماجی ہم آہنگی کو نقصان پہنچایا ہے بلکہ ترقی کے کئی راستے بھی بند کیے ہیں۔ اصل قیادت تقریروں سے نہیں بلکہ کردار سے پیدا ہوتی ہے۔ جو شخص مشکل وقت میں لوگوں کے ساتھ کھڑا رہے، اختلاف کے باوجود انصاف کرے، اور ذاتی مفاد پر اجتماعی بھلائی کو ترجیح دے، وہی حقیقی رہنما ہے۔ صرف بلند آواز میں بولنے والا ہر شخص رہنما نہیں ہوتا۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ ہر گاؤں میں خاموش خدمت کرنے والے لوگ موجود ہوتے ہیں۔ وہ نہ سوشل میڈیا پر اپنی تعریف کرتے ہیں، نہ ہر محفل میں اپنی خدمات کا ذکر کرتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ درخت اپنے پھل کا شور نہیں مچاتا، مگر لوگ خود اس کے سائے میں آ بیٹھتے ہیں۔ معاشرے کی اصل امید یہی خاموش کردار ہوتے ہیں۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر ہم ہر اچھے کام کو شک کی نظر سے دیکھیں گے، ہر مخلص شخص کی نیت پر سوال اٹھائیں گے، اور ہر نئے خیال کی راہ میں دیوار کھڑی کریں گے تو پھر تبدیلی کی امید کس سے رکھیں گے؟ معاشرے وہی آگے بڑھتے ہیں جو اپنے اختلاف کو دشمنی نہیں بناتے، اور اپنے اختلافِ رائے کو اصلاح کا ذریعہ بناتے ہیں۔ شاید وقت آ گیا ہے کہ ہم دوسروں پر تبصرہ کرنے سے پہلے اپنے آپ سے چند سوال کریں: کیا میں خود وہ کام کر رہا ہوں جس کا مشورہ دوسروں کو دیتا ہوں؟ کیا میں کسی کی کامیابی پر دل سے خوش ہو سکتا ہوں؟ کیا میں اپنی غلطی تسلیم کرنے کا حوصلہ رکھتا ہوں؟ اگر ان سوالوں کے جواب ایمانداری سے دے دیے جائیں تو شاید معاشرے کی آدھی بیماریاں خود بخود ختم ہو جائیں گی۔ ہر معاشرے کی تاریخ میں ایک ایسا وقت ضرور آتا ہے جب اسے دوسروں پر انگلی اٹھانے کے بجائے اپنے گریبان میں جھانکنا پڑتا ہے۔ یہی وہ لمحہ ہوتا ہے جب قومیں فیصلہ کرتی ہیں کہ وہ اپنے زخموں پر صرف مرہم کی بات کریں گی یا ان بیماریوں کا علاج بھی تلاش کریں گی جنہوں نے انہیں اندر سے کھوکھلا کر دیا ہے۔ سرسیہ بھی اسی دوراہے پر کھڑا دکھائی دیتا ہے۔

یہ مضمون کسی شخص، خاندان یا طبقے کے خلاف فردِ جرم نہیں، بلکہ ایک آئینہ ہے۔ آئینہ نہ کسی سے دشمنی رکھتا ہے اور نہ کسی کی خوشامد کرتا ہے۔ وہ صرف وہی دکھاتا ہے جو سامنے موجود ہوتا ہے۔ اگر عکس بکھرا ہوا ہو تو قصور آئینے کا نہیں، چہرے کا ہوتا ہے۔

ہم نے ایک عجیب عادت پال لی ہے۔ ہر ناکامی کا ذمہ دار کوئی دوسرا ہوتا ہے، لیکن ہر کامیابی کا سہرا اپنے سر باندھنے کی خواہش ضرور ہوتی ہے۔ اگر سڑک ٹوٹ جائے تو حکومت قصوروار، اگر اسکول کمزور ہو تو نظام قصوروار، اگر نوجوان بے روزگار ہو تو حالات قصوروار؛ لیکن جب سوال یہ ہو کہ ہم نے خود اپنے گاؤں، اپنے اداروں اور اپنے ماحول کے لیے کیا کیا، تو اکثر خاموشی چھا جاتی ہے۔ معاشرے صرف حکومتوں سے نہیں بنتے۔ اگر ایسا ہوتا تو دنیا کے ہر امیر ملک کا ہر گاؤں مثالی ہوتا اور ہر غریب ملک کا ہر گاؤں تباہ۔ حقیقت یہ ہے کہ ترقی کا آغاز انسان کے ذہن سے ہوتا ہے۔ جب سوچ بدلتی ہے تو راستے بنتے ہیں، ادارے مضبوط ہوتے ہیں اور نسلیں آگے بڑھتی ہیں۔ سرسیہ کی اصل ضرورت شاید کسی نئے نعرے یا نئے چہرے سے زیادہ ایک نئی ذہنیت ہے۔ ایسی ذہنیت جو اختلاف کو دشمنی نہ سمجھے، تنقید کو اصلاح کا ذریعہ بنائے، اور کامیاب شخص کو دشمن کے بجائے ایک مثال سمجھے۔ جب تک ہر نئی کوشش کو حسد کی عینک سے دیکھا جاتا رہے گا، تب تک ہر اچھا منصوبہ اپنی منزل سے پہلے ہی تھک جائے گا۔

ایک اور المیہ یہ ہے کہ بعض لوگ کردار سے زیادہ چرچا چاہتے ہیں۔ انہیں خدمت سے زیادہ شہرت عزیز ہوتی ہے۔ وہ ہر جگہ اپنی موجودگی ثابت کرنا چاہتے ہیں، لیکن ذمہ داری اٹھانے کے وقت پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ ایسے لوگ معاشرے کی رفتار سست کر دیتے ہیں، کیونکہ وہ خود آگے نہیں بڑھتے اور دوسروں کو بھی آسانی سے آگے نہیں بڑھنے دیتے۔ لیکن اس تصویر کا دوسرا رخ بھی ہے۔ ہر گاؤں میں چند ایسے لوگ ضرور ہوتے ہیں جو خاموشی سے درخت لگاتے ہیں، بچوں کو پڑھاتے ہیں، ضرورت مند کی مدد کرتے ہیں، جھگڑوں کو ختم کراتے ہیں، اور اپنے حصے کی شمع جلائے رکھتے ہیں۔ ان کے نام شاید اخبارات میں نہ آئیں، مگر انہی کے کردار پر معاشرہ قائم رہتا ہے۔ اگر امید کہیں زندہ ہے تو انہی لوگوں کی وجہ سے۔ نوجوانوں سے سب سے بڑی توقع یہی ہے کہ وہ وراثت میں صرف زمین نہ لیں بلکہ اچھی اقدار بھی سنبھالیں۔ وہ یہ طے کریں کہ ان کی پہچان افواہ نہیں بلکہ تحقیق ہوگی، شور نہیں بلکہ دلیل ہوگی، نفرت نہیں بلکہ احترام ہوگا۔ تعلیم کا اصل امتحان امتحانی ہال میں نہیں بلکہ گاؤں کی چوپال میں ہوتا ہے، جہاں انسان کو اپنے علم کے ساتھ اپنے اخلاق کا بھی ثبوت دینا پڑتا ہے۔ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ہر اختلاف رکھنے والا دشمن نہیں ہوتا، اور ہر تعریف کرنے والا چاپلوس نہیں ہوتا۔ جو شخص ہماری غلطی کی نشاندہی کرے، ممکن ہے وہ ہمارا سب سے مخلص خیر خواہ ہو۔ اور جو ہر وقت ہماری ہاں میں ہاں ملائے، ضروری نہیں کہ وہ ہمارا سب سے بڑا دوست ہو۔ اگر سرسیہ جیسے دیہی معاشرے واقعی بدلنا چاہتے ہیں تو چند سادہ اصول اپنا لینے ہوں گے: سنی سنائی بات پر یقین کرنے سے پہلے تحقیق، ذاتی رنجش سے پہلے انصاف، انا سے پہلے سچ، اور اپنے مفاد سے پہلے اجتماعی مفاد۔ یہ اصول کتابوں میں بہت پرانے ہیں، لیکن عمل میں آج بھی نئے معلوم ہوتے ہیں۔

آخر میں صرف ایک سوال چھوڑ جانا چاہتا ہوں۔ اگر آنے والی نسلیں کل ہم سے پوچھیں کہ تم نے ہمیں کیسا گاؤں وراثت میں دیا؟ ایسا گاؤں جہاں لوگ ایک دوسرے کو نیچا دکھانے میں مصروف تھے، یا ایسا گاؤں جہاں لوگ ایک دوسرے کو اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھاتے تھے؟ تو ہمارا جواب کیا ہوگا؟ تاریخ ہمیشہ عمارتوں سے زیادہ کردار کو یاد رکھتی ہے۔ کھیتوں کی فصل ہر سال بدل جاتی ہے، مگر معاشروں کی فصل نسلوں تک اثر چھوڑتی ہے۔ اگر ہم آج حسد بوئیں گے تو کل نفرت کاٹیں گے، اگر آج احترام بوئیں گے تو کل اعتماد کی فصل اگے گی۔ سرسیہ کی قسمت کسی ایک شخص، کسی ایک خاندان یا کسی ایک انتخاب سے نہیں بدلے گی۔ اس کی تقدیر اس دن بدلے گی جب لوگ یہ سمجھ جائیں گے کہ سچ بولنے والا دشمن نہیں، آئینہ ہوتا ہے؛ اور آئینے کو توڑ دینے سے چہرے کے داغ ختم نہیں ہوتے۔ قوموں کا زوال اس وقت شروع نہیں ہوتا جب ان کے وسائل ختم ہوتے ہیں، بلکہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب ان کے لوگ سچ سننا چھوڑ دیتے ہیں۔ اور قوموں کی تعمیر بھی اس دن شروع ہوتی ہے جب وہ تلخ سچ کو قبول کرنے کا حوصلہ پیدا کر لیتی ہیں۔

سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے اور آئینی سوالات!

احمد افتخار قادری

سپریم کورٹ کے حالیہ دو عبوری فیصلوں نے ایک بار پھر اس بنیادی بحث کو زندہ کر دیا ہے کہ کیا صرف وقتی راحت کو انصاف کا متبادل سمجھا جا سکتا ہے یا انصاف کا حقیقی تقاضا یہ ہے کہ آئینی اور قانونی سوالات کا بروقت، واضح اور دوٹوک جواب دیا جائے۔ ہندوستانی عدلیہ ہمیشہ سے اس اصول کی علمبردار رہی ہے کہ قانون کی حکمرانی ہر حال میں برقرار رہنی چاہیے لیکن جب ایسے معاملات سامنے آتے ہیں جن کا تعلق شہریوں کی شہریت، بنیادی حقوق، مذہبی آزادی اور آئینی تحفظات سے ہو تو محض عبوری احکامات کئی نئے سوالات کو جنم دیتے ہیں۔ حالیہ دنوں ایک طرف آسام کے ستائیس شہریوں کے معاملے میں سپریم کورٹ نے گوہاٹی ہائی کورٹ کے فیصلے پر عبوری روک لگا کر انہیں فوری طور پر ملک بدر ہونے سے بچا لیا مگر ساتھ ہی انہیں دوبارہ اسی فارنرز ٹریبونل سے رجوع کرنے کی ہدایت دی جس کے فیصلے پر پہلے ہی سنگین اعتراضات اٹھائے جا چکے تھے۔ دوسری جانب مدھیہ پردیش کے بھوج شالہ۔ کمال مولا مسجد تنازعہ میں عدالت نے مسجد کے اندر نماز کی اجازت دینے کے بجائے متصل کھلی جگہ پر جمعہ کی نماز ادا کرنے کا عبوری انتظام برقرار رکھا۔ دونوں فیصلے وقتی اعتبار سے کشیدگی کو کم کرنے کی کوشش ضرور محسوس ہوتے ہیں، مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ ان سے اصل آئینی اور قانونی سوالات اپنی پوری شدت کے ساتھ موجود رہتے ہیں۔

آسام کے ستائیس شہریوں کا معاملہ ہندوستانی آئین کے اس بنیادی وعدے سے جڑا ہوا ہے جس میں ہر شہری کو مساوی تحفظ، منصفانہ سماعت اور قانون کے مطابق انصاف کی ضمانت دی گئی ہے۔ ان افراد نے اپنی شہریت ثابت کرنے کے لئے ووٹر لسٹ، تعلیمی اسناد، سرکاری دستاویزات اور دیگر قانونی شواہد پیش کئے مگر فارنرز ٹریبونل نے ان تمام ثبوتوں کو ناکافی قرار دے کر انہیں غیر ملکی قرار دیا۔ گوہاٹی ہائی کورٹ نے بھی اسی فیصلے کو برقرار رکھا۔ سپریم کورٹ نے اگرچہ ملک بدری پر روک لگا کر ایک بڑے انسانی بحران کو ٹال دیا، لیکن اسی ٹریبونل کے سامنے دوبارہ جانے کا حکم دے کر ایک ایسا سوال چھوڑ دیا جس کا جواب آج بھی تلاش کیا جا رہا ہے کہ اگر وہی فورم پہلے تمام ثبوتوں کو مسترد کر چکا ہے تو اب وہاں انصاف کی امید کس بنیاد پر قائم کی جائے؟۔

یہ حقیقت اپنی جگہ مسلم ہے کہ سپریم کورٹ براہ راست شواہد کا از سر نو جائزہ لینے والی عدالت نہیں ہوتی اور اکثر معاملات میں متعلقہ فورم کو دوبارہ غور کا موقع دیا جاتا ہے مگر جب کسی فورم کے طریقہ کار، شواہد کے جائزے اور قانونی استدلال پر ہی بنیادی سوالات اٹھ رہے ہوں تو انصاف کا تقاضا صرف دوبارہ اسی راستے پر بھیج دینا نہیں بلکہ اس پورے عمل کی آئینی جانچ بھی ہے۔ ہندوستانی عدلیہ کی عظمت اسی میں رہی ہے کہ اس نے متعدد مواقع پر تکنیکی رکاوٹوں سے بلند ہو کر بنیادی حقوق کے تحفظ کو ترجیح دی ہے۔ اگر کسی شہری کی آزادی، شناخت اور وطن میں رہنے کا حق خطرے میں ہو تو عدالت عظمیٰ سے یہی توقع کی جاتی ہے کہ وہ صرف وقتی تحفظ نہ دے بلکہ ایسا واضح قانونی راستہ بھی متعین کرے جس سے مستقبل میں اسی نوعیت کی ناانصافیوں کا اعادہ نہ ہو۔

اسی طرح بھوج شالہ۔ کمال مولا مسجد تنازعہ بھی محض ایک مقامی اختلاف نہیں بلکہ اس کا تعلق براہ راست 1991ء کے تحفظ عبادت گاہ قانون کی روح سے ہے۔ اس قانون کا مقصد یہی تھا کہ آزادی کے وقت ملک میں موجود تمام عبادت گاہوں کی مذہبی حیثیت کو برقرار رکھا جائے تاکہ ماضی کے تنازعات کو بنیاد بنا کر مستقبل کا امن خراب نہ کیا جا سکے۔ اس قانون کو پارلیمنٹ نے قومی یکجہتی، مذہبی ہم آہنگی اور آئینی استحکام کے پیش نظر منظور کیا تھا۔ اگر اس قانون کی اصل روح کو پوری قوت کے ساتھ نافذ کیا جائے تو پھر ایسے مقدمات کے دائرہ سماعت میں آنے ہی پر سوال پیدا ہوتا ہے جن میں تاریخی دعووں کی بنیاد پر موجودہ مذہبی حیثیت کو چیلنج کیا جا رہا ہو۔ سپریم کورٹ نے اپنے عبوری حکم میں کھلی جگہ پر نماز جمعہ کی اجازت دے کر بظاہر دونوں فریقوں کے درمیان وقتی توازن قائم رکھنے کی کوشش کی ہے۔ امن و امان کا قیام یقیناً ہر آئینی ادارے کی ذمہ داری ہے لیکن جب کسی عبادت گاہ کے حقوق کا سوال قانون کی واضح دفعات سے متعلق ہو تو صرف انتظامی نوعیت کے عبوری بندوبست سے مسئلہ اپنی اصل جگہ برقرار رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ متعدد قانونی ماہرین کا کہنا ہے کہ ایسے معاملات میں اصل ضرورت اس قانون کی واضح تشریح اور اس کے موثر نفاذ کی ہے تاکہ مستقبل میں اس قسم کے مقدمات کی حوصلہ شکنی ہو سکے۔

کمال مولا مسجد کی جانب سے پیش کئے گئے دلائل بھی اسی اصول پر مبنی تھے کہ تاریخ کو مسلسل عدالتوں میں لا کر موجودہ قانونی حیثیت کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ اگر ہر تاریخی دعوے کو نئی قانونی بنیاد بنا دیا جائے تو پھر ملک کی بے شمار قدیم عبادت گاہیں مسلسل تنازعات کی زد میں آ جائیں گی۔ اس صورت حال کا سب سے بڑا نقصان نہ صرف مذہبی ہم آہنگی کو پہنچے گا بلکہ عدلیہ بھی ایسے تنازعات میں غیر ضروری طور پر الجھتی چلی جائے گی۔ آئین سازوں نے اسی اندیشے کے پیش نظر تحفظ عبادت گاہ قانون وضع کیا تھا تاکہ مستقبل کی نسلیں ماضی کے جھگڑوں میں نہ الجھیں۔ یہاں ایک اہم اصول کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ عدالت کا ہر عبوری حکم اپنے اندر ایک پیغام بھی رکھتا ہے۔ اگرچہ عبوری فیصلے حتمی نہیں ہوتے، لیکن وہ مقدمے کی آئندہ سمت متعین کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اسی لئے جب عدالت کسی حساس معاملے میں وقتی انتظامات کرتی ہے تو عوام اس سے یہ اندازہ بھی لگاتے ہیں کہ عدالت قانون کی کس سمت میں سوچ رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عبوری احکامات بھی عوامی اعتماد پر براہ راست اثر انداز ہوتے ہیں۔ عدلیہ پر عوام کا اعتماد کسی بھی جمہوری نظام کا سب سے قیمتی سرمایہ ہوتا ہے۔ یہ اعتماد صرف اس بنیاد پر قائم نہیں رہتا کہ عدالتیں فیصلے دیتی ہیں بلکہ اس لئے قائم رہتا ہے کہ ان کے فیصلے غیر جانب دار، آئین کے مطابق اور ہر قسم کے دباؤ سے آزاد سمجھے جاتے ہیں۔ جب کسی فیصلے کے بارے میں یہ تاثر پیدا ہونے لگے کہ عدالت نے اصل آئینی سوال کو مستقبل پر چھوڑ دیا ہے تو فطری طور پر مختلف حلقوں میں بحث شروع ہوتی ہے۔ یہ بحث عدلیہ کے وقار کے خلاف نہیں بلکہ جمہوری نظام کی صحت کا حصہ ہے، کیونکہ آئینی عدالتوں کے فیصلوں پر علمی اور قانونی گفتگو ہر مہذب معاشرے میں ہوتی رہی ہے۔

گزشتہ چند برسوں میں ملک کے مختلف حصوں میں تاریخی عبادت گاہوں سے متعلق مقدمات کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ وارانسی، متھرا، سنبھل اور اب بھوج شالہ جیسے معاملات اس بات کی نشان دہی کرتے ہیں کہ اگر تحفظ عبادت گاہ قانون کی حدود کو واضح طور پر نافذ نہ کیا گیا تو مستقبل میں ایسے تنازعات مزید بڑھ سکتے ہیں۔ اس صورت حال میں سپریم کورٹ کا کردار صرف ایک مقدمے تک محدود نہیں رہتا بلکہ اس کے فیصلے پورے قانونی نظام کے لئے نظیر کی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں۔ اسی طرح شہریت کے معاملات بھی محض انتظامی کارروائی نہیں بلکہ انسانی وقار سے براہ راست وابستہ ہیں۔ کسی شخص کو غیر ملکی قرار دینا اس کی پوری زندگی، خاندان، معاشرتی شناخت اور بنیادی حقوق پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ایسے فیصلوں میں معمولی قانونی غلطی بھی ناقابل تلافی نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔ اسی لئے دنیا بھر کے جمہوری ممالک میں شہریت سے متعلق مقدمات میں انتہائی احتیاط برتی جاتی ہے اور شک کی صورت میں شہری کے بنیادی حقوق کو ترجیح دی جاتی ہے۔ بعض ماہرین قانون کا استدلال ہے کہ سپریم کورٹ اکثر حساس معاملات میں مرحلہ وار حکمت عملی اختیار کرتی ہے تاکہ اچانک کسی بڑے تصادم کی کیفیت پیدا نہ ہو۔ اس رائے میں یقیناً وزن موجود ہے، کیونکہ عدالت کو صرف قانونی نہیں بلکہ انتظامی اور سماجی نتائج کا بھی اندازہ رکھنا پڑتا ہے۔

غزل

کہاں سویا ہے چوکیدار
بدلی بدلی ہیں یہ ہوائیں بدلا ہے سنسار
کہاں سویا ہے چوکیدار کہاں سویا ہے چوکیدار

بلڈوزر کے زور پہ جتنوں کا گھر ہیں یہ توڑ گئے
ان کو ہے سردی میں رہنے کو اب گھر درکار
کہاں سویا ہے چوکیدار

دیش کی خاطر کنیا کماری سے لدھاک جو نکالا تھا
اس کو یہ کہتے ہیں نہیں لگتا گاندھی سالار
کہاں سویا ہے چوکیدار

یووا پکڑ کے سر کو اپنے بس دن رات یہ کہتا ہے
ہے سبزی منڈی میں صاحب مہنگائی حد پار
کہاں سویا ہے چوکیدار

لال آنکھ اور چھپن انچ کا سینہ بھی دکھلایا پر
کیوں آیا ہے چینی پاکستانی بارڈر پار
کہاں سویا ہے چوکیدار

نعمت اللہ رضا خواب

تعلیم کا ماتم نہیں، مستقبل کا سوال

مولانا قاری اسحاق گورا

جنتر منتر کی سڑکوں پر بیٹھے ہوئے طلبہ صرف اپنے حق کے لیے احتجاج نہیں کر رہے، بلکہ وہ اس قوم کے مستقبل کو آواز دے رہے ہیں۔ کوئی ہاتھ میں پلے کارڈ لیے کھڑا ہے، کوئی خاموش بیٹھا ہے، کوئی نعرہ لگا رہا ہے اور کوئی بھوک ہڑتال پر ہے۔ لیکن ان سب کے درمیان سب سے زیادہ نمایاں چیز اگر کوئی ہے تو وہ ہے اقتدار کی خاموشی۔ ایسی خاموشی جو صرف الفاظ کی کمی نہیں بلکہ احساس کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ یہ نوجوان کسی ذاتی مفاد کے لیے نہیں نکلے۔ ان کا مطالبہ نہ اقتدار ہے، نہ منصب، نہ مراعات۔ ان کا سوال صرف اتنا ہے کہ تعلیم کو اس کا حق کیوں نہیں دیا جا رہا؟ آخر وہ کون سی مصلحتیں ہیں جن کے سامنے ایک طالب علم کی کتاب، اس کا خواب اور اس کا مستقبل بے وقعت ہو جاتا ہے؟ قوموں کی تاریخ میں ایسے لمحات بار بار نہیں آتے۔ کبھی ایک جنگ نسلوں کی قسمت بدل دیتی ہے، کبھی ایک انقلاب، اور کبھی ایک تعلیمی پالیسی۔ جو قوم تعلیم کو سنبھال لیتی ہے، وہ اپنی تقدیر بھی سنبھال لیتی ہے۔ اور جو قوم تعلیم کو نظر انداز کر دیتی ہے، وہ رفتہ رفتہ اپنی شناخت، اپنی معیشت، اپنی تہذیب اور اپنی آزادی سب کچھ کھونے لگتی ہے۔ بدقسمتی سے آج ہمارے ملک میں تعلیم کا مسئلہ صرف ایک وزارت یا ایک بجٹ کا مسئلہ نہیں رہا بلکہ یہ قومی ضمیر کا مسئلہ بنتا جا رہا ہے۔ جب ہزاروں نوجوان سڑکوں پر ہوں اور ایوانوں میں سکوت ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ کہیں نہ کہیں رابطہ ٹوٹ چکا ہے۔ مختلف سرکاری اور غیر سرکاری رپورٹیں گزشتہ برسوں میں یہ اشارہ دیتی رہی ہیں کہ کئی ریاستوں میں ہزاروں سرکاری اسکول یا تو بند کیے گئے، یا انہیں ضم کر دیا گیا، یا اساتذہ کی شدید کمی کے باعث وہ صرف نام کے ادارے رہ گئے۔ بعض جگہ دلیل دی گئی کہ بچوں کی تعداد کم تھی، کہیں مالی وسائل کی کمی کا حوالہ دیا گیا، اور کہیں انتظامی اصلاحات کا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا کسی قوم کے تعلیمی اداروں کو صرف اعداد و شمار کی بنیاد پر دیکھا جا سکتا ہے؟ ایک چھوٹا سا دیہی اسکول بھی کسی غریب بچے کے لیے یونیورسٹی سے کم اہم نہیں ہوتا۔ جب ایک اسکول بند ہوتا ہے تو صرف ایک عمارت کا دروازہ بند نہیں ہوتا، بلکہ کئی گھروں میں امید کا چراغ مدھم پڑ جاتا ہے۔ ایک بچہ جسے پہلے دو کلومیٹر چلنا پڑتا تھا، اب شاید آٹھ یا دس کلومیٹر جانے پر مجبور ہو۔ بہت سے والدین اپنی بچیوں کو اتنی دور بھیجنے سے ہچکچاتے ہیں۔ یوں ایک سرکاری فیصلے کا اثر صرف فائلوں تک محدود نہیں رہتا بلکہ ہزاروں زندگیوں پر پڑتا ہے۔ اسی دوران بعض ریاستوں میں مدارس کے حوالے سے بھی ایسے اقدامات دیکھنے کو ملے جنہوں نے ملک بھر میں بحث چھیڑ دی۔ کہیں مدارس کی قانونی حیثیت پر سوال اٹھائے گئے، کہیں رجسٹریشن کے نام پر پابندیاں لگیں، اور کہیں بلڈوزر کی سیاست نے تعلیمی اداروں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ یہاں ایک بنیادی سوال پیدا ہوتا ہے۔ کیا تعلیم کو مذہب، سیاست یا شناخت کی عینک سے دیکھا جانا چاہیے؟ اگر کوئی ادارہ قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے تو قانون سب کے لیے برابر ہونا چاہیے، لیکن اگر کارروائی کا تاثر صرف مخصوص اداروں تک محدود محسوس ہونے لگے تو اعتماد مجروح ہوتا ہے۔ اعتماد ٹوٹ جائے تو معاشرے میں فاصلے بڑھ جاتے ہیں، اور فاصلے بڑھ جائیں تو قومی یکجہتی کمزور پڑنے لگتی ہے۔ مدرسہ صرف ایک عمارت نہیں ہوتا۔ وہاں ایسے ہزاروں بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں جن کے والدین مہنگے نجی اسکولوں کی فیس ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ وہاں قرآن کی تعلیم بھی ہوتی ہے، زبان بھی سکھائی جاتی ہے، تہذیب بھی دی جاتی ہے اور کردار بھی سنوارا جاتا ہے۔ اسی طرح سرکاری اسکول بھی صرف نصاب نہیں پڑھاتے بلکہ ملک کے کروڑوں غریب بچوں کو زندگی کا سہارا دیتے ہیں۔ اس لیے اسکول اور مدرسہ ایک دوسرے کے مخالف نہیں بلکہ ایک ہی درخت کی دو شاخیں ہیں جن کا مقصد انسان کو بہتر بنانا ہے۔ افسوس یہ ہے کہ آج تعلیم کا موضوع بھی سیاست کی گرد میں گم ہوتا جا رہا ہے۔ کبھی نصاب پر تنازع، کبھی زبان پر اختلاف، کبھی تاریخ پر بحث، اور کبھی اداروں پر سوال۔ لیکن ان تمام بحثوں کے درمیان اصل طالب علم کہیں کھو جاتا ہے۔ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کو دیکھ لیجیے۔ انہوں نے سب سے پہلے اپنے تعلیمی نظام کو مضبوط کیا۔ جاپان نے جنگ کے بعد تعلیم کو اپنا سب سے بڑا ہتھیار بنایا۔ جنوبی کوریا نے غربت سے نکلنے کے لیے علم کو سرمایہ بنایا۔ فن لینڈ نے اپنے اساتذہ کو قوم کا معمار سمجھا۔ چین نے تحقیق پر سرمایہ لگایا۔ آج وہ ممالک دنیا کی قیادت کر رہے ہیں کیونکہ انہوں نے کتاب کو بوجھ نہیں، طاقت سمجھا۔ ہمارے یہاں اکثر سڑکوں، پلوں اور عمارتوں کو ترقی کی علامت بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ یقیناً بنیادی ڈھانچہ ضروری ہے، لیکن اس سے بھی زیادہ ضروری وہ ذہن ہیں جو ان عمارتوں کو معنی دیتے ہیں۔ اگر اسکول ویران ہوں، لائبریریاں سنسان ہوں، تحقیق کا چراغ بجھ جائے اور نوجوان مایوسی کا شکار ہوں تو بلند ترین عمارتیں بھی قوم کو عظیم نہیں بنا سکتیں۔ تعلیم صرف ملازمت حاصل کرنے کا ذریعہ نہیں بلکہ سوچنے کا سلیقہ بھی سکھاتی ہے۔ یہی تعلیم انسان کو سوال کرنا سکھاتی ہے، دلیل دینا سکھاتی ہے، اختلاف کو برداشت کرنا سکھاتی ہے اور معاشرے میں مثبت کردار ادا کرنے کا شعور دیتی ہے۔ جب تعلیم کمزور ہوتی ہے تو صرف معیشت نہیں، اخلاق بھی کمزور ہوتے ہیں۔ قرآن کریم کی پہلی وحی "اقرأ" سے شروع ہوتی ہے۔ اس ایک لفظ میں پوری تہذیب کی بنیاد پوشیدہ ہے۔ یہ صرف پڑھنے کا حکم نہیں بلکہ علم حاصل کرنے، غور و فکر کرنے، تحقیق کرنے اور حقیقت تک پہنچنے کی دعوت ہے۔ اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ جب مسلمانوں نے علم کو اپنایا تو بغداد، قرطبہ، دمشق، بخارا اور دہلی علم کے مراکز بن گئے۔ لیکن جب علم سے دوری اختیار کی گئی تو زوال نے بھی دروازہ کھٹکھٹانا شروع کر دیا۔ آج اگر ہمارے نوجوان احتجاج کر رہے ہیں تو ہمیں ان کے ہاتھ میں موجود پلے کارڈ سے زیادہ ان کی آنکھوں میں موجود بے چینی کو پڑھنے کی ضرورت ہے۔ ایک نوجوان جب بھوک ہڑتال پر بیٹھتا ہے تو وہ صرف اپنا جسم نہیں آزماتا بلکہ وہ پورے معاشرے کے ضمیر کو جھنجھوڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ تعلیم کے شعبے میں صرف حکومت کی ذمہ داری نہیں بلکہ معاشرے کی بھی ذمہ داری ہے۔ والدین، اساتذہ، سماجی ادارے، مذہبی قیادت، صنعت کار اور میڈیا، سب کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ اگر قوم کا ہر طبقہ صرف تماشائی بنا رہے گا تو نقصان سب کو ہوگا۔ ہمیں یہ بھی سوچنا ہوگا کہ آخر وہ کون سا ماحول پیدا ہو گیا ہے جہاں نوجوان تعلیم کے لیے سڑکوں پر آنے پر مجبور ہیں۔ کیا ان کی آواز سننے کے لیے احتجاج ہی واحد راستہ رہ گیا ہے؟ کیا مکالمے کے دروازے بند ہو چکے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو یہ جمہوریت کے لیے بھی لمحہ فکریہ ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ تعلیم کو سیاسی مفاد سے اوپر اٹھایا جائے۔ حکومتیں بدلتی رہتی ہیں، پالیسیاں بدلتی رہتی ہیں، لیکن قوموں کا مستقبل مستقل ہوتا ہے۔ اس مستقبل کے ساتھ تجربات نہیں کیے جا سکتے۔ تعلیمی بجٹ میں اضافہ، نئے اسکولوں کا قیام، بند اسکولوں کی بحالی، اساتذہ کی تقرری، سرکاری اداروں کی مضبوطی، مدارس کے ساتھ منصفانہ رویہ، تحقیق کی حوصلہ افزائی اور غریب بچوں کے لیے مساوی مواقع یہ سب کسی ایک جماعت کا ایجنڈا نہیں بلکہ قومی ایجنڈا ہونا چاہیے۔ اگر آج ہم نے تعلیم کو بچا لیا تو کل تعلیم ہمیں بچا لے گی۔ لیکن اگر ہم نے کتاب کے بجائے نفرت کو، مکالمے کے بجائے خاموشی کو، اور تعمیر کے بجائے انہدام کو ترجیح دی تو آنے والی نسلیں ہمیں کبھی معاف نہیں کریں گی۔ وہ پوچھیں گی کہ جب اسکول بند ہو رہے تھے تو آپ کہاں تھے؟ جب طلبہ بھوک ہڑتال پر تھے تو آپ کیا کر رہے تھے؟ جب تعلیم سیاست کی نذر ہو رہی تھی تو آپ کیوں خاموش تھے؟ تاریخ کی عدالت بہت سخت ہوتی ہے۔ وہ نہ عہدوں کو دیکھتی ہے اور نہ نعروں کو، وہ صرف نتائج دیکھتی ہے۔ اگر ایک نسل تعلیم سے محروم رہ گئی تو اس کا فیصلہ بھی تاریخ ہی سنائے گی۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ قومیں بندوق سے نہیں، کتاب سے بنتی ہیں۔ سلطنتیں طاقت سے قائم ہو سکتی ہیں، مگر تہذیب صرف علم سے زندہ رہتی ہے۔ جو قوم اپنی درسگاہوں کو آباد رکھتی ہے، وہ اپنے مستقبل کو محفوظ رکھتی ہے۔ اور جو قوم اپنے تعلیمی اداروں کو کمزور ہونے دیتی ہے، وہ رفتہ رفتہ اپنے فکری وجود کو بھی کھو دیتی ہے۔ آج جنتر منتر پر بیٹھا ہوا طالب علم دراصل صرف ایک سوال پوچھ رہا ہے: "کیا اس ملک میں تعلیم اب بھی قومی ترجیح ہے؟" اگر اس سوال کا جواب ہمارے پاس نہیں، تو ہمیں صرف طلبہ پر نہیں بلکہ خود اپنے اجتماعی شعور پر بھی غور کرنا ہوگا۔

سرحدی بنیادی ڈھانچہ مستقبل کی

ٹیکنالوجی سے چلنے والی جنگ میں ناگزیر رہے گا: وزیر دفاع

نئی دہلی: حتیٰ کہ جدید ترین ہتھیاروں اور پلیٹ فارمز کو دفاعی افواج میں شامل کیا جا رہا ہے تاکہ جنگ کی ابھرتی ہوئی نوعیت سے درپیش چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے، بندرگاہیں، ہوائی اڈے، سڑکیں اور سرنگیں مستقبل میں بھی ایک ناگزیر کردار ادا کرتی رہیں گی۔ وزیر دفاع شری راجناتھ سنگھ نے جولائی میں نئی دہلی میں سرحدی سڑکوں کی تنظیم (بی بی آر) کانکلیو میں ان خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ جنگ کے نتائج کا تعین بڑی حد تک فوجی صلاحیتوں، درستگی کی صلاحیتوں اور جدید ٹیکنالوجی سے ہوتا ہے، لیکن فوجی آپریشنز کو فعال کرنے کے لیے بنیادی ڈھانچہ مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ "بعض اوقات، جنگ کا پہلا محاذ سرحد پر نہیں ہوتا، بلکہ اس سڑک پر ہوتا ہے جو ہمارے فوجیوں کو فرنٹ لائن پر لے جاتا ہے۔ اس لیے جو شخص اس سڑک کو بناتا ہے وہ قومی سلامتی کا اتنا ہی اہم محافظ ہے جتنا کہ سرحد پر کھڑا سپاہی۔ انہوں نے بی آر او کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے نریندر مودی کی حکومت کے مضبوط انفراسٹرکچر کو آگے بڑھانے کے لیے بی آر او کی تعریف کی۔ وزیر دفاع نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ، گزشتہ ساڑھے چھ دہائیوں میں، بی آر او نے خود کو محض سڑک کی تعمیراتی ایجنسی سے دنیا کی سب سے معزز اسٹریٹجک انفراسٹرکچر تنظیموں میں سے ایک میں تبدیل کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اٹل ٹنل، املنگ لا پاس اور سیلا ٹنل جیسی کامیابیاں بی آر او کی صلاحیت اور محنت کا زندہ ثبوت ہیں، انہوں نے مزید کہا کہ اس کے سرشار اہلکاروں نے بارہا ثابت کیا ہے کہ قوم کی خدمت کے جذبے کے ساتھ کسی بھی چیلنج پر سخت ترین حالات میں بھی قابو پایا جا سکتا ہے۔ بی آر او کو جدید ترین ٹکنالوجیوں کو اپنانے میں فرنٹ لائن تنظیم قرار دیتے ہوئے، راجناتھ سنگھ نے 'ٹنلنگ ٹیکنالوجی' کا خصوصی ذکر کیا، جس نے شہروں میں میٹرو کی تعمیر سے لے کر پہاڑی علاقوں میں ہائی وے کی ترقی تک انقلاب برپا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس رفتار سے بی آر او دنیا کے چند مشکل ترین خطوں میں سڑکیں اور شاہراہیں بناتا ہے وہ بے مثال ہے، انہوں نے اسے انسانی عزم اور جدید ٹیکنالوجی کی مشترکہ طاقت کا عکاس قرار دیا۔ رکشا منتری نے 'کنیکٹیویٹی' کو تہذیبی ترقی کا ایک لازمی جزو قرار دیتے ہوئے، سڑکوں، ریل، ہوائی اور ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کے ذریعے تمام قسم کے رابطے فراہم کرنے کے حکومت کے عزم کی تصدیق کی۔

"آزادی کے بعد بنیادی ڈھانچے پر جو توجہ مرکوز کی گئی تھی وہ قوم کی صلاحیتوں اور تقاضوں سے میل نہیں کھاتی تھی۔ ہم نے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ دور دراز کے علاقے میں رہنے والا کوئی بھی شہری مرکزی دھارے سے کٹا ہوا محسوس نہ کرے۔ ہم سرحدی دیہاتوں کو ترقی دے رہے ہیں، جنہیں کبھی آخری گاؤں کہا جاتا تھا، وائبرنٹ ولیج پروگرام کے تحت ملک کے پہلے گاؤں میں ترقی کر رہے ہیں۔ آج ہم جو بنیادی ڈھانچہ بنا رہے ہیں وہ اگلی ایک یا دو صدیوں کے لیے ہماری تہذیب کی تعریف کرے گا۔ وزیر دفاع کا کہنا ہے کہ مستقبل کی ٹیکنالوجی سے چلنے والی جنگوں میں بھی سرحدی بنیادی ڈھانچہ انتہائی ناگزیر اور اہم رہے گا۔ ٹیکنالوجی اور زمین کا توازن: جدید ترین ٹیکنالوجی، ڈرونز اور سائبر ہتھیاروں کے باوجود زمین پر مضبوط بنیادی ڈھانچہ جنگ جیتنے کے لیے بنیادی شرط ہے۔ فوجی نقل و حرکت: سرحدی سڑکیں، پل اور سرنگیں فوجیوں اور بھاری ہتھیاروں کو تیزی سے اگلی صفوں تک پہنچانے میں مدد دیتی ہیں۔ مضبوط سرحدی ڈھانچہ نہ صرف دفاع کو یقینی بناتا ہے بلکہ ملک کی علاقائی خودمختاری کو بھی برقرار رکھتا ہے۔

مرکزی وزیر پیوش گوئل نے برسلز میں ہندوستانی

صنعت وتجارت کے اعلیٰ سطحی وفد سے ملاقات کی

برسلز: مرکزی وزیر تجارت وصنعت پیوش گوئل نے برسلز میں ہندوستانی صنعت وتجارت کے اعلیٰ سطحی وفد سے ملاقات کی اور مجوزہ ہند۔ یورپی یونین آزاد تجارتی معاہدے (ایف ٹی اے) کے ہندوستانی صنعت، چھوٹے کاروباروں، ایم ایس ایم ایز اور عوام پر ممکنہ اثرات پر تبادلۂ خیال کیا۔ اس اجلاس میں فیڈریشن آف انڈین چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری (فکی)، کنفیڈریشن آف انڈین انڈسٹری (سی آئی آئی)، ایسوسی ایٹڈ چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری آف انڈیا (ایسوچیم) سمیت کئی اہم صنعتی تنظیموں کے نمائندے شریک ہوئے۔ پیوش گوئل نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا، "برسلز میں فکی، سی آئی آئی، ایسوچیم اور دیگر علاقائی صنعتی تنظیموں پر مشتمل ہندوستانی کاروباری وفد سے ملاقات ہوئی۔ ہم نے اس بات پر تبادلۂ خیال کیا کہ ہند۔ یورپی یونین آزاد تجارتی معاہدہ ہندوستانی صنعت، ہمارے کاروبار، ایم ایس ایم ایز اور عوام کے لیے کس طرح نئے مواقع پیدا کر سکتا ہے اور عملی نتائج فراہم کر سکتا ہے۔" یہ ملاقات بدھ کے روز منعقد ہونے والی تیسری ہند۔ یورپی یونین بزنس راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کے بعد ہوئی، جس میں وزیر خارجہ ایس جے شنکر، وزیر تجارت پیوش گوئل اور مرکزی وزیر مملکت جتن پرساد نے شرکت کی۔ اجلاس میں ہندوستان اور یورپ کے درمیان بڑھتی ہوئی شراکت داری اور مجوزہ آزاد تجارتی معاہدے کے ذریعے اس تعاون کو مزید مضبوط بنانے پر گفتگو کی گئی۔ وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے بھی ایکس پر بتایا کہ انہوں نے فلینڈرز کے وزیر صدر میتھیاس ڈیپنڈ یلے، والونیا کے وزیر صدر ایڈرین ڈولیمونٹ اور دونوں خطوں کے کاروباری نمائندوں سے ملاقات کی۔ انہوں نے کہا کہ تجارت، سرمایہ کاری، تحقیق وترقی (آر اینڈ ڈی) میں تعاون کو مزید گہرا کرنے کے لیے زبردست جوش وخروش دیکھنے کو ملا۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ یورپ کے ساتھ ہندوستان کی شراکت داری پر اعتماد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور ہند۔ یورپی یونین آزاد تجارتی معاہدہ اس تعلق کو نئی بلندیوں تک لے جا سکتا ہے۔ پیوش گوئل نے کہا کہ بزنس راؤنڈ ٹیبل کے دوران ہونے والی گفتگو سے تجارت، سرمایہ کاری، ٹیکنالوجی اور اختراع کے شعبوں میں تعاون بڑھانے کے مشترکہ عزم کا اظہار ہوا، جبکہ کاروباری شراکت داری کے نئے امکانات پر بھی غور کیا گیا۔

بھارتی بحریہ کی جنوبی بحری کمان، کوچی میں

آپریشن "سدرن ریڈینس 2-26" کی میزبانی کرے گی

نئی دہلی: بھارتی بحریہ 20 سے 23 جولائی 2026 تک جنوبی بحری کمان، کوچی میں آپریشن سدرن ریڈینس 2-26 کی میزبانی کرے گی۔ چار روزہ کثیر ملکی تربیتی پروگرام بھارتی بحریہ کی قیادت میں قائم کمبائنڈ ٹاسک فورس 154 (سی ٹی ایف 154)، جو کمبائنڈ میری ٹائم فورسز (سی ایم ایف) کی خصوصی تربیتی ٹاسک فورس ہے، کے تحت سی ایم ایف کے اشتراک سے منعقد کیا جائے گا۔ اس پروگرام میں سی ایم ایف کے شراکت دار ممالک کے اہلکار شرکت کریں گے، جہاں انہیں بحری سلامتی سے متعلق پیشہ ورانہ تربیت، عملی تجربہ اور بہترین طریقۂ کار کے تبادلے کا موقع فراہم کیا جائے گا۔ 40 سے زائد ممالک پر مشتمل کثیر ملکی بحری شراکت داری سی ایم ایف کے ساتھ تعاون کے ذریعے بھارتی بحریہ علاقائی استعداد میں اضافے اور اجتماعی بحری سلامتی کے فروغ میں اپنا کردار جاری رکھے ہوئے ہے۔ تربیتی پروگرام میں کلاس روم کی تدریس، سمیولیٹر پر مبنی تربیت اور عملی مشقیں شامل ہوں گی۔ اس دوران بحری قانون، بحری حدود سے متعلق بیداری اور معلومات کے تبادلے، منشیات کی اسمگلنگ کے انسداد، فورس پروٹیکشن، غیر روایتی خطرات اور بغیر عملے کے بحری نظام جیسے موضوعات پر تربیت دی جائے گی۔ شرکاء کو نقصانات پر قابو پانے اور آگ بجھانے، بحری مواصلات، سمندر میں بقا، جہاز پر چڑھائی کے طریقۂ کار اور بھارتی بحریہ کے جہاز پر عملی تربیت بھی فراہم کی جائے گی۔ آپریشن سدرن ریڈینس 2-26 بھارتی بحریہ کے جدید تربیتی ڈھانچے، جدید ترین سمیولیٹروں، اعلیٰ تدریسی طریقۂ کار اور پیشہ ورانہ مہارت کو اجاگر کرے گا۔ نظریاتی تعلیم کو عملی تربیت کے ساتھ مربوط کرنے کا مقصد شریک ممالک کے درمیان باہمی ہم آہنگی، پیشہ ورانہ فہم اور تعاون کو مزید مضبوط بنانا ہے۔ جنوبی بحری کمان، کوچی میں اس تربیتی پروگرام کا انعقاد کثیر ملکی بحری تربیت میں بھارتی بحریہ کے بڑھتے ہوئے کردار کو مزید مستحکم کرتا ہے۔ ساتھ ہی یہ جنوبی بحری کمان کی ایک ممتاز تربیتی مرکز کے طور پر حیثیت کو نمایاں کرتا ہے اور پیشہ ورانہ بحری تربیت کے لیے بھارتی بحریہ کے ترجیحی مرکز ہونے کو مزید تقویت دیتا ہے۔

بمسٹیک ممالک کو خطہ میں غیر یقینی صورتحال سے نپٹنے کیلئے مشترکہ اقدامات کی ضرورت

عالمی سپلائی چین میں رکاوٹوں نے ہمارے تمام ممالک کی معیشتوں کو بھی متاثر کیا ہے۔'' انہوں نے کہا کہ اس پس منظر میں ضروری ہے کہ تمام رکن ممالک مل کر کام کریں

نئی دہلی: قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال نے کہا ہے کہ موجودہ عالمی منظرنامے میں بڑھتے ہوئے تنازعات، جغرافیائی سیاسی غیر یقینی صورتحال اور تیزی سے بدلتی ہوئی ٹیکنالوجی کے باعث پیدا ہونے والے سکیورٹی چیلنجز سے نمٹنے کے لیے بی آئی ایم ایس ٹی ای سی کے رکن ممالک کو باہمی تعاون بڑھانے اور مشترکہ مفاد میں فیصلہ کن اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ بی آئی ایم ایس ٹی ای سی کے قومی سلامتی کے مشیروں کے پانچویں اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے اجیت ڈوبھال نے کہا، "ہم ایک ایسے عالمی ماحول میں جمع ہوئے ہیں جہاں مختلف تنازعات، جغرافیائی سیاسی غیر یقینی صورتحال اور تیزی سے ترقی کرتی ٹیکنالوجی کے سبب کئی جہتی سکیورٹی خطرات درپیش ہیں۔ عالمی سپلائی چین میں رکاوٹوں نے ہمارے تمام ممالک کی معیشتوں کو بھی متاثر کیا ہے۔" انہوں نے کہا کہ اس پس منظر میں ضروری ہے کہ تمام رکن ممالک مل کر کام کریں، مشترکہ مفاد کے لیے فیصلہ کن اقدامات کریں اور درپیش پیچیدہ مسائل کا باہمی مشاورت کے ذریعے حل تلاش کریں۔ اجیت ڈوبھال نے کہا کہ خلیج بنگال سے وابستہ یہ علاقائی تنظیم دنیا کے دو متحرک خطوں کو آپس میں جوڑتی ہے اور اس کے رکن ممالک کی مجموعی آبادی تقریباً 1.7 ارب ہے، جو دنیا کی کل آبادی کا تقریباً 22 فیصد بنتی ہے، جبکہ ان کی مجموعی معیشت کا حجم تقریباً 5 کھرب امریکی ڈالر ہے۔ انہوں نے کہا، "ہم صرف خلیج بنگال کے ذریعے جغرافیائی طور پر ہی نہیں بلکہ ہزاروں سال پر محیط مشترکہ تہذیبی اور ثقافتی ورثے کے ذریعے بھی ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔" قومی سلامتی کے مشیر نے کہا کہ بی آئی ایم ایس ٹی ای سی نے دہشت گردی، بین الاقوامی منظم جرائم، سائبر خطرات اور سمندری سلامتی جیسے شعبوں میں نمایاں تعاون کو فروغ دیا ہے اور اب رکن ممالک نئے اور ابھرتے ہوئے خطرات سے بھی مشترکہ طور پر نمٹنے کے لیے تیار ہیں۔ انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ علاقائی سلامتی، رابطہ کاری، صلاحیت سازی اور اقتصادی سلامتی جیسے بی آئی ایم ایس ٹی ای سی کے بنیادی اہداف مستقبل میں بھی تنظیم کی اجتماعی کوششوں کی رہنمائی کرتے رہنے چاہییں۔ اجیت ڈوبھال نے کہا کہ ہندوستان کے لیے بی آئی ایم ایس ٹی ای سی "نیبر ہڈ فرسٹ" پالیسی، "ایکٹ ایسٹ" پالیسی اور "مہاساگر" وژن کی عکاسی کرتا ہے، جس کا مقصد خطوں میں سلامتی اور ترقی کے لیے باہمی اور ہمہ جہت پیش رفت کو فروغ دینا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ سال بی آئی ایم ایس ٹی ای سی اپنے قیام کے 30 سال مکمل کرے گی، اس موقع پر تمام رکن ممالک کو چاہیے کہ وہ باہمی تعاون کو مزید وسعت دیں، ادارہ جاتی صلاحیتوں کو مضبوط بنائیں اور علاقائی سلامتی واستحکام کے لیے نئے عزم کے ساتھ آگے بڑھیں۔ اجیت ڈوبھال نے اظہار یقین کرتے ہوئے کہا کہ رکن ممالک کا مشترکہ وژن، یکساں امنگیں اور باہمی اعتماد مستقبل میں بھی خطے کے لیے عملی اور مثبت نتائج پیدا کرتے رہیں گے۔

دودھارا۔ جاتے ڈیہا دوبولیا رابطہ سڑک خستہ حالی کا شکار
ضلع انتظامیہ سے فوری مرمت کرائے جانے کا مطالبہ

سنت کبیر نگر: ترقیاتی بلاک سمریاواں کے گاؤں جاتے ڈیہا دوبولیا کو بی ایم سی ٹی بستی-مہداول شاہراہ کو جوڑنے والی دودھارا جاتے ڈیہا دوبولیا رابطہ سڑک شدید خستہ حالی کا شکار ہے۔ سڑک پر جگہ جگہ گہرے گڑھے بن جانے سے راہگیروں اور مقامی باشندوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، مگر بارہا شکایت اور مطالبے کے باوجود متعلقہ ذمہ داران اس مسئلے سے بے خبر بنے ہوئے ہیں۔ مقامی لوگوں کے مطابق سڑک کی طویل عرصے سے مرمت اور دیکھ بھال نہیں کی گئی، جس کے باعث اس کی حالت دن بہ دن خراب ہوتی جا رہی ہے۔ بارش کے موسم میں یہ سڑک مزید خطرناک ہو جاتی ہے اور حادثات کا اندیشہ بڑھ جاتا ہے۔ دیہی عوام کا کہنا ہے کہ اس راستے سے روزانہ بڑی تعداد میں طلبہ، کسان اور دیگر دیہی باشندے آمد و رفت کرتے ہیں، لیکن بدحال سڑک کی وجہ سے انہیں شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ دیہی باشندوں: نسیم الدین (گرام پردھان)، قاری محبوب عالم ندوی، عبدالمطلب، نذیر احمد، حکیم اسعد علیگ، چھابر چورسیا، رام نین چورسیا، رام چھیل یادو، رام لچھن، امیش کمار، عبدالحمید، حافظ توفیق احمد، رام پارس، بھاگمن، محمد عامر، مجیب الدین سمیت دیگر افراد نے ضلع انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ عوامی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے دودھارا جاتے ڈیہا رابطہ سڑک کی فوری مرمت کرائی جائے تاکہ لوگوں کو آمد و رفت میں پیش آنے والی دشواریوں سے نجات مل سکے

بھارت کی جیوا اکانومی ۲۰۳۵ رتک ۶۹۱ ربلین ڈالر تک پہنچ جائے گی

نئی دہلی: جمعرات کو نیتی آیوگ کے ذریعہ منظر عام پر لائے گئے روڈ میپ کے مطابق، ہندوستان کی بایو اکانومی 2035 تک 691 بلین امریکی ڈالر تک پھیل سکتی ہے، 30 ملین سے زیادہ اعلیٰ قدر والی ملازمتیں پیدا کر سکتی ہے اور ملک کو دنیا کی تین اعلیٰ بایو ٹیکنالوجی طاقتوں میں شامل کر سکتی ہے۔ مرکزی وزیر ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ ہندوستان اگلی بائیو ٹیکنالوجی کی ترقی میں قائدانہ کردار ادا کرنے کے لیے تیار ہے۔ 2035 تک بھارت کو ایک اہم بایو اکانومی پاور ہاؤس کے طور پر تعمیر کرنے کے لیے روڈ میپ کا آغاز کرتے ہوئے، سنگھ نے کہا کہ چوتھا صنعتی انقلاب بائیو ٹیکنالوجی کے ذریعے چلایا جا رہا ہے" اور کہا کہ عالمی بایو اکانومی مارکیٹ کی قیمت فی الحال 1.8-1.4 ٹریلین ڈالر ہے، جب کہ ہندوستان میں پہلے ہی 11,000 سے زیادہ بائیو ٹیکنالوجی اسٹارٹ اپ ہیں۔ وزیر نے کہا کہ ہم ان چند ممالک میں سے ہیں جنہوں نے بایو ٹیکنالوجی کے لیے ایک مخصوص پالیسی بنائی ہے۔ اس شعبے میں ہندوستان کے عزائم کو اجاگر کرتے ہوئے، سنگھ نے مزید کہا، ہم اب دوسروں کے تجربات کا انتظار نہیں کر رہے ہیں۔ ہم خطرہ مول لینے اور ایک خاص اعتماد کے ساتھ خطرہ مول لینے کے لیے تیار ہیں۔ یہ روڈ میپ بائیو مینوفیکچرنگ، AI سے چلنے والی بائیو ٹیکنالوجی، ریگولیٹری اصلاحات اور مضبوط صنعت کی شراکت پر توجہ مرکوز کرنے والی مشن پر مبنی حکمت عملی کے ذریعے 2047 تک ہندوستان کی بایو اکانومی کو مزید بڑھ کر 6.2 ٹریلین امریکی ڈالر تک لے جانے کا منصوبہ بناتا ہے، جس میں جی ڈی پی کا 8-10 فیصد حصہ ہوگا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ فیصلہ کن عمل درآمد کے ساتھ، ہندوستان دنیا کے معروف بائیو ٹیکنالوجی مرکز کے طور پر ابھر سکتا ہے۔

زنجبار کے صدر حسین علی میونی ہندوستان کے دورے پر آئیں گے

نئی دہلی: زنجبار کے صدر اور ریولوشنری کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر حسین علی میونی 17 سے 20 جولائی تک ہندوستان کے سرکاری دورے پر ہوں گے۔ وہ نائب صدر سی پی رادھا کرشنن کی دعوت پر ہندوستان آ رہے ہیں۔ ان کے ساتھ ان کی اہلیہ مریم میونی اور وزراء اور سینئر عہدیداروں پر مشتمل ایک اعلیٰ سطحی وفد بھی ہوگا۔ وزارت خارجہ کے مطابق صدر میونی جمعہ کی صبح چنئی پہنچیں گے، جہاں وہ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (آئی آئی ٹی) مدراس کے 63ویں کانووکیشن کی تقریب میں بطور مہمان خصوصی شرکت کریں گے۔ یہ دورہ خاص طور پر اہم ہے کیونکہ یہ زنجبار میں آئی آئی ٹی مدراس کیمپس کے قیام کے دو سال مکمل ہونے کے موقع پر ہے۔ صدر میونی ہفتہ کی رات چنئی سے نئی دہلی کا سفر کریں گے۔ صدر میونی کا اتوار کو مصروف پروگرام ہے۔ وہ صبح وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر سے ملاقات کریں گے۔ اس کے بعد، وہ نائب صدر رادھا کرشنن سے ملاقات کریں گے اور باہمی تعلقات کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیں گے اور دو طرفہ تعاون کو ایک نئی سمت دینے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کریں گے۔ اتوار کی سہ پہر، صدر میونی بابائے قوم مہاتما گاندھی کی یادگار راج گھاٹ پر بھی خراج عقیدت پیش کریں گے۔ طے شدہ سفر نامہ کے مطابق، صدر میونی اپنے ہندوستان کے دورے کا اختتام کریں گے اور 20 جولائی کی صبح اپنے آبائی ملک کے لیے روانہ ہوں گے۔ صدر میونی کے دورے سے دو طرفہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے اور تجارت، تعلیم اور صلاحیت سازی جیسے شعبوں میں تعاون کو نئی رفتار فراہم کرنے کی توقع ہے۔ زانزیبار مشرقی افریقی ملک تنزانیہ کا ایک نیم خودمختار علاقہ ہے۔

بھارت کا مقصد دو سال کے اندر نو ریاستوں میں

ایف ایم ڈی سے پاک اسٹیٹس حاصل کرنا ہے: راجیو رنجن سنگھ

نئی دہلی: ہندوستان اگلے دو سالوں میں کم از کم نو ریاستوں میں پاؤں اور منہ کی بیماری (ایف ایم ڈی) سے پاک حیثیت کو نشانہ بنا رہا ہے، ایک ایسا قدم جس سے حکومت کو امید ہے کہ آخرکار یورپ کی ڈیری مارکیٹ کا دروازہ کھل جائے گا جو دنیا کے سب سے بڑے دودھ پیدا کرنے والے کی پہنچ سے باہر ہے۔ جمعرات کو انڈین کونسل آف ایگریکلچرل ریسرچ (آئی سی اے آر) کے 98ویں یوم تاسیس کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے، ماہی پروری، حیوانات اور ڈیری کے وزیر راجیو رنجن سنگھ نے کہا کہ مستقل دیسی ویکسینیشن نے پہلے ہی ایف ایم ڈی کے پھیلاؤ کو تیزی سے کم کر دیا ہے جو 2021 میں 105 سے بڑھ کر گزشتہ سال صرف 40 رہ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلسل کم پھیلنے والی نو ریاستیں اور مکمل ویکسینیشن سائیکل اب ایف ایم ڈی سے پاک سرٹیفیکیشن کے لیے پہلے امیدواروں کے طور پر شناخت کیے گئے ہیں۔ راجیو رنجن سنگھ نے کہا، "دودھ کی پیداوار میں دنیا کی قیادت کرنے کے باوجود، ہم نے ڈیری مصنوعات برآمد کرنے کے لیے جدوجہد کی ہے، جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ترقی یافتہ ممالک، خاص طور پر یورپ میں، ایف ایم ڈی سے پاک سرٹیفیکیشن کی ضرورت ہے۔ وزیر اعظم نے 2030 تک ہندوستان کو ایف ایم ڈی سے پاک بنانے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک بار عالمی ادارہ برائے حیوانات کی طرف سے تصدیق ہو جانے کے بعد، نو ریاستیں مؤثر طریقے سے بھارت کو ان منڈیوں میں ڈیری برآمدات شروع کرنے کے لیے اپنی پہلی حقیقی جگہ دیں گی جو طویل عرصے سے تجارت کے لیے پیشگی شرط کے طور پر بیماریوں سے پاک حیثیت پر اصرار کرتی رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وسیع تر ویکسینیشن اور ٹریس ایبلٹی مہم کے ذریعے بیماری پر قابو پایا گیا، انہوں نے مزید کہا کہ حکومت نے 38 کروڑ جانوروں کو 13 ہندسوں کے ڈیجیٹل شناختی ٹیگ جاری کیے ہیں اور، اس سال، او ٹی پی پر مبنی تصدیقی نظام شروع کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ملک کے 18 جانوروں کے تحقیقی مراکز، متعدد یونیورسٹیوں اور 84 ویٹرنری کالجوں نے ہندوستان کو جانوروں کی صحت میں تکنیکی تربیت کو وسیع کرنے کے لیے بہت زیادہ گنجائش فراہم کی ہے۔ امریکی ٹیرف کے جھٹکے سے مچھلی کی برآمدات کی وصولی پر، وزیر نے کہا کہ 2025 میں لگائے گئے 58 فیصد امریکی ٹیرف نے ابتدائی طور پر امریکہ پر انحصار کرنے والے برآمد کنندگان کو متاثر کیا، جو ہندوستان کی سب سے بڑی سمندری غذا کی منڈی ہے، لیکن 2025-26 میں شپمنٹ اب بھی بڑھ کر 891,73 کروڑ روپے تک پہنچ گئی۔

مالیگاؤں میں حضور مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانیؒ کا
۶۴۰ رواں عرس مقدس عقیدت واحترام کے ساتھ اختتام پذیر

شہر مالیگاؤں کی معروف، قدیم روحانی وعرفانی خانقاہ خانقاہ اشرفیہ حسنیہ، سرکار کلاں، خوشامد پورہ میں حضور تارک السلطنت، غوث العالم، محبوب یزدانی حضرت سلطان سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے 640ویں عرس مقدس کی تین روزہ روحانی ودینی تقریبات نہایت تزک واحتشام، عقیدت واحترام اور روحانی ماحول میں اختتام پذیر ہوئیں۔ اس موقع پر شہر واطراف سے وابستگان سلسلۂ عالیہ اشرفیہ اور عاشقان اولیاء کی کثیر تعداد نے شرکت کر کے مخدومی فیوض وبرکات سے استفادہ کیا۔ تقریبات کا آغاز 26 محرم الحرام کو بعد نماز عشاء رسم پرچم کشائی سے ہوا۔ یہ بابرکت رسم حافظ مطیب احسن، عارف اشرفی، عبدالحمید قدیری، حافظ ساجد اسمٰعیل، ساجد سپنا اور شاہد اشرفی صاحبان کے ہاتھوں انجام پائی۔ اس موقع پر ترانۂ اشرفی، درود وسلام اور نذرانۂ عقیدت پیش کیا گیا جبکہ حافظ مطیب احسن صاحب نے امت مسلمہ، ملک میں امن وامان اور عرس مقدس کی کامیابی کے لیے خصوصی دعا فرمائی۔ بعدازاں شرکائے محفل میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ عرس کے دوسرے روز 27 محرم الحرام کو بعد نماز ظہر قرآن خوانی، بعد نماز عصر ختم خواجگان شریف، بعد نماز مغرب حلقۂ ذکر ولنگر اشرفیہ کا اہتمام کیا گیا، جس میں بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ بعد نماز عشاء ستائیسویں شریف کی فاتحہ کے موقع پر عظیم الشان روحانی اجتماع منعقد ہوا، جس میں خلیفۂ حضور شیخ اعظم حضرت علامہ مفتی افتخار جامعی اشرفی نے خطاب کرتے ہوئے حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانیؒ کی دینی، علمی، روحانی اور اصلاحی خدمات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے اولیائے کرام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے، محبت، اخوت، اتحاد اور خدمت خلق کو فروغ دینے کی تلقین کی۔ عرس کے تیسرے اور آخری روز 28 محرم الحرام کو بعد نماز عصر مسجد خانقاہ اشرفیہ میں قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا۔ بعد نماز عشاء عظیم الشان نعتیہ ومنقبتی مشاعرہ منعقد ہوا جس کی صدارت حافظ افتخار اشرفی نے فرمائی، شمع افروزی کی سعادت حافظ عبدالرحمن اشرفی صاحب نے حاصل کی جبکہ شہزاد عامر اشرفی نے نظامت کے فرائض بحسن وخوبی انجام دیے۔ اس نعتیہ ومنقبتی مشاعرے میں جناب واحد انصاری، حافظ اسمٰعیل یار علوی، رفیق سرور، حافظ مطیب احسن، حافظ ساجد اسمٰعیل، احمد سراج، ادریس وارثی، یوسف رانا، عتیق افضل، محمود اشرف، عطا اشرفی سمیت متعدد شعرائے کرام نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور مخدوم سمناں کی شان میں اپنے منظوم نذرانۂ عقیدت پیش کیے، جنہیں حاضرین نے بے حد سراہا۔

کرشن بہاری نورؔ کی تخلیقی انفرادیت کا اعتراف، فنی امتیازات کو خراج تحسین

شعری کلیات "من مُرشد" کی تقریبِ اجرا میں اہم ادبی شخصیات کی شرکت

نئی دہلی: اردو گھر میں واقع سیدنا سیف الدین آڈیٹوریم میں منفرد رنگ وآہنگ کے شاعر کرشن بہاری نورؔ کے کلیات 'من مرشد' کا اجرا عمل میں آیا۔ اس موقع پر اردو اور ہندی کے سرکردہ ادیبوں وشاعروں نے کرشن بہاری نور کے شعری امتیازات اور تخلیقی معنویت پر سیر حاصل گفتگو کی۔ واضح رہے کہ کرشن بہاری نور کا شعری کلیات 'من مرشد' معروف شاعر وادیب معین شاداب نے مرتب کیا ہے اور اس کی اشاعت کا اہتمام معروف اشاعتی ادارے 'عبارت پبلی کیشن' نے کیا ہے۔ 'من مرشد' کی تقریبِ اجرا کی صدارت معروف ہندی کوی اور گیت کار بال سروپ راہی نے کی۔ انھوں نے کرشن بہاری نورؔ کی یادوں کو ساجھا کرتے ہوئے ان کے تخلیقی امتیازات پر روشنی ڈالی۔ کرشن بہاری نورؔ کے صاحب زادے کنور ارون کمار نے ان کے ادبی ورثے کے تحفظ کے لیے کتاب کے مرتب ومدون معین شاداب اور ناشر سلام خان کی کوششوں کو سراہا۔ انھوں نے اپنے آنجہانی والد کرشن بہاری نور کو جذباتی خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر پروفیسر اختر الواسع نے کہا کہ برج نارائن چکبست، رگھوپتی سہائے فراق اور کنور مہندر سنگھ بیدی سحر کی طرح کرشن بہاری نورؔ کے بغیر اردو زبان مکمل نہیں ہو سکتی اور جس طرح امیر خسرو اردو ہندی دونوں بھاشاؤں کے جنک تھے اسی طرح کرشن بہاری نورؔ نے ان دونوں زبانوں کو ایک کر دیا۔ پروفیسر شہپر رسول نے کہا کہ کرشن بہاری نور کی خوبی یہ ہے کہ وہ سہل ممتنع میں شعر کہتے تھے اور ان کی شاعری زندگی کی تنظیم نو کرتی ہے۔ منصور عثمانی نے کہا کہ کرشن بہاری نورؔ ایک درویش صفت شاعر تھے۔ ان کے یہاں تغزل اور تصوف ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ خلیل الرحمان ایڈووکیٹ نے کرشن بہاری نور کی لفظیات اور ہندوستمیات کے حوالے سے پر مغز تقریر کی۔ پروفیسر اخلاق آہن نے کہا کہ 'من مرشد' بہت معنی خیز عنوان ہے جو ان کی شخصیت اور شاعری سے ہم آہنگ ہے۔ حقانی القاسمی نے کہا کہ کرشن بہاری نورؔ اپنے احساس، اظہار اور اپنی تخلیق میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ ان کا کلیات 'من مُرشد' تخیلات کا تاج محل ہے۔ جلسے کی نظامت ڈاکٹر شفیع ایوب نے کی۔ انھوں نے کرشن بہاری نورؔ کی شخصیت اور فن کی مختلف جہات کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ وہ لکھنوی تہذیب کے نمائندہ اور مشاعروں کی جان تھے۔ کتاب کے مرتب ومدون معروف شاعر وادیب معین شاداب نے کلیات کی تدوین وترتیب کے مراحل ومسائل کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ کرشن بہاری نورؔ کی شاعری محبت، انسان دوستی، تہذیبی شعور اور زبان کی لطافت کا حسین امتزاج ہے، جسے نئی نسل تک پہنچانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اشاعتی ادارے عبارت پبلی کیشن کے بانی سلام الدین خان نے خیر مقدمی کلمات میں 'من مُرشد' کی اشاعت کو کرشن بہاری نورؔ کی ادبی خدمات کے تئیں شایان شان خراجِ عقیدت سے تعبیر کیا۔ 'من مُرشد' کے اجرا کے جلسے میں کرشن بہاری نورؔ کے شاگردان ڈاکٹر کرشن کمار نازؔ، دیپک جین اور اروند اثرؔ وغیرہ بھی موجود تھے، جبکہ کرشن بہاری نورؔ کے اہلِ خانہ میں ان کی صاحب زادی نیرا شریواستو، داماد راکیش شریواستو، بہو رشمی شریواستو، پوتی سگندھا نے خصوصیت کے ساتھ تقریب میں شرکت کی۔ اس موقع پر 'من مُرشد' کی اشاعت کا اہتمام کرنے والے ہیوسٹن (امریکہ) میں مقیم شاعر وادیب عدیل زیدی اور معروف شاعر عباس تابش کے آڈیو اور ویڈیو پیغامات سنوائے گئے۔ رسمِ اجرا کے بعد کرشن بہاری نورؔ کی یاد میں "دھیان میں گم تھا" کے عنوان سے ایک مشاعرہ بھی منعقد ہوا، جس کی صدارت استاد شاعر سلیم شیرازی نے کی، جبکہ نظامت کے فرائض معین شاداب نے انجام دیے۔

ناگالینڈ: دہشت گرد حملے میں حوالدار محمد اقبال شہید، سرحدی گاؤں میں سوگ

جموں کشمیر کے ضلع پونچھ کے سرحدی گاؤں کلر میں اس وقت سوگ کی فضا قائم ہے کیونکہ ہندوستانی فوج کے حوالدار محمد اقبال ناگالینڈ کے ضلع چوموکیڈیما میں ایک دہشت گرد حملے میں شہید ہو گئے

جموں کشمیر کے ضلع پونچھ کے سرحدی گاؤں کلر میں اس وقت سوگ کی فضا قائم ہے کیونکہ ہندوستانی فوج کے حوالدار محمد اقبال ناگالینڈ کے ضلع چوموکیڈیما میں ایک دہشت گرد حملے میں شہید ہو گئے۔ پیر کو آسام رائفلز کی گاڑی کو مشتبہ آئی ای ڈی دھماکے کا نشانہ بنایا گیا، جس میں حوالدار اقبال جاں بحق جبکہ چار سکیورٹی اہلکاروں اور ایک شہری سمیت پانچ افراد زخمی ہوئے۔ چند روز قبل ہی چھٹی گزار کر واپس ڈیوٹی پر جانے والے شہید نے اہل خانہ سے ستمبر میں دوبارہ گھر آنے کا وعدہ کیا تھا، مگر اب ان کا جسدِ خاکی آبائی گاؤں پہنچنے کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ جموں کشمیر کے ضلع پونچھ کے سرحدی گاؤں کلر میں غم کی لہر دوڑ گئی ہے، جہاں ہندوستانی فوج کے حوالدار محمد اقبال کی ناگالینڈ میں دہشت گرد حملے میں شہادت پر اہل خانہ، رشتہ دار اور مقامی لوگ سوگوار ہیں۔ حوالدار محمد اقبال، جو ہندوستانی فوج میں ڈرائیور کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے تھے، حال ہی میں مختصر رخصت گزار کر اپنے خاندان سے ملنے کے بعد دوبارہ ڈیوٹی پر واپس گئے تھے۔ اہل خانہ کے مطابق انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ ستمبر میں گھاس کاٹنے کے سالانہ موسم کے دوران گھر واپس آ کر خاندان کا ہاتھ بٹائیں گے لیکن اب ان کے اہل خانہ ان کی آخری رسومات کی تیاری کر رہے ہیں۔ یہ حملہ پیر کو ناگالینڈ کے چوموکیڈیما ضلع کے شوخووی علاقے کے قریب اس وقت پیش آیا جب آسام رائفلز کی ایک گاڑی معمول کی آپریشنل نقل و حرکت کے دوران مشتبہ دیسی ساختہ دھماکہ خیز مواد (IED) کی زد میں آ گئی۔ دھماکے میں حوالدار محمد اقبال موقع پر شہید ہو گئے، جبکہ چار سکیورٹی اہلکاروں اور ایک شہری سمیت مجموعی طور پر پانچ افراد زخمی ہوئے، جنہیں فوری طور پر طبی امداد کے لیے منتقل کیا گیا۔ شہید حوالدار کے والد چوہدری کالو نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پورا خاندان ان کی واپسی کا بے چینی سے انتظار کر رہا تھا، لیکن قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ انہوں نے اپنے بیٹے کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ وہ ہر بار چھٹی ختم ہونے پر یہی کہتے تھے کہ جلد واپس آئیں گے اور گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹائیں گے، مگر اس مرتبہ ان کی واپسی شہادت کی صورت میں ہو رہی ہے۔ شہید کے بیٹے نے بھی میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے اپنے والد کی قربانی پر فخر کا اظہار کیا، تاہم ان کی جدائی کو خاندان کے لیے ناقابلِ تلافی نقصان قرار دیا۔ ادھر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے لیڈر رویندر رائنا نے ایکس پر شہید حوالدار محمد اقبال کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے ایک ویڈیو بھی شیئر کی۔ رویندر رائنا نے اپنے پیغام میں کہا کہ ”حب الوطنی کے گہرے جذبے سے سرشار حوالدار محمد اقبال نے مادرِ وطن کی خدمت میں اپنی جان قربان کر دی۔ پوری قوم انہیں سلام پیش کرتی ہے۔ وہ اس پورے خطے کے لیے ہمیشہ ہمت، بہادری اور فرض شناسی کی علامت رہیں گے اور لوگوں کے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔“ حملے کے بعد سکیورٹی فورسیز نے علاقے میں سرچ آپریشن شروع کر دیا ہے تاکہ حملے میں ملوث عناصر کا سراغ لگایا جا سکے، جبکہ واقعے کی مزید تحقیقات بھی جاری ہیں۔ حوالدار محمد اقبال کی شہادت پر پونچھ اور گرد و نواح میں افسوس کی لہر دوڑ گئی ہے، جہاں مقامی لوگوں نے انہیں ایک فرض شناس، بہادر اور خوش اخلاق شخصیت قرار دیتے ہوئے ان کی قربانی کو سلام پیش کیا۔ ہندوستانی فوج کے حوالدار محمد اقبال ناگالینڈ میں آسام رائفلز کے قافلے پر ہونے والے ایک مشتبہ آئی ای ڈی (IED) دھماکے میں شہید ہو گئے ہیں جس کے بعد ان کے آبائی گاؤں میں سوگ کا ماحول ہے۔ یہ حملہ ناگالینڈ کے چوموکیڈیما ضلع کے شوخووی علاقے کے قریب پیش آیا۔ آسام رائفلز کی گاڑی معمول کی آپریشنل نقل و حرکت پر تھی جب اسے مشتبہ دیسی ساختہ دھماکہ خیز مواد (IED) سے نشانہ بنایا گیا۔ دھماکے کے نتیجے میں حوالدار محمد اقبال موقع پر ہی شہید ہو گئے۔ اس حملے میں چار سکیورٹی اہلکار اور ایک شہری سمیت مجموعی طور پر پانچ افراد زخمی ہوئے، جنہیں فوری طبی امداد فراہم کی گئی۔

ایس آئی آر: اتراکھنڈ میں حیران کن بے ضابطگیاں

۲ر لاکھ ووٹروں کے والدین نابالغ، ۹۲ر ہزار کے دادا دادی نوجوان

دہرادون: اتراکھنڈ میں ووٹر فہرست کی خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) کے پہلے مرحلے میں حیران کن بے ضابطگیاں سامنے آئی ہیں۔ ریاست بھر میں 19 لاکھ 4 ہزار سے زائد اندراجات میں خامیاں پائی گئی ہیں، جن میں تقریباً دو لاکھ ایسے ووٹر شامل ہیں جن کے والدین کی عمر ان سے صرف 15 برس یا اس سے بھی کم زیادہ درج کی گئی ہے۔ اسی طرح 92 ہزار سے زائد ووٹروں کے دادا دادی، نانا نانی کی عمریں بھی غیر معمولی طور پر کم درج پائی گئی ہیں۔ انتخابی حکام کے مطابق ایک لاکھ 99 ہزار 121 ووٹروں کے معاملے میں والدین اور اولاد کی عمروں کے درمیان 15 برس یا اس سے کم کا فرق ریکارڈ کیا گیا ہے۔ اس بے ضابطگی نے ووٹر فہرست میں موجود خاندانی تفصیلات کے اندراج پر سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ دوسری جانب ایک لاکھ 9 ہزار 547 ووٹروں کے والدین کی عمر ان سے 50 برس سے زائد زیادہ درج پائی گئی ہے، جو ریکارڈ کی درستگی کے حوالے سے تشویش کا باعث ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق 92 ہزار 114 ایسے ووٹر بھی سامنے آئے ہیں جن کے دادا دادی یا نانا نانی کی عمر اور ان کی اپنی عمر کے درمیان 40 برس سے بھی کم کا فرق درج کیا گیا ہے۔ انتخابی حکام کا کہنا ہے کہ یہ معاملہ حقیقی خاندانی عمروں کے بجائے ووٹر فہرست میں موجود اندراجی خامیوں کی نشاندہی کرتا ہے۔ خصوصی گہری نظرثانی کے دوران دو لاکھ 39 ہزار 566 ایسے معاملات بھی سامنے آئے ہیں جن میں ایک ہی خاندان کے دو بچوں کے درمیان پیدائش کا وقفہ 9 ماہ سے کم درج کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ متعدد ووٹروں کے ناموں اور ان کے رشتہ داروں کے ناموں کے املا میں بھی سنگین غلطیاں پائی گئی ہیں۔ بعض اسمبلی حلقوں میں ووٹروں کے ناموں میں تقریباً نصف اندراجات میں خامیاں درج کی گئی ہیں۔ انتخابی حکام نے یہ بھی بتایا کہ پانچ لاکھ 26 ہزار 228 ایسے ووٹروں کی نشاندہی ہوئی ہے جنہیں زمینی سطح پر شناخت یا نقشہ بندی کے عمل کے دوران تلاش نہیں کیا جا سکا۔ ضلع اُدھم سنگھ نگر کے رودر پور اسمبلی حلقے میں ایسے ووٹروں کی تعداد سب سے زیادہ 42 ہزار 808 ریکارڈ کی گئی ہے۔ اگر نوٹس جاری ہونے کے بعد بھی ان ووٹروں کی شناخت اور رہائش کی تصدیق نہیں ہو سکی تو ان کے نام ووٹر فہرست سے خارج کیے جا سکتے ہیں۔ ایس آئی آر کے پہلے مرحلے کے بعد ووٹر فہرست کا مسودہ جاری کر دیا گیا ہے۔ اب انتخابی حکام متعلقہ ووٹروں کو نوٹس جاری کر کے ضروری دستاویزات طلب کریں گے تاکہ حتمی ووٹر فہرست کو زیادہ شفاف اور درست بنایا جا سکے۔

اجیت ڈوبھال کی سری لنکا، تھائی لینڈ، بنگلہ دیش اور میانمار کے اعلیٰ حکام سے ملاقاتیں

پانچویں اجلاس سے قبل بدھ کے روز سری لنکا۔ تھائی لینڈ۔ بنگلہ دیش اور میانمار کے اعلیٰ حکام کے ساتھ الگ الگ دوطرفہ ملاقاتیں کیں

نئی دہلی: بھارت کے قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال نے بمسٹیک قومی سلامتی سربراہان کے پانچویں اجلاس سے قبل بدھ کے روز سری لنکا۔ تھائی لینڈ۔ بنگلہ دیش اور میانمار کے اعلیٰ حکام کے ساتھ الگ الگ دو طرفہ ملاقاتیں کیں۔ ان ملاقاتوں میں دفاعی اور سلامتی کے شعبوں میں تعاون کے علاوہ علاقائی اور عالمی سلامتی سے متعلق امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اجیت ڈوبھال نے سری لنکا کے دفاعی سکریٹری ایئر وائس مارشل ریٹائرڈ سمپتھ تھویا کونتھا سے ملاقات کی۔ دونوں رہنماؤں نے دفاع۔ سلامتی اور بحری تعاون سے متعلق امور پر گفتگو کی اور علاقائی و عالمی سلامتی کی صورتحال پر بھی اپنے خیالات کا تبادلہ کیا۔ قومی سلامتی کے مشیر نے تھائی لینڈ کی قومی سلامتی کونسل کے سکریٹری جنرل چیٹ چائی بانگچواڈ سے بھی ملاقات کی۔ اس موقع پر دونوں ممالک کے درمیان سلامتی کے شعبے میں تعاون کا جائزہ لیا گیا۔ دونوں فریقوں نے خفیہ معلومات کے تبادلے۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے درمیان تعاون۔ رابطہ کاری کے فروغ اور نئے ادارہ جاتی نظام کے قیام کے ذریعے ہند۔ تھائی لینڈ تزویراتی شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے پر بھی بات چیت کی۔ اجیت ڈوبھال نے میانمار کے قومی سلامتی کے مشیر یوٹن آنگ سان سے بھی ملاقات کی جس میں دوطرفہ سلامتی تعاون اور علاقائی سلامتی کی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ انہوں نے بنگلہ دیش کے وزیراعظم کے دفاعی مشیر بریگیڈیئر جنرل ریٹائرڈ ڈاکٹر اے کے ایم شمس الاسلام سے بھی ملاقات کی اور باہمی دلچسپی کے مختلف امور پر گفتگو کی۔ یہ ملاقاتیں ایسے وقت میں ہوئی ہیں جب ہندوستان اپنے ہمسایہ ممالک کے ساتھ دفاعی اور سلامتی کے شعبوں میں شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ بمسٹیک قومی سلامتی کے مشیروں کا پانچواں اجلاس 17 جولائی کو نئی دہلی میں منعقد ہوگا جس کی میزبانی ہندوستان کر رہا ہے۔ بمسٹیک ایک اہم علاقائی تنظیم ہے جس کا قیام 6 جون 1997 کو بینکاک اعلامیے پر دستخط کے بعد عمل میں آیا تھا۔ ابتدا میں اس تنظیم کو بسٹ ایک یعنی بنگلہ دیش۔ ہندوستان۔ سری لنکا۔ تھائی لینڈ اقتصادی تعاون کے نام سے جانا جاتا تھا۔ بعدازاں دسمبر 1997 میں میانمار اور فروری 2004 میں بھوٹان اور نیپال کی شمولیت کے بعد اس تنظیم کا موجودہ نام بمسٹیک رکھا گیا۔ اس وقت اس تنظیم کے سات رکن ممالک ہیں۔ بھارت کے قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال نے نئی دہلی میں منعقدہ بمسٹیک ممالک کے سلامتی سربراہان کے اجلاس کے موقع پر سری لنکا، تھائی لینڈ، بنگلہ دیش اور میانمار کے اعلیٰ حکام کے ساتھ انتہائی اہم دو طرفہ ملاقاتیں کی ہیں۔ ان ملاقاتوں کا بنیادی مقصد علاقائی سلامتی، دفاعی تعاون اور سرحدوں کے انتظام کو مضبوط بنانا ہے۔

بھارت میں صنعتی گوداموں کی فراہمی

۲۰۲۶ء میں تقریباً ۵ر کروڑ مربع فٹ تک بڑھے گی

نئی دہلی: کولیئرز کی ایک رپورٹ کے مطابق مضبوط ترقیاتی منصوبوں اور سرمایہ کاروں کے مثبت رجحان کے باعث ہندوستان میں گریڈ اے صنعتی اور گوداموں کی فراہمی 2026 کے اختتام تک 5.4 سے 5 کروڑ مربع فٹ تک پہنچنے کا امکان ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بنیادی ڈھانچے کی ترقی اور ملکی مینوفیکچرنگ کے فروغ سے 2026 تک صنعتی اور گوداموں کی جگہ کی طلب میں مسلسل اضافہ متوقع ہے۔ کولیئرز انڈیا کے نیشنل ڈائریکٹر اور سربراہ برائے تحقیق، وِل نادر نے کہا، ”مضبوط ترقیاتی منصوبوں اور سرمایہ کاروں کے پُرامید رویے کی بدولت 2026 کے آخر تک گریڈ اے صنعتی و گوداموں کی فراہمی 4.5 سے 5 کروڑ مربع فٹ تک پہنچنے کی توقع ہے۔“ انہوں نے کہا کہ عالمی غیر یقینی صورتحال کے باوجود ڈویلپرز اس شعبے کی طویل مدتی ترقی کے حوالے سے پُراعتماد ہیں۔ رپورٹ کے مطابق 2026 کی پہلی ششماہی (H1) میں ملک کے آٹھ بڑے شہروں میں صنعتی اور گوداموں کی لیزنگ سال بہ سال 12 فیصد بڑھ کر تقریباً 2 کروڑ 20 لاکھ مربع فٹ تک پہنچ گئی۔ دہلی۔ این سی آر اور چنئی نے مجموعی طلب کا 45 فیصد سے زیادہ حصہ اپنے نام کیا۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ دوسری سہ ماہی میں لیزنگ تقریباً ایک کروڑ 10 لاکھ مربع فٹ رہی، جو گزشتہ سہ ماہی کے مقابلے میں ایک فیصد کم تھی۔ اس کمی کی وجہ مغربی ایشیا میں جاری تنازع کے باعث سپلائی چین میں پیدا ہونے والی رکاوٹیں بتائی گئی ہیں۔ تاہم رپورٹ کے مطابق اگر عالمی سطح پر غیر یقینی صورتحال محدود رہی تو آنے والی سہ ماہیوں میں طلب میں دوبارہ بہتری کا امکان ہے۔ 2026 کی پہلی ششماہی میں تھرڈ پارٹی لاجسٹکس (3PL) کمپنیاں سب سے بڑی کرایہ دار رہیں، جن کا مجموعی لیزنگ میں 30 فیصد حصہ رہا۔ اس کے بعد انجینئرنگ کمپنیوں کا حصہ 21 فیصد اور ای۔ کامرس کمپنیوں کا حصہ 16 فیصد رہا۔ الیکٹرانکس شعبے میں بھی سالانہ بنیاد پر تقریباً دوگنا اضافہ ریکارڈ کیا گیا، جو طلب میں بڑھتے ہوئے تنوع کی نشاندہی کرتا ہے۔ سپلائی کے لحاظ سے 2026 کی پہلی ششماہی میں نئے صنعتی و گودام منصوبوں کی تکمیل 27 فیصد بڑھ کر تقریباً 2 کروڑ 50 لاکھ مربع فٹ تک پہنچ گئی، جو طلب سے زیادہ رہی۔ دہلی-این سی آر اور ممبئی نے نئی سپلائی میں 40 فیصد سے زیادہ حصہ لیا، جبکہ سپلائی طلب سے بڑھ جانے کے باعث خالی جگہوں کی مجموعی شرح بڑھ کر 2.17 فیصد ہو گئی۔

حکومت اُڑان اسکیم کے تحت مالی امداد کو ۵ر سال تک بڑھا دے گی

اڑان ورکشاپ کے موقع پر، وزیر نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ اصلاح شدہ اسکیم جس کو مزید ۱۰ر سال کے لیے بڑھایا گیا ہے

دہلی: مرکزی وزیر شہری ہوابازی رام موہن نائیڈو نے جمعرات کو کہا کہ حکومت اڑان علاقائی کنیکٹیویٹی اسکیم کے تحت کام کرنے والی ایئر لائنز کو تین سال سے پانچ سال تک مرحلہ وار طور پر مالی مدد دے گی تاکہ علاقائی راستوں کی عملداری کو بہتر بنایا جا سکے۔ اڑان ورکشاپ کے موقع پر، وزیر نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ اصلاح شدہ اسکیم جس کو مزید 10 سال کے لیے بڑھایا گیا ہے، ہوائی اڈوں کے لیے وائبلٹی گیپ فنڈنگ حاصل کرنے کے لیے اہلیت کے معیار کو بھی وسیع کرے گا۔ نائیڈو نے کہا کہ پہلے، اگر کسی ہوائی اڈے پر ہفتے میں سات سے کم پروازیں ہوتی ہیں تو اسے غیر محفوظ یا کم خدمت کے طور پر درجہ بندی کیا جاتا تھا۔ اب ہم نے اس حد کو بڑھا کر ہفتے میں 14 پروازیں کر دی ہیں، جس سے مزید راستوں کو قابل عمل فرق کی فنڈنگ حاصل ہو سکے گی۔ وزیر نے کہا کہ حکومت ہوائی اڈے کے بنیادی ڈھانچے کو تیز رفتاری سے بڑھا رہی ہے اور اب پالیسی تبدیلیوں کے ذریعے علاقائی رابطوں کو بہتر بنانے پر توجہ مرکوز کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا، ہم ہر مہینے ایک نیا ٹرمینل یا ایک نیا ہوائی اڈہ بنا رہے ہیں۔ اب ہمیں کنیکٹیویٹی کو بہتر بنانا ہے، اور اس کے لیے ہم نے موجودہ اڑان اسکیم میں تبدیلیاں کی ہیں۔ وزیر نے Tier-2 اور Tier-3 شہروں کے ہوائی اڈوں کیلئے آپریشنل اور مینٹیننس سپورٹ کا بھی اعلان کیا جو مسافروں کی کم ٹریفک کی وجہ سے ٹوٹنے کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کچھ ہوائی اڈوں کو مسافروں کی کم تعداد کی وجہ سے نقصانات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ جہاں بھی ہوائی اڈے اپنے آپریشنل اخراجات کو پورا کرنے سے قاصر ہوں، وہاں حکومت آپریشنل اور مینٹیننس سپورٹ فراہم کر کے مدد کا ہاتھ بڑھائے گی۔ وزیر نے اگلی دہائی میں 100 ہوائی اڈے اور 200 ہیلی پورٹ بنانے کے حکومت کے ہدف کو دہرایا، اور کہا کہ ریاستوں کے ساتھ قریبی تال میل اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے اہم ہوگا۔ ہم نے ورکشاپ میں تمام ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں سے 100 فیصد شرکت کی ہے۔

مشترکہ معیار سازی کا فریم ورک سب کی جیت ہوگا

بنگلورو: صارفین کے امور، خوراک اور عوامی تقسیم اور نئی اور قابل تجدید توانائی کے مرکزی وزیر پرہلاد جوشی نے جمعرات کو کہا کہ طویل عرصے سے زیر التواء برکس مفاہمت کی یادداشت (ایم او یو) کو حتمی شکل دینا اور اس پر دستخط کرنا ”بھارت کے معیار سازی کے میدان میں اور معیاری طور پر جیت کے طور پر بھارت کی جیت ہوگی۔ اس کی برکس چیئرشپ 2026 کے تحت بنگلورو میں برکس نیشنل اسٹینڈرڈائزیشن باڈیز کے سربراہوں کی 5 ویں میٹنگ کی میزبانی کی۔ ہندوستان 16-17 جولائی کو دو روزہ اجلاس کی میزبانی کر رہا ہے، جس میں 11 برکس رکن ممالک سے قومی معیار سازی باڈیز کے سربراہان کو ایک ساتھ لایا جا رہا ہے تاکہ معیاری تعاون کو مضبوط کیا جا سکے۔ جوشی نے افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جیسا کہ آپ جانتے ہیں، برکس کے 11 رکن ممالک کے قومی معیار سازی اداروں کے سربراہان 5 ویں برکس ہیڈز آف نیشنل اسٹینڈرڈز باڈیز کی میٹنگ کے لیے بنگلور میں جمع ہوئے ہیں، اور ہندوستان اس میٹنگ کی صدارت کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ برکس گیارہ رکن ممالک - برازیل، چین، مصر، ایتھوپیا، ہندوستان، انڈونیشیا، ایران، روسی فیڈریشن، سعودی عرب، جنوبی افریقہ اور متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کو اکٹھا کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس میٹنگ کا مقصد معیار سازی میں تعاون کو مضبوط بنانا ہے۔ معیاری کاری میں ہندوستان کی ترقی پر روشنی ڈالتے ہوئے، وزیر نے کہا، گزشتہ 12 سالوں میں، ہندوستان نے اپنے معیارات میں نمایاں اضافہ کیا ہے۔ آج ہمارے معیارات 300,23 تک پہنچ گئے ہیں، اور مزید اضافہ کیا جا رہا ہے۔ بہت جلد، ہمارے پاس ملک میں تقریباً 000,25 معیارات ہوں گے۔ یہ اب تک کا سب سے زیادہ ہے، اور یہ پچھلے 12 سالوں میں بہت تیزی سے ترقی کی عکاسی کرتا ہے۔ جوشی نے کہا کہ ہندوستان نے بھی اپنے زیادہ تر معیارات کو بین الاقوامی معیارات کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”برکس کے ممبران کے درمیان معیار سازی میں بھی مضبوط تعاون ہے۔ ہمارے تقریباً 98 فیصد معیارات اب عالمی معیارات سے ہم آہنگ ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ جو بھی معیار ہم تجویز کرتے ہیں وہ تقریباً تمام بڑے ممالک میں قبول کیے جاتے ہیں۔ ہم آہنگی سے میرا مطلب یہی ہے۔

جامعہ سراج العلوم، تیل ہٹہ بازار

سیوان میں ناظم امارتِ شرعیہ کا فکر انگیز خطاب

جامعہ سراج العلوم، تیل ہٹہ بازار، ضلع سیوان ایک قدیم اور مشہور، دینی درس گاہ ہے، جس کا امارتِ شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال سے نہایت قدیم، مضبوط اور خوشگوار تعلق رہا ہے، اسی دیرینہ رشتے کی ایک خوبصورت جھلک اس وقت دیکھنے کو ملی جب 14 جولائی 2026ء کو 2 بجے دن، ناظمِ امارتِ شرعیہ وصدر مفتی حضرت مولانا مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی صاحب، مولانا محفوظ قاسمی صاحب جامعہ کے مہتمم کی دعوت پر جامعہ تشریف لائے، ناظم صاحب کے ساتھ اس سفر میں مولانا محمد ابوالکلام شمسی صاحب معاون ناظم امارت شرعیہ بھی موجود رہے، جامعہ کے وسیع احاطے میں واقع بڑی مسجد میں طلبۂ عزیز، اساتذۂ کرام، منتظمین مدرسہ اور شہر کے معزز حضرات کی موجودگی میں ایک روح پرور پروگرام منعقد ہوا، جس میں حضرت ناظم صاحب نے نہایت بصیرت افروز اور تربیت آموز خطاب فرمایا، حضرت نے طلبۂ عزیز کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ جس علمِ دین کے حصول میں مصروف ہیں، وہ دنیا و آخرت کی کامیابی کا سب سے عظیم سرمایہ ہے، اس لیے ادھر اُدھر کی بے مقصد چیزوں میں وقت ضائع کرنے کے بجائے پوری یکسوئی، اخلاص اور محنت کے ساتھ اپنے مقصدِ تعلیم پر توجہ دیں، آپ نے فرمایا کہ علم کی حقیقی برکت تقویٰ، نیک اعمال اور گناہوں سے اجتناب کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ اسی مناسبت سے حضرت امام شافعیؒ کا مشہور واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب انہوں نے اپنے حافظے کی کمزوری کی شکایت اپنے استاذ سے کی تو استاذ نے نصیحت فرمائی کہ گناہوں سے بچو، کیونکہ علم اللہ تعالیٰ کا نور ہے اور اللہ کا نور گناہگار کو عطا نہیں کیا جاتا، اس لیے طلبہ کو چاہیے کہ وہ ہر قسم کے معاصیات سے بچیں، اللہ تعالیٰ اور رسولِ اکرم ﷺ کی تعلیمات پر عمل کریں اور ہمیشہ اپنی تعلیم کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کو بنائے رکھیں، حضرت ناظم صاحب نے مزید فرمایا کہ ہر طالبِ علم کو چاہیے کہ وہ علم کے کسی نہ کسی فن میں مہارت حاصل کرنے کی کوشش کرے، اس مقصد کے لیے محنت و استقامت اختیار کرے، اساتذۂ کرام کا ادب و احترام کرے، اپنے ادارے سے محبت رکھے، بڑوں کا احترام اور چھوٹوں پر شفقت کا جذبہ اپنائے، نیز موبائل کے غیر ضروری استعمال سے حتی الامکان دور رہے تاکہ علمی یکسوئی برقرار رہے، اساتذۂ کرام کو مخاطب کرتے ہوئے حضرت نے فرمایا کہ یہ بچے اللہ تعالیٰ کی امانت ہیں۔ ان کی تعلیم و تربیت کو اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے ان کے ساتھ شفقت، محبت اور حسنِ اخلاق کا برتاؤ کریں، بے جا سختی کے بجائے حوصلہ افزائی اور خیر خواہی کا انداز اختیار کریں، کیونکہ محبت سے کی جانے والی تربیت زیادہ مؤثر اور دیرپا ثابت ہوتی ہے، اپنے خطاب کے دوران حضرت نے جامعہ کے بزرگوں، بالخصوص حضرت مولانا محمد اقبالؒ اور حضرت مولانا مظہر صاحبؒ کی دینی، تعلیمی اور دعوتی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کیا اور امارتِ شرعیہ و امیرِ شریعت کے ساتھ ان کے مضبوط اور تاریخی تعلقات کا تذکرہ فرمایا۔ آخر میں حضرت نے موجودہ ذمہ دارانِ جامعہ، خصوصاً مولانا محفوظ قاسمی صاحب (مہتمم)، جناب فضل علی صاحب (ناظمِ مدرسہ)، مولانا مرتضیٰ صاحب (قاضیِ شریعت، سیوان، و استاذِ جامعہ)، جملہ اساتذۂ کرام، منتظمین اور طلبۂ عزیز کا پرتپاک استقبال اور محبت و اخلاص پر دلی شکریہ ادا کیا۔ واضح رہے کہ حضرت ناظمِ امارتِ شرعیہ کی جامعہ آمد پر اساتذۂ کرام، طلبۂ عزیز اور منتظمین نے نہایت گرم جوشی سے استقبال کیا اور اپنی مسرت و عقیدت کا بھرپور اظہار کیا، حضرت کا یہ دورہ اور فکر انگیز خطاب طلبہ اور اہلِ جامعہ کے لیے علمی، فکری اور تربیتی اعتبار سے نہایت مفید اور یادگار ثابت ہوا، اور آخر میں حضرت ناظم صاحب کی دعاء پر مجلس کا اختتام ہوا۔

پہلی نامیاتی خوبانی کی ترسیل کی سہولت فراہم کی

نئی دہلی: تجارت اور صنعت کے وزیر پیوش گوئل نے جمعرات کو کہا کہ لداخ سے متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کو 5 میٹرک ٹن نامیاتی خوبانی کی پہلی کھیپ کی برآمد گھریلو کھانے کی مصنوعات کی ایک اور مثال ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم X پر ایک پوسٹ میں، وزیر نے کہا کہ گزشتہ چند مہینوں میں، زرعی اور پراسیسڈ فوڈ پروڈکٹس ایکسپورٹ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (APEDA) کی کوششوں کی بدولت، ملک بھر کے کسانوں کو اپنی پیداوار کی بہتر قیمتیں مل رہی ہیں اور عالمی منڈیوں تک نئی رسائی حاصل ہو رہی ہے۔ گوئل نے کہا، ”لداخ سے متحدہ عرب امارات کو 5 میٹرک ٹن نامیاتی خوبانی کی پہلی کھیپ کی برآمد اس کی ایک اور طاقتور مثال ہے۔ وزیر نے کہا کہ یہ پہل ہندوستانی نامیاتی مصنوعات کو بین الاقوامی سطح پر پہچان دلانے، کسانوں کی آمدنی بڑھانے اور پائیدار معاش کے نئے مواقع پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرے گی۔ پچھلے ہفتے، اے پی ای ڈی اے نے دو میٹرک ٹن امرپالی آم کی دبئی کو برآمد میں سہولت فراہم کی، جو جھارکھنڈ کے قبائلی علاقوں میں خواتین کی قیادت والی کسان پروڈیوسر کمپنیوں سے حاصل کی گئی۔

امارت شرعیہ کی تحریک پر ایس آئی آر کے

عمل میں رہنمائی کیلئے جھارکھنڈ کے اضلاع میں ہیلپ سینٹرس کا قیام

پھلواری شریف: (پریس ریلیز) ملک کے جمہوری نظام میں رائے دہی اور ووٹوں کی حیثیت بڑی اہمیت کی حامل ہوتی ہے، اس کے ذریعے حکومت سازی ہوتی ہے اور جمہوری اداروں کو فروغ ملتا ہے، ماضی میں بہار، مغربی بنگال وغیرہ میں SIR ہوا، اور اس وقت ریاست جھارکھنڈ میں SIR کا کام چل رہا ہے، جو 29 جولائی تک جاری رہے گا، SIR کے فارم کو صحیح طریقے سے بھرنے اور جمع کرنے کے لیے امارتِ شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال کے امیر شریعت حضرت مولانا سید احمد ولی فیصل رحمانی کی ہدایت پر، ناظم امارتِ شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال مولانا مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی، قاضیِ شریعت مولانا محمد انظار عالم قاسمی، اور نائب ناظم و منتظم مولانا مفتی محمد سہراب عالم ندوی کی نگرانی میں پورے جھارکھنڈ میں بیداری مہم نہایت ہی مربوط انداز میں چلائی جا رہی ہے، اس مقصد کے لیے بلاک کی سطح سے قصبات تک متعدد ٹیمیں عوامی مقامات پر تربیتی و بیداری پروگرام منعقد کر رہی ہیں، عام لوگوں کو SIR سے متعلق ضروری رہنمائی فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ فارم کی جانچ، اصلاح اور جمع کرنے کے طریقۂ کار سے بھی واقف کرایا جا رہا ہے، نیز ہر جگہ ذمہ دار افراد پر مشتمل ہیلپ ڈیسک بھی تشکیل دیے جا رہے ہیں، ٹیموں کی رپورٹوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس عوامی بیداری مہم کے مفید اثرات ظاہر ہو رہے ہیں، اور لوگ بڑی دلچسپی کے ساتھ تربیتی پروگراموں میں شرکت کر کے SIR کے طریقۂ کار کو سمجھ رہے ہیں، ضلع گڈا کے مہگاواں بلاک کے دس سے زیادہ گاؤں میں تربیتی کیمپ لگائے گئے، مولانا مفتی محمد سہیل اختر قاسمی، نائب قاضی شریعت، مولانا مفتی محمد مجیب الرحمن قاسمی، معاون قاضی شریعت، اور مفتی محمد شمیم اختر قاسمی کی جہدِ مسلسل سے ان علاقوں میں ہیلپ ڈیسک بھی قائم ہو گیا ہے۔ ضلع رانچی کے کئی بڑے بلاکوں کے آٹھ مقامات پر تربیتی کیمپ لگائے گئے، وہاں قاضیِ شریعت مولانا محمد انور قاسمی کی رہنمائی میں بہت سے افراد نے اپنے فارم جمع کیے، قاضی ضمیر الدین قاسمی گریڈیہہ نے پچمبہ سے اپنی رپورٹ دیتے ہوئے کہا کہ یہاں کئی جگہوں پر کیمپ لگائے گئے، اور ہر جگہ فعال نوجوانوں کی قیادت میں ہیلپ ڈیسک کا قیام عمل میں آ گیا ہے، جمشید پور، ضلع مشرقی سنگھ بھوم سے مولانا قمر انیس قاسمی اور مولانا سعود عالم قاسمی نے بتایا کہ ان حضرات نے کئی جگہوں پر کامیاب تربیتی پروگرام کیے، اور اب تک متعدد مقامات پر ہیلپ ڈیسک بھی قائم ہو چکے ہیں، جن کی ذمہ داریاں مقامی افراد کے سپرد کر دی گئی ہیں، ضلع دیوگھر کے مختلف بلاکوں کے چار دیہات میں چھ میٹنگیں ہوئیں، جن میں بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی، اور تقریباً 30 ر افراد کو ہیلپ ڈیسک قائم کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی، دیوگھر کا کام مولانا احمد حسین قاسمی معاون ناظم امارت شرعیہ کی قیادت میں انجام پایا، ضلع دھنباد کے کئی بلاکوں اور متعدد بستیوں میں تربیتی کیمپ لگائے گئے۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

ایشین انڈر-۲۰ /ایتھلیٹکس چیمپئن شپ میں بھارت کا شاندار مظاہرہ

ٹیسٹ کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کے بعد بین اسٹوکس ڈرہم کیلئے کھیلیں گے

بین الاقوامی کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کے بعد بین اسٹوکس آئندہ ہفتے اپنی گھریلو کاؤنٹی ٹیم ڈرہم کی نمائندگی کرتے ہوئے ایک بار پھر میدان میں نظر آئیں گے۔ اسٹوکس ۲۱/جولائی سے شروع ہونے والے گھریلو ون ڈے کپ میں ڈربی شائر کے خلاف اپنا پہلا میچ کھیلیں گے۔ بین الاقوامی کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کے بعد بین اسٹوکس آئندہ ہفتے اپنی گھریلو کاؤنٹی ٹیم ڈرہم کی نمائندگی کرتے ہوئے ایک بار پھر میدان میں نظر آئیں گے۔ اسٹوکس ۲۱/جولائی سے شروع ہونے والے گھریلو ون ڈے کپ میں ڈربی شائر کے خلاف اپنا پہلا میچ کھیلیں گے۔ اگر وہ مکمل طور پر فٹ رہے تو ۵۰/اوورز کے میٹرو بینک کپ اور کاؤنٹی چیمپئن شپ سیزن کے باقی تمام میچوں کے لیے بھی ڈرہم کو دستیاب ہوں گے۔ ڈرہم کے ہیڈ کوچ ریان کیمپ بیل نے اسٹوکس کی واپسی پر کہا ”وہ اب بین الاقوامی ٹیسٹ کرکٹ سے ریٹائر ہو چکے سپر اسٹار ہیں، لیکن ڈرہم کے کرکٹر کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریاں سنبھال چکے ہیں۔ انہوں نے ٹریننگ شروع کر دی ہے اور ہماری خواہش ہے کہ وہ تمام میچ کھیلیں۔ ظاہر ہے ہمیں ان کے ورک لوڈ کا خیال رکھنا ہوگا، کیونکہ انہوں نے کافی کرکٹ کھیلی ہے، اس لیے ان کی مناسب دیکھ بھال ضروری ہے۔ فی الحال وہ واپس آ چکے ہیں اور ہم انہیں ٹیم میں پا کر بے حد خوش ہیں۔“ ڈرہم اس وقت کاؤنٹی چیمپئن شپ کے دوسرے ڈویژن میں سرفہرست ہے اور ٹیم کو امید ہے کہ خطاب کی دوڑ میں اسٹوکس کی خدمات حاصل رہیں گی۔ میٹرو بینک کپ میں بھی ڈرہم مضبوط ٹیم کے ساتھ میدان میں اترے گا، جس میں ایلیکس لیز، ایمیلیو گے اور اولی رابنسن جیسے کھلاڑی شامل ہیں۔ ریٹائرمنٹ کے فوراً بعد اسٹوکس اپنے اہل خانہ کے ساتھ سفاری پر گئے تھے، تاہم اس کے بعد وہ ڈرہم کے گھریلو ٹی ۲۰/بلاسٹ مقابلوں کے دوران اسٹیڈیم میں شائقین کے درمیان موجود رہے، جہاں انہوں نے مداحوں کو آٹوگراف بھی دیے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد مسلسل یہ قیاس آرائیاں جاری ہیں کہ اگلے سال ایشیز سیریز کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ اپنے فیصلے پر نظر ثانی کر سکتے ہیں۔ خاص طور پر اتوار کو برینڈن میکولم کے انگلینڈ کے ٹیسٹ کوچ کے عہدے سے ہٹنے کے بعد یہ بحث مزید تیز ہوگئی ہے، تاہم اسٹوکس ایسی تمام خبروں کی تردید کرتے رہے ہیں۔ واضح رہے کہ اسٹوکس نے ٹرینٹ برج میں نیوزی لینڈ کے خلاف ۱۶۰/رنز سے ٹیسٹ شکست کے بعد اپنے بین الاقوامی کریئر کا اختتام کیا تھا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا تھا کہ ایک بین الاقوامی کرکٹر کے طور پر اب ان کے اندر مزید ”لڑنے کی طاقت نہیں بچی۔“

لارڈز میں آخری ٹیسٹ کھیلنا یادگار لمحہ رہا

انگلینڈ کی سابق کپتان ہیدر نائٹ نے کہا ہے کہ لارڈز میں خواتین کا تاریخی ٹیسٹ میچ کھیل کر بین الاقوامی کرکٹ سے رخصت ہونا ان کے لیے ایک یادگار تجربہ رہا اور وہ اپنے فیصلے سے مطمئن ہیں۔ ۱۶/سالہ شاندار بین الاقوامی کریئر کے بعد ریٹائرمنٹ لینے والی ہیدر نائٹ نے کہا کہ انہیں سال کے آغاز ہی میں احساس ہو گیا تھا کہ یہ ان کا آخری سیزن ہو سکتا ہے۔ تاہم ان کی پوری توجہ انگلینڈ کے لیے اہم گھریلو سیزن، خواتین کے ٹی ۲۰/ورلڈ کپ اور لارڈز میں منعقد ہونے والے پہلے خواتین کے ٹیسٹ پر مرکوز رہی۔ انہوں نے کہا ”میں نے اس موسم گرما میں اپنی مکمل صلاحیت کا مظاہرہ کیا۔ اب مجھے لگتا ہے کہ یہی رخصت ہونے کا درست وقت ہے۔ میں اس فیصلے پر خوش ہوں اور مستقبل کے نئے مواقع کے لیے پُرجوش بھی ہوں۔“ ہیدر نائٹ نے اپنے کریئر میں کئی مشکلات کا سامنا کیا۔ رواں سال ایشیز سیریز کے بعد ان سے انگلینڈ کی کپتانی واپس لے لی گئی تھی، جبکہ خواتین کے ورلڈ کپ سے قبل وہ ہیمسٹرنگ انجری سے صحت یاب ہونے کی دوڑ میں بھی شامل رہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ ان کا اختتام مثالی نہیں تھا، لیکن لارڈز میں ٹیسٹ کھیل کر کریئر ختم کرنا ان کے لیے باعثِ فخر ہے۔ ان کے مطابق ٹیسٹ کرکٹ ان کا پسندیدہ فارمیٹ ہے کیونکہ یہ جسمانی اور ذہنی اعتبار سے سب سے زیادہ چیلنجنگ ہوتا ہے، جبکہ لارڈز ان کے لیے ہمیشہ ایک خاص میدان رہے گا۔ دوسری جانب اوپنر ٹیمی بیومونٹ نے بھی اسی ٹیسٹ کے بعد بین الاقوامی کرکٹ سے ریٹائرمنٹ لے لی۔

گراؤنڈ پر بلاّ اُٹھایا تو پاپا، دادا جی، ماں اور بہن کا چہرا نگاہوں میں تھا

لارڈس کی کوئین کا خطاب پانے والی یاستکا بھاٹیا کا دل کو چھو لینے والا بیان

لارڈس کی ۲۰۲/سالہ تاریخ میں کھیلے گئے پہلے خواتین ٹیسٹ میچ میں ہندوستان کی تاریخی فتح کی ہیرو وکٹ کیپر بلے باز یاستکا بھاٹیا کیلئے سنچری صرف ایک ریکارڈ نہیں تھی بلکہ ان کے پورے خاندان کے برسوں پرانے خواب کی تعبیر تھی۔ ٹیم انڈیا کی دوسری اننگز میں ۱۵۸/گیندوں پر ۱۱۳/رنز کی شاندار اننگز کھیلنے کے بعد جب یاستکا نے اپنا بلاّ بلند کر کے خوشی کا اظہار کیا تو ان کی نگاہوں میں اپنے والدین،

بہن اور آنجہانی دادا کا چہرا گھوم گیا۔ میچ کے بعد یاستکا نے اپنے والد کو فون کر کے جذباتی انداز میں کہا کہ ”پاپا! جب میں نے بلاّ اٹھایا تو مجھے آپ دونوں، میری بہن اور دادا جی اظر آ رہے تھے۔ محسوس ہوا جیسے سب مجھے آشیرواد دے رہے ہیں۔“ یاستکا کے والد ہریش بھاٹیا نے بتایا کہ جب ان کی بیٹی ۹۱/رنز پر تھی اور لنچ کا وقفہ ہوا تو وہ سیدھے مندر پہنچ گئے تھے۔ وہاں انہوں نے صرف ایک ہی دعا کی کہ ”بھگوان! آج میری بیٹی کی سنچری مکمل کروا دیجیے۔“ ان کا کہنا تھا کہ انجری سے واپسی کے بعد یہ سنچری یاستکا کے اعتماد کیلئے بے حد ضروری تھی۔ جب وہ ۹۹/رنز پر پہنچیں تو پورے خاندان کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں اور جیسے ہی انہوں نے سنچری مکمل کی، گھر والوں کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو بہنے لگے۔ یاد رہے کہ یاستکا بھاٹیا نے کرکٹ کھیلنے کا آغاز بڑودہ کے پولو گراؤنڈ میں واقع یوتھ سروس سینٹر سے کیا تھا۔ بہترین کارکردگی کی بدولت پہلے انہیں بڑودہ کی انڈر ۱۹/ٹیم میں جگہ ملی، پھر وہ سینئر ٹیم کا حصہ بنیں۔ ۲۰۲۱ء میں ان کا انتخاب ہندوستانی خواتین کرکٹ ٹیم میں ہوا اور ۲۰۲۲ء کے آسٹریلیا دورہ پر انہوں نے ٹیسٹ، ایکروزہ اور ٹی ٹوئنٹی، تینوں فارمیٹس میں بین الاقوامی کریئر کا آغاز کیا۔ یاستکا روزانہ تقریباً تین گھنٹے بیٹنگ اور وکٹ کیپنگ کی مشق کرتی ہیں۔ وہ کھیل کے ساتھ ساتھ تعلیم میں بھی نمایاں رہیں۔ بارہویں جماعت (سائنس) میں انہوں نے ۹۰/فیصد نمبر حاصل کئے تھے۔ وہ اپنی فٹ نیس کیلئے گزشتہ دس برس سے چینی استعمال نہیں کرتیں، مٹھائی سے پرہیز کرتی ہیں اور اپنی غذا میں پھل اور خشک میوے شامل رکھنے کے ساتھ باقاعدگی سے جم اور دوڑ کی مشق کرتی ہیں۔ بچپن ہی سے مختلف کھیلوں میں گہری دلچسپی رکھنے والی یاستکا نے صرف چھ برس کی عمر میں کرکٹ اور بیڈ منٹن کھیلنا شروع کر دیا تھا۔ ہریش اور گریما بھاٹیا کی بیٹی یاستکا کی پیدائش بڑودہ میں ہوئی تھی۔

انگلینڈ کو شکست دے کر ارجنٹائن دوسری بار فیفا ورلڈ کپ جیتنے سے صرف ایک قدم دور

فیفا عالمی کپ ۲۰۲۶ء کے دوسرے سیمی فائنل میں لیونل میسی کی زیر قیادت ارجنٹائن نے انگلینڈ کا ورلڈ کپ جیتنے کا خواب چکنا چور کر دیا

فیفا عالمی کپ 2026 کے دوسرے سیمی فائنل میں لیونل میسی کی زیر قیادت ارجنٹائن نے انگلینڈ کا ورلڈ کپ جیتنے کا خواب چکنا چور کر دیا، اس نے مسلسل دوسری بار فائنل میں جگہ بنا لی۔ فیفا عالمی کپ 2026 کے دوسرے سیمی فائنل میں لیونل میسی کی زیر قیادت ارجنٹائن نے انگلینڈ کا ورلڈ کپ جیتنے کا خواب چکنا چور کر دیا، اس نے مسلسل دوسری بار فائنل میں جگہ پکی کی۔ ایک موقع پر ایسا لگ رہا تھا کہ انگلینڈ پہلے ہی فائنل میں جگہ بنا چکا ہے لیکن میچ کے آخری سات منٹ میں دفاعی چیمپئن ارجنٹائن نے ثابت کر دیا کہ وہ چیمپئن کیوں ہے۔ لیونل میسی کے دو جادوئی پاسز کی بدولت ارجنٹائن نے انگلینڈ کو ایک کے مقابلہ میں دو گول سے شکست دے کر مسلسل دوسری بار فیفا عالمی کپ کے فائنل میں رسائی حاصل کی۔ اب اتوار کو نیو جرسی میں ہونے والے فائنل میں ارجنٹائن کا مقابلہ اسپین سے ہوگا۔ میچ کے آغاز سے ہی میدان میں دونوں ممالک کے شائقین کے درمیان زبردست شور شرابا اور شدید تناؤ رہا۔ پہلا ہاف زیادہ تر فاؤل کی وجہ سے متاثر ہوا۔ تیسرے ہی منٹ میں اینزو فرنینڈز کی طرف سے ایک فاؤل کھلاڑیوں کے درمیان گرما گرم تبادلہ کا باعث بنا۔ انگلینڈ نے لیونل میسی کو محاصرے میں رکھا اور انہیں کسی بھی فری پاس کھیلنے سے روکا۔ ارجنٹائن کے مارٹینز اور انگلینڈ کے ایلیٹ اینڈرسن کو پیلے کارڈ ملے۔ 55ویں منٹ میں انگلینڈ کے مورگن راجرز نے جادوئی پاس دیا جسے اینتھونی گورڈن نے شاندار فنشنگ کے ساتھ دیا۔ اس گول نے انگلینڈ کو ایک گول سے آگے کر دیا۔ اس کے بعد ارجنٹائن پر دباؤ واضح تھا، اور جیسے جیسے گھڑی ٹک رہی تھی، فتح یقینی دکھائی دے رہی تھی۔ جب ارجنٹائن کے شائقین امید کھو رہے تھے، ”فٹ بال کے خدا“ لیونل میسی نے چارج سنبھال لیا۔ 85ویں منٹ میں میسی نے ڈیفنڈرز کو چکمہ دیا اور گیند اینزو فرنانڈیز کو دے دی۔ فرنانڈیز نے باکس کے بالکل باہر سے گولی چلا کر اسے ایک ایک گول سے برابر کر دیا۔ جیسے ہی میچ اضافی وقت کی طرف بڑھ رہا تھا، میسی نے انجری ٹائم میں ایک اور درست پاس دیا، جسے لاؤٹارو مارٹینز نے گول میں تبدیل کر دیا۔ صرف سات منٹ میں اسکور ایک گول سے ایک کے مقابلہ دو گولوں پر چلا گیا۔ جیسے ہی آخری سیٹی بجی، لیونل میسی میدان میں گھٹنے ٹیک کر آنسو بہا رہے تھے۔ اس کے بعد اس نے اپنے ساتھیوں کو گلے لگایا۔ ایک اور یادگار واپسی کے ساتھ اپنی ٹیم کو فتح سے ہمکنار کرنے کے بعد، 39 سالہ کھلاڑی اب اپنا لگاتار دوسرا فیفا ورلڈ کپ جیتنے سے صرف ایک قدم دور ہیں۔ دفاعی چیمپئن ارجنٹائن نے انگلینڈ کو 1-2 سے شکست دے کر فیفا ورلڈ کپ 2026 کے فائنل کے لیے کوالیفائی کر لیا ہے، جہاں اس کا سامنا اب اسپین سے ہوگا، اٹلانٹا میں کھیلے گئے اس سنسنی خیز سیمی فائنل میں ارجنٹائن نے آخری لمحات میں شاندار کم بیک کیا اور انگلینڈ کا فائنل میں پہنچنے کا خواب چکنا چور کر دیا۔ ارجنٹائن نے میچ کے آخری 5 منٹ میں پسا ہوا میچ اپنے نام کیا۔

دوسرے ونڈے سے پہلے ہندوستانی گیند باز کو ملی سخت سزا

آئی سی سی نے کی یہ بڑی کارروائی

ہندوستانی تیز گیند باز گرنور براڑ کو آئی سی سی نے سزا سنائی ہے۔ انہیں آرٹیکل 2.9 کی خلاف ورزی کا قصوروار پایا گیا۔ آئی سی سی نے باضابطہ بیان جاری کر کے بتایا کہ گرنور برار نے ضابطہ اخلاق کے آرٹیکل 2.9 کی خلاف ورزی کی ہے، جس کے لئے انہیں ایک ڈی میرٹ پوائنٹ ملا ہے۔ ہندوستانی تیز گیند باز گرنور برار کو انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) کے ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کرنے کے لئے سزا ملی ہے۔ آئی سی سی نے باضابطہ بیان جاری کر کے بتایا کہ گرنور برار نے ضابطہ اخلاق کے آرٹیکل 9.2 کی خلاف ورزی کی ہے، جس کے لئے انہیں ایک ڈی میرٹ پوائنٹ ملا ہے۔ یہ آرٹیکل کسی دوسرے کھلاڑی کی طرف گیند کو خطرناک طریقے سے پھینکنے سے متعلق ہے۔ یہ واقعہ برمنگھم میں کھیلے گئے پہلے ون ڈے کے دوران پیش آیا۔ اس مقابلے میں انگلینڈ کی ٹیم پہلے بلے بازی کر رہی تھی اور اننگ کے آٹھویں اوور میں، گرنور برار بولنگ کرنے آئے اور سامنے بین ڈکیٹ تھے۔ اوور کی پانچویں گیند پر بین ڈکیٹ نے گیند کو آگے کی طرف کھیلا اور گیند سیدھی گرنور کے پاس گئی۔ ہندوستانی گیند باز نے خطرناک انداز میں گیند بین ڈکیٹ کی طرف پھینکی۔ میچ ریفری نے گرنور برار کے اس ایکشن کو غیر منصفانہ اور خطرناک زمرے میں رکھا۔ واضح رہے کہ لیول-1 کے جرم کے لئے کسی کھلاڑی کو پھٹکار لگائی جاسکتی ہے یا پھر اس پر میچ فیس کا 50 فیصد جرمانہ اور ایک یا دو ڈی میرٹ پوائنٹ دیئے جاسکتے ہیں۔ اگر کسی کھلاڑی کو 24 ماہ کے وقفہ میں 4 یا اس سے زیادہ ڈی میرٹ پوائنٹس مل جائیں تو انہیں سسپنشن پوائنٹس میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ 2 سسپنشن پوائنٹ کا مطلب کھلاڑی کو ایک ٹسٹ، 2 ونڈے یا ٹی-20 میچوں سے پابندی لگائی جاسکتی ہے۔ گرنور براڑ نے پہلے ونڈے میچ میں زبردست گیند بازی کی تھی۔ انہوں نے اپنے اسپیل کے پہلے 2 اووروں میں 29 رن لٹا دیئے تھے، لیکن اس کے بعد بین ڈکیٹ اور جیکب بیتھل کو ایک ہی اوور میں آوٹ کر دیا۔ گرنور برار نے اس میچ میں 9 اووروں میں 61 رن دے کر 2 وکٹ حاصل کئے تھے۔

آئی ایف ایف ایم میں رانی مکھرجی کو اعزازی ڈاکٹریٹ سے نوازا جائے گا

انڈین فلم فیسٹیول آف میلبورن، جو ۱۳/سے ۲۳/اگست ۲۰۲۶ء تک آسٹریلیا کے شہر میلبورن میں منعقد ہوگا

انڈین فلم فیسٹیول آف میلبورن (آئی ایف ایف ایم)، جو ۱۳/سے ۲۳/اگست ۲۰۲۶ء تک آسٹریلیا کے شہر میلبورن میں منعقد ہوگا، گزشتہ کئی برسوں سے ہندوستانی سینما کے عالمی سطح پر سب سے معتبر اور نمایاں فلمی میلوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ انڈین فلم فیسٹیول آف میلبورن (آئی ایف ایف ایم)، جو ۱۳/سے ۲۳/اگست ۲۰۲۶ء تک آسٹریلیا کے شہر میلبورن میں منعقد ہوگا، گزشتہ کئی برسوں سے ہندوستانی سینما کے عالمی سطح پر سب سے معتبر اور نمایاں فلمی میلوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس سال کے فیسٹیول میں بالی ووڈ کی معروف اداکارہ رانی مکھرجی کو لاٹروب یونیورسٹی (La Trobe University) کی جانب سے باوقار اعزازی ڈاکٹر آف لیٹرز (Honorary Doctor of Letters) کی ڈگری سے نوازا جائے گا۔ یہ اعزاز ۱۴/اگست ۲۰۲۶ء کو میلبورن کے فیڈریشن اسکوائر میں ایک خصوصی تقریب کے دوران پیش کیا جائے گا۔ رانی مکھرجی کو یہ اعزاز ہندوستانی سینما میں ان کی غیر معمولی خدمات اور خواتین، بچوں اور معاشرے کے محروم طبقات کی فلاح کے لیے ان کی طویل سماجی وابستگی کے اعتراف میں دیا جا رہا ہے۔ انڈین فلم فیسٹیول آف میلبورن گزشتہ کئی برسوں سے ہندوستانی فلمی صنعت کے ممتاز فنکاروں، ہدایت کاروں اور فلم سازوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرتا آ رہا ہے۔ یہ فیسٹیول نہ صرف ہندوستان اور آسٹریلیا کے درمیان ثقافتی تعلقات کو مضبوط بناتا ہے بلکہ ان کہانیوں اور فنکاروں کو بھی خراجِ تحسین پیش کرتا ہے جنہوں نے دنیا بھر کے ناظرین پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔ رانی مکھرجی گزشتہ تقریباً ۳۰/برسوں سے ہندوستانی فلم انڈسٹری کی صفِ اول کی اداکاراؤں میں شمار ہوتی ہیں۔ انہوں نے ”بلیک“، ”نو ون کلڈ جیسیکا“، ”ہچکی“، ”مردانی“ سیریز اور ”مسز چٹرجی ورسز ناروے“ جیسی فلموں میں اپنی شاندار اداکاری کے ذریعے خواتین کے حقوق، صنفی انصاف، خصوصی افراد کی شمولیت اور سماجی تبدیلی جیسے اہم موضوعات کو مرکزی دھارے کے سینما تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ فلمی کریئر کے علاوہ رانی مکھرجی بچوں کی صحت، تعلیم اور کمیونٹی کی ترقی سے متعلق مختلف فلاحی منصوبوں کی بھی حمایت کرتی رہی ہیں، جو معاشرے میں مثبت تبدیلی لانے کے لیے ان کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ اعزاز ملنے پر رانی مکھرجی نے کہا ”لاٹروب یونیورسٹی کی جانب سے اعزازی ڈاکٹر آف لیٹرز کی ڈگری ملنا میرے لیے انتہائی اعزاز اور انکساری کی بات ہے۔

کیکو شاردا کا انکشاف: کپل شرما شو کا ۷۰/فیصد حصہ اسکرپٹڈ ہوتا ہے

معروف کامیڈین کیکو شاردا نے انکشاف کیا ہے کہ ”دی گریٹ انڈین کپل شو“ کا تقریباً ۷۰/فیصد حصہ پہلے سے لکھے جانے والے اسکرپٹ پر مبنی ہوتا ہے

بالی ووڈ کے معروف کامیڈین کیکو شاردا نے انکشاف کیا ہے کہ ”دی گریٹ انڈین کپل شو“ کا تقریباً ۷۰/فیصد حصہ پہلے سے لکھے جانے والے اسکرپٹ پر مبنی ہوتا ہے جبکہ باقی ۳۰/فیصد حصہ موقع پر ہونے والی امپروائزیشن پر مشتمل ہوتا ہے۔ بالی ووڈ کے معروف کامیڈین کیکو شاردا نے انکشاف کیا ہے کہ ”دی گریٹ انڈین کپل شو“ کا تقریباً ۷۰/فیصد حصہ پہلے سے لکھے جانے والے اسکرپٹ پر مبنی ہوتا ہے جبکہ باقی ۳۰/فیصد حصہ موقع پر ہونے والی امپروائزیشن پر مشتمل ہوتا ہے۔ ایک حالیہ انٹرویو میں کیکو شاردا نے بتایا کہ شو میں آنے والے مہمانوں کو پہلے سے نہ تو مذاق، نہ پنچ لائنز اور نہ ہی کرداروں کے بارے میں بتایا جاتا ہے تاکہ ان کا ردِعمل مکمل طور پر فطری اور حقیقی ہو۔ انہوں نے کہا ”ہم چاہتے ہیں کہ مہمان پہلی بار اسٹیج پر ہی سب کچھ دیکھیں کیونکہ اسی صورت میں ان کا ردِعمل سب سے زیادہ حقیقی ہوتا ہے۔“ کیکو نے مزید بتایا کہ اگرچہ شو کی ایک بنیادی اسکرپٹ ہوتی ہے، لیکن گفتگو کے دوران حالات کے مطابق اداکار اکثر اس سے ہٹ کر بھی مزاح پیدا کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا ”تقریباً ۷۰/فیصد شو اسکرپٹ کے مطابق چلتا ہے جبکہ ۳۰/فیصد مکمل طور پر موقع کی مناسبت سے ہوتا ہے۔“ کیکو شاردا نے سلمان خان کی حسِ مزاح کو غیر متوقع قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کے سامنے یہ اندازہ لگانا مشکل ہوتا ہے کہ کون سا مذاق انہیں ہنسائے گا۔ انہوں نے کہا ”کبھی ہم کسی جملے پر بہت امید رکھتے ہیں مگر سلمان بالکل نہیں ہنستے اور کبھی اچانک کوئی غیر منصوبہ بند بات انہیں اتنا ہنسا دیتی ہے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو نکل آتے ہیں۔“ کیکو شاردا نے کپل شرما کی حاضر جوابی کی بھی بھرپور تعریف کی۔ ان کے مطابق اگر شو کے دوران کوئی لمحہ منصوبے کے مطابق نہ چلے تو کپل فوراً اپنی حاضر دماغی سے صورتحال کو سنبھال لیتے ہیں اور گفتگو کو قدرتی انداز میں آگے بڑھا دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا ”کپل فوراً کوئی نیا جملہ یا مذاق بول دیتے ہیں جس سے نہ صرف صورتحال سنبھل جاتی ہے بلکہ مہمان بھی غیر آرام دہ محسوس نہیں کرتے۔ ۱۳/سال ساتھ کام کرنے کے بعد ہم ایک دوسرے کی سوچ کو بخوبی سمجھنے لگے ہیں۔“ واضح رہے کہ کیکو شاردا حال ہی میں ”انڈیاز گاٹ لیٹنٹ“ سیزن ۲/کی دوسری قسط میں چندن پربھاکر، ہرش لمباچیا، سمئے رائنا اور بلراج گھئی کے ساتھ نظر آئے۔ یہ قسط نیٹ فلکس اور سمئے رائنا کے یوٹیوب چینل پر دستیاب ہے۔

ارشد وارثی ۱۷/سال کی عمر میں

گلی گلی جا کر کاسمیٹکس کا سامان فروخت کرتے تھے

کچھ فنکاروں نے بے پناہ جدوجہد کے بعد کامیابی حاصل کی، جبکہ کئی ایسے بھی ہیں جو آج بھی اپنی زندگی کے مختلف محاذوں پر مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ بالی ووڈ کے معروف اداکار ارشد وارثی کی کہانی بھی کچھ ایسی ہی ہے۔ فلمی ستاروں کی زندگی باہر سے جتنی پُرکشش اور چمک دمک سے بھرپور نظر آتی ہے، حقیقت میں اتنی آسان نہیں ہوتی۔ کچھ فنکاروں نے بے پناہ جدوجہد کے بعد کامیابی حاصل کی، جبکہ کئی ایسے بھی ہیں جو آج بھی اپنی زندگی کے مختلف محاذوں پر مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ بالی ووڈ کے معروف اداکار ارشد وارثی کی کہانی بھی کچھ ایسی ہی ہے۔ وہ اپنی شاندار اداکاری اور منفرد مزاحیہ انداز کی بدولت ناظرین کے دلوں پر راج کرتے ہیں، لیکن ان کی زندگی کا ابتدائی دور انتہائی کٹھن اور تکلیف دہ رہا۔ ارشد وارثی نے نوعمری ہی میں اپنے والدین کو کھو دیا تھا۔ کم عمری میں یتیم ہونے کے بعد انہیں زندگی کا بوجھ خود اپنے کندھوں پر اٹھانا پڑا۔ گزر بسر کے لیے انہوں نے کئی چھوٹے بڑے کام کیے اور مسلسل محنت کے ذریعے اپنی قسمت خود سنواری۔ صرف ۱۷/برس کی عمر میں ارشد وارثی گلی گلی جا کر کاسمیٹکس کا سامان فروخت کیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ انہوں نے ایک فوٹو لیب میں بھی ملازمت کی۔ معاشی مشکلات کے باوجود انہوں نے ہمت نہیں ہاری اور مسلسل جدوجہد جاری رکھی۔ آج اگرچہ لوگ انہیں سرکٹ جیسے یادگار مزاحیہ کردار کی وجہ سے پسند کرتے ہیں، لیکن ان کی زندگی کے ابتدائی صفحات پڑھ کر ہر شخص جذباتی ہو جاتا ہے۔ والدین کے انتقال کے بعد مختلف ملازمتیں کرنے کے دوران آخرکار انہیں ممبئی میں معروف کوریوگرافر اکبر سمیع کے ڈانس گروپ میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ یہی ان کے فلمی سفر کا نقطۂ آغاز ثابت ہوا۔ اداکار بننے سے پہلے وہ ایک کامیاب کوریوگرافر کے طور پر بھی کام کرتے رہے۔ ارشد وارثی کو بطور اداکار پہلا بڑا موقع ۱۹۹۶ء میں فلم ’تیرے میرے سپنے‘ سے ملا۔ یہ فلم امیتابھ بچن کارپوریشن لمیٹڈ (اے بی سی ایل) کے بینر تلے بننے والی پہلی فلم تھی۔ ابتدائی دور میں ان کی کئی فلمیں باکس آفس پر ناکام ثابت ہوئیں اور وہ ایک بڑی کامیابی کے لیے طویل عرصے تک انتظار کرتے رہے۔

عامر خان کا ’لو جہاد‘ کے الزامات پر ردِعمل، کہا گوری ہندو بھی نہیں ہیں

انہوں نے واضح کیا کہ ان کی کسی بھی شادی میں مذہب تبدیل نہیں کیا گیا اور ان کے خاندان کی بنیاد مختلف مذاہب کے احترام اور ہم آہنگی پر قائم ہے۔

بالی ووڈ اداکار عامر خان نے اپنی تیسری شادی کے بعد لگائے جانے والے ’لو جہاد‘ کے الزامات پر پہلی بار کھل کر ردِعمل دیا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ان کی کسی بھی شادی میں مذہب تبدیل نہیں کیا گیا اور ان کے خاندان کی بنیاد مختلف مذاہب کے احترام اور ہم آہنگی پر قائم ہے۔ بالی ووڈ اداکار عامر خان نے اپنی تیسری شادی کے بعد لگائے جانے والے ’لو جہاد‘ کے الزامات پر پہلی بار کھل کر ردِعمل دیا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ان کی کسی بھی شادی میں مذہب تبدیل نہیں کیا گیا اور ان کے خاندان کی بنیاد مختلف مذاہب کے احترام اور ہم آہنگی پر قائم ہے۔ عامر خان نے ۵/جولائی کو اپنی دیرینہ ساتھی گوری اسپریٹ (Gauri Spratt) سے ممبئی میں اپنی رہائش گاہ پر ایک سادہ اور نجی تقریب میں شادی کی۔ اس تقریب میں خاندان کے افراد، قریبی دوستوں اور فلمی صنعت سے وابستہ شخصیات نے شرکت کی۔ ریڈف کو دیئے جانے والے ایک انٹرویو میں عامر خان نے کہا ”حقیقت یہ ہے کہ ہمارا خاندان بہت جامع اور کشادہ سوچ رکھتا ہے۔ میری دونوں بہنوں نے ہندو مردوں سے شادی کی ہے، میری بیٹی کی شادی بھی ایک ہندو سے ہوئی ہے جبکہ میرے کزن منصور کی اہلیہ عیسائی ہیں۔ انہوں نے مزید واضح کیا کہ ان کی کسی بھی اہلیہ نے اسلام قبول نہیں کیا۔ عامر نے کہا ”نہ گوری، نہ کرن اور نہ ہی رینا نے اپنا مذہب تبدیل کیا کیونکہ ہماری تمام شادیاں سول میرج کے تحت ہوئیں۔ گوری تو ہندو بھی نہیں ہیں، وہ عیسائی ہیں اور وہ بھی باقاعدہ مذہبی عمل کرنے والی عیسائی نہیں ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ زندگی مزید دلچسپ اور بعض اوقات مضحکہ خیز ہوتی جا رہی ہے۔ یہ تنازع اس وقت شدت اختیار کر گیا جب مہاراشٹر کے وزیر نتیش رانے نے عامر خان کی تیسری شادی کو ’لو جہاد‘ قرار دیتے ہوئے تنقید کا نشانہ بنایا۔ بعد ازاں، اتر پردیش کے مسلم پرسنل دارالافتاء کے شاہی چیف مفتی مولانا چودھری ابراہیم حسین نے بھی عامر خان کی شادی کے خلاف فتویٰ جاری کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ یہ شادی اسلامی شریعت کے مطابق نہیں ہے۔ عامر خان نے پہلی بار اپنی ۶۰/ویں سالگرہ کے موقع پر گوری اسپریٹ کے ساتھ اپنے تعلقات کا عوامی طور پر انکشاف کیا تھا۔ انہوں نے بتایا تھا کہ دونوں ایک دوسرے کو تقریباً ۲۵/برس سے جانتے ہیں تاہم چند سال قبل دوبارہ رابطہ ہونے کے بعد ان کا رشتہ زیادہ مضبوط ہوا۔ عامر خان کی پہلی شادی رینا دتہ سے ہوئی تھی، جن سے ان کے دو بچے ایرا خان اور جنید خان ہیں۔ بعد ازاں انہوں نے فلم ساز کرن راؤ سے شادی کی، جن سے ان کے بیٹے آزاد راؤ خان کی پیدائش ہوئی۔ عامر اور کرن نے ۲۰۲۱ء میں باہمی رضامندی سے علیحدگی کا اعلان کیا تھا، تاہم دونوں آج بھی اپنے بیٹے کی مشترکہ پرورش کر رہے ہیں۔ بالی ووڈ سپر اسٹار عامر خان نے جولائی 2026 میں گوری سپراٹ سے اپنی تیسری شادی کے بعد ہندو انتہا پسند تنظیموں کی جانب سے لگائے جانے والے ’لو جہاد‘ کے الزامات کو یکسر مسترد کرتے ہوئے انہیں بے بنیاد قرار دیا ہے۔ ریڈف (Rediff) کو دیے گئے ایک انٹرویو میں عامر خان نے پہلی بار ان تنازعات پر کھل کر ردِعمل دیا اور واضح کیا کہ ان کی نئی اہلیہ گوری ہندو نہیں بلکہ ایک عیسائی خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔